قیمت فی شمارہ
15 روپے
عَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ القرآن
گھر بھر کی جسمانی بیماریوں، ذہنی الجھنوں اور روحانی مسائل کا حل۔
ماہنامہ
عبقری ®
لاہور
مئی 2007 بمطابق ربیع الثانی 1428 ہجری
باذوق مردوں اور باوقار خواتین کے لئے جسے بچے بھی پڑھ سکتے ہیں۔
روحانی وجسمانی
11
گھریلو الجھنیں
آزمودہ اور یقینی علاج کے لئے ماہنامہ عبقری سے دوستی
غنودگی آئی اور میں نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا
لڑکپن، جوانی اور بڑھاپے میں گھریلو خوشیاں
میجر نہال سنگھ قبر کے بچھو کو مانتا نہیں تھا
سانپ، جوتشی اور جنات
رخساروں کو پھولوں کی سی تازگی عطا کیجئے
یہ وٹامن بی اور فولاد کا خزانہ
عبقری
قبض، تبخیر معدہ اور علاج نبوی ﷺ
جادوگر، سفلی علم اور مجھ پر کیا گزری
ٹینشن، بے خوابی اور آزمودہ مسنون دعا
کفن پہنانے کے بعد یکایک کہاں سے روح پلٹ آئی
عبقری خود پڑھیئے، مطالعہ کے بعد اپنے دوست احباب کو محبت کے ساتھ اسکے مطالعہ کی ترغیب دیجیئے اور اپنے تمام ملنے والوں تک پہنچا کر معاشرے کی روحانی اور جسمانی گھریلو الجھنوں کے حل میں مدد کریں۔
ایصال ثواب اور تقسیم کے لیئے خصوصی رعایت۔

بیاد

حضرت خواجہ سید محمد عبداللہ ہجویری عبقری مجذوب رحمتہ اللہ علیہ

جناب حکیم محمد رمضان چغتائی رحمتہ اللہ علیہ

زیر سرپرستی

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبید اللہ المفتی دامت برکاتہم العالیہ

حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی دامت برکاتہم العالیہ (پھلت)

شمارہ نمبر 11 جلد نمبر 01 مئی 2007ء بمطابق ربیع الثانی 1428ھ

فرقہ واریت اور سیاسی تعصبات سے پاک

روحانی وجسمانی صحت کا ضامن، مرکز روحانیت وامن کا ترجمان

مدیر

حکیم محمد طارق محمود عبقری مجذوبی چغتائی

مجلس مشاورت

حکیم محمد خالد محمود چغتائی، تجمل الٰہی شمسی، حاجی میاں محمد طارق
ملک خادم حسین، قانونی مشیر: سید واجد حسین بخاری (ایڈووکیٹ)

قیمت فی شمارہ ——— 15 روپے

اندرون ملک سالانہ (مع ڈاک خرچ) ——— 120 روپے

بیرون ملک سالانہ (مع ڈاک خرچ) ——— 40 امریکی ڈالر

دائرے میں سرخ نشان سالانہ خریداری کی مدت ختم ہونے کی علامت ہے لہٰذا نئے سال کی خریداری کے لیے رقم ارسال فرمائیں۔

ایجنسی ہولڈر اپنی مہر لگائیں/ہدیہ دینے کے لیے اپنا نام لکھیں۔

ضروری وضاحت ماہنامہ عبقری میں شائع ہونے والی تحریریں ایک رائے اور نقطہ نظر کی حیثیت رکھتی ہیں جنہیں ہر قسم کے مذہبی وسیاسی تعصّبات سے بالاتر ہو کر پوری نیک نیتی کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔ مضمون نگار حضرات کی آراء ونقطہ نظر ان کے اپنے ہیں، جن سے مدیر اور ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں لہٰذا ادارہ کسی ایسے مضمون کی اشاعت پر جواب دہ نہیں ہوگا جس سے کسی مذہبی سیاسی فرد یا جماعت کو اختلاف ہو۔ (مدیر)

مستقل پتہ

دفتر ماہنامہ "عبقری" مرکز روحانیت وامن

78/3، مزنگ چونگی، قرطبہ چوک، یونائیٹڈ بیکری

اسٹریٹ جیل روڈ لاہور

0322-4688313
042-7552384

Website:www.ubqari.com

Email:ubqari@hotmail.com

فہرست

ٹھہریئے پہلے اسے پڑھیئے

اگر آپ رسالہ ''عبقری'' کا اجراء کرانا چاہتے ہیں تو اس کا زرِ سالانہ مبلغ 120 روپے مع ڈاک خرچ ہے آپ یہ رقم بذریعہ منی آرڈر بنام ''دفتر ماہنامہ عبقری مرکز روحانیت وامن 78/3، مزنگ چونگی قرطبہ چوک، یونائیٹڈ بیکری اسٹریٹ، جیل روڈ لاہور'' کو ارسال کریں۔ ☆ اگر آپ رسالے کا فوری اجراء چاہتے ہیں تو پھر آپ مبلغ 125 روپے زرِ سالانہ ارسال کریں، رقم موصول ہونے پر فوری رسالہ جاری کر دیا جائے گا۔ ☆ اگر منی آرڈر نہیں کرا سکتے، تو ایک طریقہ یہ ہے کہ اسی مالیت کے ایک روپے والے ڈاک ٹکٹ بذریعہ خط اپنے مکمل پتہ کے ساتھ ارسال کریں۔ ☆ اپنا پتہ اردو میں، واضح اور صاف صاف تحریر کریں۔ ☆ رسالہ بذریعہ وی پی منگوانے سے گریز فرمائیں کہ وصول نہ کرنے کی صورت میں ادارہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ آسان صورت یہ ہے کہ آپ رقم منی آرڈر کر دیں رقم ملتے ہی مطلوبہ رسالہ ارسال کر دیا جائیگا۔ ☆ اگر کوئی صاحب صرف ایک رسالہ منگوانا چاہتے ہیں تو وہ 10 روپے رسالہ کی قیمت اور 5 روپے ڈاک خرچ یعنی 15 روپے کے ڈاک ٹکٹ (ایک روپے والے) ارسال کر دیں تا کہ آپ کو فوری رسالہ مل جائے۔

قارئین سے التماس: رسالہ نہ ملنے پر اپنے ڈاکیہ سے رجوع کریں کیوں کہ پوری تسلی کے بعد رسالہ روانہ کیا جاتا ہے، اپنا خریداری نمبر محفوظ رکھیے اور کسی بھی شکایت کی صورت میں خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے یا اپنا زرِ سالانہ جمع کرائیں۔ ☆ جواب طلب امور کے لیے جوابی لفافہ آنا ضروری ہے، ورنہ معذرت۔ ☆ بعض احباب نے اپنے عزیز واقارب یا ملنے والوں کے لیے ''عبقری'' کا اجراء کرایا ہوا ہے، ان کے علم میں یہ بات نہیں کہ یہ رسالہ ان کو کس کی جانب سے موصول ہو رہا ہے، ان کو تشویش ہوتی ہے اور وہ ادارہ سے رجوع کرتے ہیں، احباب سے گزارش ہے کہ رسالہ جاری کرانے پر اپنے دوست احباب کو اس کی اطلاع لازمی کر دیں اور ہمارے پاس بھی نوٹ کرا دیں تا کہ ادارہ ان کو تسلی بخش جواب دے سکے۔

شکایات موصول ہوتی ہیں: اکثر وبیشتر قارئین کی طرف سے شکایات موصول ہوتی ہیں کہ رسالہ نہیں ملتا یا وقت پر نہیں ملتا۔ قارئین کو بدگمانی ہو رہی ہے کہ ہم رسالہ ارسال نہیں کرتے جنہیں رسالے نہیں ملتے وہ دیئے گئے پتہ پر اور اپنے متعلقہ ڈاکخانہ پر تحقیق کریں نیز ایسے موقع پر دعا کریں کہ یہ سلسلہ چلتا رہے اور آپ سب کو رسالے بروقت ملتے رہیں۔ ☆ رسالہ کا اجراء ہر انگریزی مہینے کی 26-27-28 تاریخ کو ہو جاتا ہے، اس کے بعد جو نئے خریدار بنتے ہیں ان کو رسالہ اگلے ماہ جاری ہوگا۔

ماہنامہ عبقری قریبی بک سٹال یا اخبار فروش سے طلب کریں

خالد حسین ناشر نے اظہار سنز پرنٹر، 9 ریٹی گن روڈ سے چھپوا کر مزنگ لاہور سے شائع کیا۔

وہ عورت جو خاوند کے گلے کا طوق ہو

نصیحتیں ان کی جو رہبر ہیں

حضرت محمد بن شہاب ؒ کہتے ہیں حضرت عمر بن خطاب ؓ نے فرمایا: لایعنی کاموں میں نہ لگو اور اپنے دشمن سے کنارہ کشی اختیار کرو اور اپنے دوست سے اپنی حفاظت کرو لیکن اگر وہ امانتدار ہے تو پھر ضرورت نہیں کیونکہ امانتدار انسان کے برابر کوئی چیز نہیں ہوسکتی اور کسی بدکار کی صحبت میں نہ رہو ورنہ وہ تمہیں بھی بدکاری سکھادے گا اور کسی بدکار کو اپنا راز نہ بتاؤ اور اپنے تمام کاموں میں ان لوگوں سے مشورہ لو جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

حضرت سمرہ بن جندب ؒ کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا مرد بھی تین قسم کے ہوتے ہیں اور عورتیں بھی تین قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک عورت تو وہ ہے جو پاکدامن، مسلمان نرم طبیعت، محبت کرنے والی، زیادہ بچے دینے والی ہو اور زمانہ کے فیشن کے خلاف اپنے گھر والوں کی مدد کرتی ہو (سادہ رہتی ہو) اور گھر والوں کو چھوڑ کر زمانہ کے فیشن پر نہ چلتی ہو۔ لیکن تمہیں ایسی عورتیں بہت کم ملیں گی۔ دوسری وہ عورت ہے جو خاوند سے بہت زیادہ مطالبے کرتی ہو اور بچے جننے کے علاوہ اس کا اور کوئی کام نہ ہو۔ تیسری وہ عورت ہے جو خاوند کے گلے کا طوق ہو اور جوں کی طرح سے چمٹی ہوئی ہو (یعنی بداخلاق بھی ہو اور اس کا مہر بھی زیادہ ہو جس کی وجہ سے اسکا خاوند اسے چھوڑ نہ سکتا ہو) ایسی عورت کو اللہ تعالیٰ جس کی گردن میں چاہتے ہیں ڈال دیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں اس کی گردن سے اتار لیتے ہیں۔ اور مرد بھی تین قسم کے ہوتے ہیں ایک پاک دامن، منکسر المزاج، نرم طبیعت، درست رائے والا، اچھے مشورے دینے والا۔ جب اسے کوئی کام پیش آتا ہے تو خود سوچ کر فیصلہ کرتا ہے اور ہر کام کو اس کی جگہ رکھتا ہے۔ دوسرا وہ مرد ہے جو سمجھدار نہیں اس کی اپنی کوئی رائے نہیں ہے لیکن جب اسے کوئی کام پیش آتا ہے تو وہ سمجھدار درست رائے والوں سے جا کر مشورہ کرتا ہے اور ان کے مشورے پر عمل کرتا ہے۔ تیسرا وہ مرد جو حیران و پریشان ہوا سے صحیح اور غلط کا پتہ نہیں چلتا یوں ہی ہلاک ہوجاتا ہے کیونکہ اپنی سمجھ پوری نہیں اور سمجھدار اور صحیح مشورہ دینے والوں کی مانتا نہیں۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

حضرت اُحنف بن قیس ؒ کہتے ہیں حضرت عمر بن خطاب ؓ نے مجھ سے فرمایا اے احنف! جو آدمی زیادہ ہنستا ہے اس کا رعب کم ہوجاتا ہے۔ جو مذاق زیادہ کرتا ہے لوگ اسے ہلکا اور بے حیثیت سمجھتے ہیں جو باتیں زیادہ کرتا ہے اس کی لغزشیں زیادہ ہوجاتی ہیں جس کی لغزشیں زیادہ ہوجاتی ہیں اس کی حیا کم ہوجاتی ہے اور جس کی حیا کم ہوجاتی ہے۔ اس کی پرہیزگاری کم ہوجاتی ہے اور جس کی پرہیزگاری کم ہوجاتی ہے اس کا دل مردہ ہوجاتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا جو زیادہ ہنستا ہے اس کا رعب کم ہوجاتا ہے اور جو مذاق زیادہ کرتا ہے لوگوں کی نگاہ میں وہ بے حیثیت ہوجاتا ہے اور جو کسی کام کو زیادہ کرتا ہے وہ اسی کام کے ساتھ مشہور ہوجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین پسندیدہ کھانا

یقیناً آپ جانتے ہیں کہ آج کے دور میں ایک سنت پر عمل کرنا سو شہیدوں کے برابر ثواب پانا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت دی گئی، میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا، شوربا لایا گیا جس میں لوکی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رغبت سے کھانے لگے۔ جب میں نے یہ دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (دوسری طرف سے) لوکی پیش کرنے لگا، پھر میں نے اس میں سے کچھ نہیں کھایا۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں پانی پیتی یا ہڈی چوستی پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیتی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی مقام سے پانی نوش فرماتے اور ہڈی سے گوشت نکال کر کھاتے جس مقام سے میں پیتی یا کھاتی تھی۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رات کا کھانا بنا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج دیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچا ہوا کھانا آتا تو اسی مقام سے میں اور میری بیوی کھاتے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دست مبارک پڑا ہوتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ تواضع میں یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کا جھوٹا کھائے اور پیئے۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مل کر کھایا کرو، الگ الگ مت کھاؤ، کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہوتی ہے۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم کھاتے ہیں اور ہمارا پیٹ نہیں بھرتا، آپ صلی الہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تم لوگ الگ الگ کھاتے ہو، انہوں نے کہا ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مل کر کھاؤ، اللہ کا نام لے کر کھاؤ! اس میں برکت ہوگی۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین پسندیدہ کھانا وہ ہے جس پر بہت سے لوگوں کے ہاتھ پڑے ہوں۔

xxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxxx.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تنہا کبھی نہیں کھاتے تھے۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooooo

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مل کر کھاؤ، الگ الگ نہ کھاؤ۔

درسِ ہدایت

ہفتہ وار درس سے اقتباس

حکیم محمد طارق محمود عبقری مجذوبی چغتائی

جب دیکھتا ہوں کوئی کام نہیں بنتا

اس لئے جب دیکھتا ہوں کوئی کام نہیں بنتا میں نماز نہیں پڑھتا میں نے ان سے عرض کیا کہ نماز تو پڑھنی چاہئے کہنے لگے جی کچھ ملتا ہی نہیں مجھے میں نے کہا آپ صحابہ کرامؓ سے زیادہ غریب ہیں کہنے لگے نہیں میرا مسئلہ نہیں بچوں کا مسئلہ ہے۔ میں نے کہا ان کے بچوں کے ساتھ یہ وہ تھا ان کے بچوں نے ماؤں کے سینے پہ بلک بلک کے جان دے دی تھی۔ غربت کی وجہ سے بھوک اور افلاس کی وجہ سے ماؤں کی چھاتیوں میں دودھ ختم ہو گیا تھا۔ ارے دودھ تو اس وقت آتا جب ماؤں کے پیٹوں میں کچھ جاتا، جہاں پونے تین اور اڑھائی سال شعب ابی طالب کے اندر اس گھاٹی کے اندر انہیں محصور کر دیا تھا غربت تنگدستی، اور افلاس نے ان کو گھیر لیا تھا اور صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ درختوں کے پتے ہی ختم ہو گئے تھے ایک صحابیؓ فرماتے ہیں میں پیشاب کرنے حاجت کرنے جا رہا تھا میرے پاؤں پہ ایک چیز لگی میں نے دیکھا کہ ایک سوکھا چمڑا ہے میں نے اس کو آگ لگائی پھر اس کی راکھ کو پھانکا اور اوپر سے پانی پیا پھر رب کعبہ کی قسم کھا کر کہنے لگے اللہ کی قسم کئی دنوں کے بعد یہ پہلی خوراک تھی جو میرے اندر گئی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا تو اس سے بھی زیادہ غریب ہے۔ کیا تیرے بچے ماؤں کے سینے پہ بلک بلک کر مر گئے ہیں کہنے لگا نہیں تیرے پیٹ پہ پتھر ہیں کہنے لگا نہیں تو میں نے کہا پھر انہوں نے تو اللہ کا نام نہیں چھوڑا تھا اللہ کا تعلق نہیں چھوڑا تھا اللہ کی محبت نہیں چھوڑی تھی اللہ کے ساتھ ناطہ نہیں توڑا تھا تجھے تھوڑی سی غربت آئی۔ اور غربت بھی نہیں آئی۔ جو غریب کہتے ہیں ناں اگر ان کے سارے گھر کا اسباب بیچ دیا جائے سچی بات کہہ رہا ہوں پانچ سال تک بیٹھ کے کھا سکتے ہیں گھر کا سونا گھر کی چیزیں گھر کے اسباب اگر سارے بیچ دیئے جائیں جو غربت کا آج سب سے زیادہ رونا رو رہا ہے۔ اس کی بات کر رہا ہوں اس لئے کہ میرا سارا دن ایسے لوگوں سے واسطہ ہے۔ ان کی داستانوں کو سنتا رہتا ہوں۔ گھر کے سارے اسباب بیچ دو اور ایک ایک کپڑا رکھو تن ڈھانپنے کیلئے اور صحابہ کرامؓ کے پاس تو وہ بھی نہیں تھا۔ اصل میں ایک چیز جو سب سے زیادہ گئی ہے وہ شکر ختم ہو گیا ہے جب شکر ختم ہو جائے تو کل ختم ہو جائے اللہ کی طرف دھیان ختم ہو جائے پھر اللہ کہتا ہے۔ ٹھیک ہے جیسے گمان کرتا ہے ویسے معاملہ کروں گا۔ تو نے کہا ہے کہ میں نہیں دیتا تو پھر میں تجھ پر دروازے بند کر دیتا ہوں اور قرآن پاک کی ایک آیت کا ترجمہ عرض کر رہا ہوں جب تک شکر کرو گے میری نعمتیں بڑھتی رہیں

راتیں سیاہ ہو گئیں دن سیاہ ہو گئے

گی۔ اور جس دن شکر بند کر لو گے۔ اس دن نعمتیں تجھ سے چھین لوں گا۔ امت میں سے اجتماعی طور پہ دو چیزیں ختم ہو چکی ہیں ایک رجوع اللہ اور توبہ۔ توبہ ختم ہو چکی ہے یہ امت جس میں یہ طبقہ ہے پچھلی امتوں میں بھی ایسے لوگ تھے جو عذاب آئے تھے تو عذاب آئے۔ لیکن اس امت کا اکثر طبقہ توبہ کرتا تھا عذاب کبھی کبھی آتے تھے۔ اس امت کا اکثر طبقہ توبہ کرتا تھا۔ اور وہ امت ساری کی ساری توبہ کرنے والی تھی اس امت کا ڈاکو بھی توبہ کرنے والا، چور بھی توبہ کرنے والا، اس کا نمازی بھی توبہ کرنے والا، اس کا تہجد گزار بھی توبہ کرنے والا، اس کا عبادت گزار بھی توبہ کرنے والا، اس کا خطا کار بھی توبہ کرنے والا، آج میرے دوستو اندر سے توبہ نکل گئی ہے۔ اپنے لئے توبہ اور پوری امت کیلئے توبہ کرنا بھول گئے۔ یاد رکھنا توبہ سب سے بڑا عمل ہے۔ اللہ توبہ کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔ اور توبہ کرنے والے پر رحمت کے دروازے کھلتے ہیں۔ خطا کار ہے راتیں سیاہ ہو گئیں دن سیاہ ہو گئے میری صبحیں سیاہ ہو گئیں میری شامیں سیاہ ہو گئیں لیکن تو بڑا کریم ہے بس معاف کر دے آیا ہوں تیرے در پہ پھر نہیں جاؤں گا لوٹ کر توبہ ٹوٹ گئی تھی میری اپنی توبہ کا پیالہ اور کہنے لگے ایک مے خانے میں گیا ایک پیالہ دیکھا وہاں میں نے شکستہ پیالے دیکھے شکستہ کہتے ہیں ٹوٹے ہوئے پیالے کو اب تو مجھے اردو بولنا بھی بڑا عجیب لگتا ہے۔ ایک دن میں نے ایک جوان سے کہا یہ مضمون پڑھو پڑھتے پڑھتے کہنے لگا ایک لفظ نہیں پڑھا گیا میں نے کہا کیا لفظ لکھا ہوا تھا ''گنبد خضرا'' میں نے کہا سبحان اللہ۔ جو تعلیم دیں گے وہی پڑھی جائے گی۔ یہ اس جوان کی شامت اعمال نہیں ہے یہ سب کی ہے۔ یہ تو مثال دے رہا ہوں اس سے گنبد خضرا نہیں پڑھا گیا اور بیٹھا میں باتیں کر رہا تھا۔ ایک صاحب تھا اس کا بھائی اس سے کہنے لگا طارق یہ جو لفظ بخاری بار بار کہہ رہا ہے یہ

امت کا اجتماعی قصور

بخاری کیا ہوتا ہے۔ اس نے سمجھا شاید جس کو بخار ہو جائے وہ بخاری ہوتا ہے۔ اس نے کہا بھائی ایک امام گزرے ہیں جنہوں نے حدیث کی ایک کتاب لکھی ہے اس کو امام محمد اسماعیل بخاری کہتے ہیں اس کا نام امام بخاری ہے۔ بخاری شریف حدیث کی ایک کتاب کا نام ہے اس نے کہا اچھا اچھا کوئی کتاب ہو گی سلیپس کی۔ یا کسی چیز کی ہو گی یہ امت کا اجتماعی میرے دوستو قصور ہے۔ ایک شخص کا نہیں عرض کر رہا امت کا اجتماعی قصور ہے توبہ کرنے والے کی برکت سے اللہ دعاؤں کو قبول کر لیتا ہے۔ دہلی کے اندر بارش نہیں ہو رہی تھی۔ طوائفوں نے سنا کہ بارش نہیں ہو رہی حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ کی خدمت میں آئیں کہ سنا ہے۔ کہ آپ نماز استسقاء پڑھ رہے ہیں دھوپ میں کھڑے ہو ہو کے نمازیں پڑھ رہے ہیں اور بارش نہیں ہو رہی۔ لگتا یہ ہے کہ ہمارے گناہوں کی وجہ سے بارش نہیں ہو رہی ہائے ہماری شامت اعمال ہے جو بارش نہیں ہو رہی، جنگل میں نکل گئیں۔ اور جا کے اللہ سے معافی مانگی اور اللہ کے سامنے توبہ کی اور گڑگڑائیں ایسی توبہ کی جسے توبۃ النصوح کہیں گڑگڑائیں اللہ پاک نے بارش بھیجی (جاری ہے)

روحانی محفل:

ہر منگل کو بعد نماز مغرب ''مرکز روحانیت وامن'' میں حکیم صاحب کا درس' مسنون اور شرعی ذکر خاص، مراقبہ، بیعت اور دعا کی روحانی محفل ہوتی ہے۔ اس میں اپنی روحانی ترقی اور پریشانیوں کیلئے شرکت فرمائیں۔ اپنی مشکلات، پریشانیوں کے حل اور دلی مرادوں کی تکمیل کیلئے خط لکھ کر دعاؤں میں شمولیت کر سکتے ہیں۔

بیر! وٹامن بی اور فولاد کا خزانہ

محمد اکرم

'سدرۃ المنتہٰی' یعنی آسمانوں پر بیری کے درخت والا وہ آخری مقام ہے جس سے آگے فرشتے بھی نہیں جاسکتے۔ لیکن ہمارے پیارے رسول ﷺ معراج کے موقع پر اس مقام سے بھی آگے گئے تھے۔ جنت کی خوبصورتی اور دلنوازی کا نقشہ ہمارے سامنے رکھتے ہوئے مالک الملک نے بیری کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے وہ زبان زد عام محاورہ بھی سنا ہوگا کہ ''جس گھر میں بیری ہو وہاں پتھر تو آتے ہی ہیں'' یا بیر بیر جتنے آنسو' یہ باغ و بہار قسم کا درخت برصغیر میں عام پایا جاتا ہے۔ خوب گھنا اور تناور ہونے کی خوبی کے ساتھ ساتھ اس کا پیڑ خاردار اور سدابہار ہوتا ہے۔ اس کے پھول سبز رنگ کے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں جن کی شکل بالکل ناک میں پہننے والے زیور لونگ جیسی ہوتی ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں اگنے والے بیری (Indian Jujube) کی دو قسمیں ہیں۔ ایک جنگلی بیری جو عموماً جھاڑی کی شکل کی ہوتی ہے اور دوسری عام یعنی گھریلو پیڑ۔ جنگلی بیری کو جھڑ بیری بھی کہتے ہیں۔ یہ خودرو ہوتی ہے اس کا پھل عام طور پر چھوٹا اور گول ہوتا ہے۔ دوسری قسم کاشت کی جاتی ہے۔ اس کا پھل بیضوی، گداز گودا اور جسامت میں بڑا ہوتا ہے۔ یہ چھوٹی قسم کے برعکس شیریں ہوتا ہے۔ قدرت نے اس خوبصورت پیڑ کے پھل، چھال اور پتوں میں غذائی اور ادویاتی خواص رکھے ہیں۔ اس کا پھل یعنی بیر وٹامن بی کا خزانہ ہے۔ اس کے علاوہ اے اور ڈی وٹامن بھی اس کے حصے میں آئے ہیں۔ معدنیات میں فولاد، کیلشیم، پوٹاشیم اور فلورین اس میں شامل ہیں۔ طب یونانی کے مطابق اس کا مزاج سرد ہے اور یہ جسم میں گوشت بنانے کی صلاحیت سے مالا مال ہے۔ ان خواص کی روشنی میں آپ اس کے تعمیری افعال کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ جو یہ جسم کے اندر سرانجام دیتا ہے۔ آج ہم اس کے چیدہ چیدہ خواص پر روشنی ڈالتے ہیں۔ ڈھائی سو گرام بیروں میں ایک بڑی چپاتی کے مساوی غذائیت ہوتی ہے۔ ایک کلو بیروں میں دو اونس مکھن جتنی چکنائی ہوتی ہے۔ آدھ کلو بیروں کی مقدار ایک وقت کے کھانے کا نعم البدل ہے۔ <u>بڑھے ہوئے پیٹ کا علاج:</u> بیری کی راکھ یا گوند آپ کسی پنساری سے بھی لے سکتے ہیں اور درخت سے تازہ حالت میں بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ ڈیڑھ ماشہ سے چھ ماشے تک راکھ کی مقدار عرق مکو اور عرق بادیاں پانچ پانچ تولے کے ساتھ صبح چند دن تک استعمال کرنے سے بدن کی چربی پگھلنے لگتی ہے اور بڑھا ہوا پیٹ کم ہونے لگتا ہے۔ <u>بلند فشار خون:</u> ترش (جنگلی) بیری کے ایک تولہ پتے صبح کو ایک گلاس پانی میں بھگودیں۔ شام کو مل چھان کر، چینی ملا کر پینے سے انشاء اللہ شریانوں کی لچک بحال ہو جائے گی اور مرض دور ہوگا۔ <u>معدے کی خرابیاں:</u> بیری کی چھال اسہال، پیچش اور قولنج کے علاج میں نہایت موثر ہے۔ اندرونی چھال کا جوشاندہ قبض کی حالت میں جلاب کے طور پر دیا جاتا ہے۔ <u>دماغی امراض:</u> ایسے ذہنی مریض جن کا دماغ بہت سست ہو، ان کے علاج کے لیے مٹھی بھر خشک بیر آدھ لیٹر پانی میں اس وقت تک ابالے جائیں جب پانی آدھا رہ جائے۔ پھر اس آمیزے میں شہد یا چینی ملا کر روزانہ رات سونے سے قبل مریض کو کھلایا جائے۔ یہ علاج دماغ کی کارکردگی بڑھا کر مریض کو فعال بنا دے گا۔ <u>منہ کے امراض:</u> بیری کے تازہ پتوں کا جوشاندہ نمک ملا کر غراروں کے لیے استعمال کرنا، گلے کی خراش، منہ کی سوزش، مسوڑھوں سے خون بہنا اور زبان پھٹ جانے کے امراض میں شافی ہے۔ <u>آشوب چشم:</u> دکھتی آنکھوں کے لیے بیری کے پتے بہت مفید ہیں۔ پتوں کا جوشاندہ آنکھوں میں ڈالنے والی دوا کی طرح استعمال کرنا صحت دیتا ہے۔ <u>جلد کی بیماریاں:</u> بیری کی ٹہنیوں اور پتوں کا لیپ پھوڑوں، پھنسیوں وغیرہ پر لگانے سے پیپ جلد پک کر خارج ہو جاتی ہے۔ پلپس کو ایک چھوٹا چمچہ لیموں کے رس میں ملا کر بچھو کے ڈنگ پر لگانے سے تسکین ملتی ہے۔ زخم اور ناسور دھونے کے لیے بھی بیری کے پتوں کا جوشاندہ بہترین ہے۔ <u>بالوں کے امراض:</u> سر پر بیری کے پتوں کا لیپ لگانا بالوں کو صحتمند اور خوشنما بناتا ہے۔ اسکے استعمال سے سر کی جلد کے امراض دور رہتے ہیں اور بال سیاہ ہوتے ہیں۔

جو میں نے دیکھا، سنا اور سوچا

از مدیر

کراچی کے تاجر کا باورچی

یقیناً آپ نے کوئی واقعہ سنا یا دیکھا ہوگا، وہ کیسی ابھی لکھیں اور بھیجیں

کراچی کے مشہور علاقے میں ایک بہت بڑا تاجر تھا جس کے بحری جہاز مال کے آرہے اور جارہے، گھر میں چیزوں کی کمی نہیں رزق بے بہا، مال بے انتہا، کپڑے، زیور، جوتے اور سامان خورد نوش کی مقدار گنی نہ جائے۔ پھر ایسا ہوا کہ بہت پکایا تھوڑا کھایا باقی باورچی کے ذمے کہ کوڑے کے ڈھیر پر ڈال دے چاولوں اور بریانیوں کے ڈھیر کھیر، مٹن، دودھ، دہی اور پھل غرض ہر کھانے کی چیز بالکل ضائع پہننے کے کپڑے جوتے لباس برتن غرض ہر چیز فضول بے کار باورچی کو حکم دیا کہ اب یہ پرانی ہوگئی ہے۔ اٹھاؤ اور باہر پھینک دو۔ باورچی گھر کا پرانا ملازم تھا اور بااعتماد تھا لیکن اس کے دل میں کسی اللہ والے کی برکت سے روشنی جلی تھی کہ رزق قدر مانگتا ہے اور پھر اسی رزق کی دعا قدر داں کو مالا مال کر دیتی ہے وہ باورچی گھر کی تمام چیزیں غرباء میں تقسیم کر دیتا ضائع نہیں کرتا تھا بس یہ دن رات گزرتے رہے اور ایک دن حالات کا پہلو بدلا اور بڑے صاحب مرگئے جنہوں نے دینا تھا وہ لینے والے بن گئے حالات یکا یک ایسے پلٹے کہ ہر چیز بک گئی آخر کوٹھی بکنے کی باری آئی تو وہ کوٹھی باورچی نے خرید لی اور گھر کے مکین بے بس بے آسرا رزق کی بددعا کی بھینٹ چڑھ گئے اور دردر کے دھکے ان کا مقدر بن گئے۔

معافی اچھا انتقام ہے۔

سینے کے راز

پرانے نامور حکیم اور رازوں کا صندوقچہ

سیلان الرحم و کثرت طمث

اجزاوترکیب ساخت:۔ حنا (مہندی) کی جڑ ایک تولہ۔ برگ حنا ۲ ماشہ، دودھ گاؤ ایک پاؤ۔ دودھ مذکور میں دونوں دواؤں کو پیس کر صبح مریضہ کو پلائیں۔

فوائد:۔ دوسرے، تیسرے روز بند ہو کر افاقہ ہو جاتا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوا۔ آزمودہ سو فیصدی مجرب ہے۔

برائے پینیس

اجزاوترکیب ساخت:۔ جنگلی گھنیاں (اروی) جو اکثر نالہ ندی کنارے شل گھنیاں کے خودرو بارش میں ہوتی ہے۔ پانی میں پیس کر دماغ پر ضماد کریں۔ تمام کرم پانی ہو کر بہ جاتے ہیں اور خوبی یہ ہے کہ پھر مرض عود نہیں کرتا۔

امراض ناک کی دواء

اجزاء وترکیب ساخت:۔ برگ نیم کا رس۔ روغن بادام دونوں کو ملا کر دو تین قطرہ صبح و شام ناک میں ٹپکائیں۔ اگر مزاج گرم ہو تو بجائے بادام روغن کے روغن کدو شامل کریں۔

فوائد:۔ ناک کی تمام بیماریوں کو رفع کرتا ہے مقوی دماغ ہے۔ نہایت اعلیٰ چیز ہے۔

اکسیر صرع (مرگی)

یہ نسخہ ایک راز مخفی ہے۔ جو بالکل مجرب ہے اور عطیہ ایک درویش کامل کا جو بڑی جانفشانی کے بعد حاصل ہوا ہے۔

اجزاوترکیب ساخت:۔ بیٹ کبوتر، بیٹ مرغی، بیٹ دراج، بیٹ بوزنہ ہم وزن لیکر خوب باریک پیس کر نسوار بنائیں۔

فوائد:۔ بوقت دورہ مریض کی ناک میں نلکی کے ذریعہ قدرے نسوار سنگھائیں بفضل خداوندی اسی روز سے دورہ میں تخفیف ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ روزانہ دورہ پڑنے والوں کو ایک بار کے سنگھانے سے بعض کو ہفتہ اور بعض کو مہینہ میں دورہ پڑتا ہے۔ چند بار کے استعمال سے قطعی آرام ہو جاتا ہے

غذا مرغن دیویں۔ یہ نسخہ پہلے ہی روز اثر کرنیوالا اور مرض کو نیست و نابود کرنے والا ہے۔ (عطیہ از مودہ نسخہ جات حکیم حافظ عبدالجبار قصبہ جے تھاری)

ہمارے پڑوس میں ایک صاحب عبداللہ شاہ آیا کرتے تھے۔ عمر میں سو سال سے اوپر تھے، مگر چست اور توانا۔ روزانہ تین چار میل پیدل چلتے۔ ان کی نظر بھی کمزور نہیں تھی، باریک لفظوں والا قرآن پاک پڑھتے، کمر جھکی نہیں تھی۔ دانت بالکل سلامت تھے، وہ جب کبھی آتے ان کے ملنے والوں میں افراتفری مچ جاتی۔ دوپہر کے کھانے میں شاہ صاحب صرف کریلے کھاتے۔ طرح طرح کے پکوان کریلوں سے بنائے جاتے۔ بازار میں دستیاب نہ ہوتے تو ان کے لیے تلاش کر کے لائے جاتے۔ کچھ معتقد تو ایسے تھے کہ ہر موسم میں کریلے اگاتے تا کہ شاہ صاحب کو کھانے میں کوئی شکایت نہ ہو۔ شاہ صاحب کہا کرتے: ''صحت کا راز کریلوں میں ہے۔ آج تک میرے بدن پر گرمی کے موسم میں پھوڑا پھنسی نہیں نکلی، خارش نہیں ہوئی۔ میرا رنگ اس عمر میں بھی سرخ و سفید ہے۔ میں ٹانک یا کشتے استعمال نہیں کرتا صرف دن میں ایک بار کریلے ضرور کھاتا ہوں۔ مجھے شوگر یا گنٹھیا کا عارضہ بھی نہیں، اللہ کا شکر ہے من بھر سامان اٹھا کر چار میل تک گرمی میں چل سکتا ہوں۔''

موسم گرما میں کریلے بازار میں آسانی سے مل جاتے ہیں۔ انسانی جسم کے اندر فاسد مادے جمع ہوتے رہتے ہیں جو نقصان کے بغیر جسم سے خارج کر دیتا ہے اور انتڑیاں صاف کرتا ہے۔ اس میں یہ بھی خوبی ہے کہ پیٹ میں درد اور مروڑ نہیں ہونے دیتا۔ کریلوں کی کڑواہٹ دور کرنے کے لیے عموماً ان کی چھیل اور نمک لگا کر رکھ دیا جاتا ہے۔ بیج پھینک دیے جاتے ہیں۔ بڑی بوڑھیاں آج بھی کریلوں کو چھری سے کھرچ کر ان کے چھلکوں میں نمک لگا کر دھو لیتی ہیں۔ اور پھر تیل یا گھی میں تل کر چنے کی دال میں ملا دیتی ہیں۔ بھنی ہوئی چنے کی دال اور کریلے کے چھلکے بڑے مزے کے بنتے ہیں۔ ان میں ہلکی سی تلخی ہوتی ہے مگر وہ جسم انسانی کے لیے بہت مفید ہے۔ اب تو ڈاکٹر بھی کریلے کا پانی تجویز کرنے لگے ہیں۔ پہلے طبیب ایک یا دو تازہ کریلے دھو کر آسمان کے نیچے رات بھر کے لیے رکھوا دیتے تھے اور صبح انہیں ثابت کوٹ کر ان کا پانی نہار منہ پلاتے تھے۔ معدہ خراب رہتا ہو، بھوک کھل کر نہ لگتی ہو، گیس بہت زیادہ ہو، ہر وقت جسم میں ناتوانی کا احساس رہے یا ذرا سا کام کرنے سے تھکن ہو جائے اور ہاتھ پاؤں گرمی سے جلتے رہیں۔ صبح اٹھیں تو پنڈلیاں پتھر کی طرح بھاری اور بوجھل لگیں، شوگر کی ابتدا ہو تو کریلے کا پانی پینے سے شفامل جاتی ہے۔ جن کا مزاج بلغمی ہو، ان کے لیے کریلے بہت مفید ہیں۔ یرقان کے مریضوں کو بھی کھلائے جاتے ہیں۔ پتھری کے لیے بھی بے حد مفید ہیں۔ پیٹ میں کیڑے ہوں تو کریلے کھانے سے دور ہو جاتے ہیں۔ گنٹھیا کے مریض بھی انہیں کھا کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ دمے کے عارضے والے بھی اس انتہائی عمدہ سبزی کے استعمال سے صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ کریلا بلغم خارج کر کے مریض کو سکون دیتا اور اعصابی کمزوری دور کرتا ہے۔ لقوہ اور فالج کے مریض بھی اسے کھا سکتے ہیں۔

آج کل گرمیوں، خصوصاً برسات کے موسم میں جلد پر دانے اور پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ مختلف قسم کے پرکلی ہیٹ پاؤڈر وقتی طور پر سکون دیتے ہیں۔ اسی طرح لوشن لگانے سے ٹھنڈک تو پڑ جاتی ہے مگر آرام نہیں آتا۔ خواتین ہفتے میں دو تین بار کریلے پکا کر اس کا علاج گھریلو طور پر کر سکتی ہیں۔ ان کے استعمال سے چہرے کی جلد بھی صاف ہو جاتی ہے۔ کریلے کھانے سے دائمی قبض دور ہوتی ہے۔ پیٹ میں پانی بھر جائے، جگر بڑھ جائے تو دوا کے ساتھ ساتھ کریلے کھانے اور ان کا پانی اور کلوکا پانی پینے سے جلدی فرق پڑتا ہے۔ جن لوگوں کا مزاج بہت گرم ہو ان کے لیے مناسب یہ ہوگا کہ وہ کریلوں میں دہی ڈال کر اور ہرا دھنیا ملا کر پکائیں۔ کریلے میں وٹامن بی اور سی کے علاوہ فولاد کیلشیم، فاسفورس اور پروٹین پائے جاتے ہیں۔ یہ ساری چیزیں انسانی صحت اور زندگی کے لیے بڑی اہم ہیں۔ خواتین یہ بات پڑھ کر بہت حیران ہوں گی۔ (بقیہ: صفحہ نمبر 38 پر)

مکڑی کا جالا اور تنگدستی

خواتین اور گھریلو صفائی اور کام کاج کے اسلامی احکامات:۔

رہائش گاہ کے بارے میں مسلمانوں کو تاکید فرمائی کہ مسلمان اپنے گھروں کی صفائی کا اہتمام کریں اور ان کی پاکیزگی کا خیال رکھیں۔ فرمان رسول ﷺ ہے:۔ ''اپنے گھروں کے سامنے جھاڑو دو اور اسے صاف رکھو اور یہودیوں کی طرح گندے نہ رہو۔'' کتنی عجیب بات ہے کہ اس زمانے میں یہودیوں کی گندگی کی مثال دی جارہی ہے اور آج ہم، ہمارے گھر، ہماری گلیاں، ہمارے شہر اور ہمارے ملک گندگی کی بہترین مثال بن چکے ہیں۔ ایک اور ارشاد رسول ﷺ ہے: ''مکڑی کا جالا کمرے میں لگ گیا ہو اور اسے صاف نہ کیا جائے تو یہ ناداری کا باعث بنتا ہے اور کوڑا کرکٹ گھر میں رکھنا انسان کو تہی دست کر دیتا ہے۔'' اس کے علاوہ ایک حدیث میں حکم ہے کہ:'' جن برتنوں میں کھانا کھایا گیا ہو انہیں بغیر دھوئے گندہ چھوڑ دینا اور جن برتنوں میں پانی ہو انہیں بغیر ڈھکے چھوڑ دینا ناداری کا باعث بنتا ہے۔'' ایک اور جگہ رسول اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ '' رات کو کوڑا کرکٹ اپنے گھروں میں رہنے نہ دو کیونکہ وہاں شیطان کا مقام ہوتا ہے۔'' خواتین بھی سخت کوشی اور محنت ومشقت کی زندگی گزاریں، گھر کا کام کاج اپنے ہاتھوں سے کریں، چلنے پھرنے اور تکلیف برداشت کرنے کی عادت ڈالیں، آرام طلبی، سستی اور عیش کوشی سے پرہیز کریں اور اولاد کو بھی شروع سے سخت کوش جفاکش اور سخت جان بنانے کی کوشش کریں۔ گھر میں ملازم ہوں تب بھی اولاد کو بار بار ملازم کا سہارا لینے سے منع کریں اور عادت ڈلوائیں کہ بچے اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کریں۔ صحابیہؓ عورتیں گھر کے کام اپنے ہاتھ سے کرتی تھیں باورچی خانہ کا کام خود کرتیں، چکی پیستیں، پانی بھر کر لاتیں، کپڑے دھوتیں، سینے پرونے کا کام کرتیں اور محنت ومشقت کی زندگی گزارتیں ضرورت پڑنے پر میدان جنگ میں زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے اور پانی پلانے کا نظام بھی سنبھال لیتیں۔ (بقیہ: صفحہ نمبر 38 پر)

حکایت ایک حیرت انگیز عمل کی ماہر نفسیات اور نماز کی ورزش

اٹالین ماہرین کے تجربات

اٹلی کے ایک نومسلم جمال عبدالرحمن ماہر نفسیات نے نماز کی ورزش کو کچھ اس طرح بیان کیا ہے'' ورزش کا یہ عملی اصول ہے کہ اگر آپ کسی ورید، شریان یا کسی اور مخصوص عضو کی سختی دور کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے جسم کو بالکل ڈھیلا چھوڑ دیجئے پھر اس حصہ جسم میں تناؤ پیدا کیجئے اور کچھ دیر تناؤ کی حالت برقرار رکھنے کے بعد پھر ڈھیلا چھوڑ دیجئے میں نے ورزش کے اصول اور ضوابط اور ورزش کے لئے نشستیں بھی تخصیص کی ہیں۔ الگ الگ امراض کے لئے الگ الگ نشست یا آسن ہیں مثلاً ریڑھ کی ہڈی کے مرض کو رجع کرنے کے لیے ایک الگ انداز سے نشست ہے اور دل کی تکلیف سے نجات پانے کے لئے دوسرا انداز نشست ہے کوئی گردوں کا مریض ہے تو اس کے لئے ایسا طریقہ تجویز کیا جائے گا۔ جس سے گردے صحت مند ہو جائیں۔''

شرائط نماز اور جدید سائنس

نماز ایک مکمل زندگی، بندگی، حیات اور ضیاء دارین ہے۔ اسلام نے اس کو پڑھنے یعنی اس نماز کے عمل کو شروع کرنے سے قبل کچھ شرائط مقرر کی ہیں۔ ان میں:

(۱) فرائض نماز۔ (۲) سنن نماز (۳) واجبات نماز (۴) مستحبات نماز (۵) مکروہات نماز (۶) مفسدات نماز وغیرہ احکامات اسلامی تعلیمات میں ملتے ہیں۔

یعنی جس طرح کسی بھی ورزش شروع کرنے سے قبل اس کی تیاری کی جاتی ہے۔ یا اس ورزش کی معلومات کرکے پھر اس عمل کو کیا جاتا۔ بالکل اسی طرح چونکہ نماز ایک مکمل اور متوازن ورزش ہے۔ اس لیے اس عمل کو شروع کرنے سے قبل اسکا علم ضروری ہے۔ چونکہ نماز علاج ہے دکھی لوگوں کے لئے اس لئے اس شفائی عمل کو شروع کرنے سے قبل جن چیزوں کا ہونا ضروری ہے وہ شرائط ہیں۔ جس طرح ایک شفائی دوا کی تیاری کے لئے جڑی بوٹیوں یا کیمیکل پھر اس کی تیاری کے اوزار اور اس کے ماہرین اس کا طریقہ، بالکل یہ چیزیں نماز کا بھی حصہ ہیں۔

فرائض نماز ار سائنسی حقائق

زیر نظر سطور میں نماز اور اس کے متعلقات یعنی فرائض، واجبات، سنن مکروہات وغیرہ کا ارجمالی سائنسی تحقیقی جائزہ لیا جاتا ہے۔ اسلام دین فطرت ہے اس لیے اس کا ہر حکم ازل سے ابد تک مفید ہے زمین بدلے زمان بدلے، مکیں بدلے لیکن حکم ربانی کبھی نہیں بدل سکتا۔

جگہ کا پاک ہونا

چونکہ نماز کی ادائیگی ایک مکمل عمل ہے اس لئے اس کے لئے ایسی جگہ جہاں کسی مرض کے جراثیم نہ ہوں کیونکہ بعض اوقات وہ جگہ جسے ہم ناپاک سمجھتے ہیں وہاں پیتھالوجی (Pathology) کے مطابق چھوتی امراض کے جراثیم ہوتے ہیں کیونکہ گوبر میں تشنج آنتوں کے کیڑوں کے انڈے ہیضہ اور ٹائیفائیڈ کے جراثیم ہوتے ہیں لیکن یہ تحققیات تو اب ہوئی ہیں اسلام نے صدیوں پہلے اس سے آگاہ کر دیا تھا۔ بالکل یہی کیفیت بدن کے پاک ہونے کی ہے۔ کیونکہ جب مسلمان نمازی مسجد میں نماز کے لیے جائے گا تو اگر اس کے کپڑے اور بدن صاف نہ ہوئے تو اس سے مندرجہ ذیل نقصانات پھیلنے کے خطرات ہیں۔ نمازی کا بدن اگر صاف نہ ہوا اور اس کے بدن پر بے شمار قسم کے جراثیمی مادے لگے ہوئے ہوں گے۔ (بقیہ صفحہ نمبر 7 پر)

عادات پر غالب آنا کمال فضیلت ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان میں اور پہلی صف میں نماز پڑھنے میں کتنا اجر و ثواب ہے پھر ان کو ان کا موقعہ نہ ملے سوائے اس کے کہ وہ اس کے لئے قرعہ اندازی کریں تو وہ قرعہ اندازی کرنے لگیں۔

صفوں کی داہنی طرف نماز پڑھنے کا ثواب: حضرت عائشہؓ نے حضور ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوا سنا:

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفوں کی داہنی اطراف (میں نماز پڑھنے والوں) پر رحمت بھیجتے ہیں۔

نماز کی صفوں کو ملانے کا ثواب: حضرت عائشہؓ سے مروی جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت فرماتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں۔

صف میں خلا پر کرنے سے جنت میں محل بنے گا: حضرت عائشہؓ نے حضور ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

ترجمہ: جو شخص صف کے درمیانی خلا کو پر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس عمل کے بدلہ میں ایک درجہ (جنت میں) بلند کر دیتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک محل بناتے ہیں۔

مسجد نبویؐ میں ایک نماز کا ثواب ہزار نماز کے برابر ہے: حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

ترجمہ: میری اس مسجد (نبوی) میں نماز پڑھنا ایک ہزار نماز سے بہتر ہے باقی مساجد سے سوائے مسجد حرام کے۔

مسجد حرام میں نماز کا ثواب: حضرت جابرؓ نے حضور ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

ترجمہ: میری مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے اس کے علاوہ کی مساجد میں نماز پڑھنے سے مگر مسجد حرام میں (بیت اللہ) میں ایک نماز افضل ہے ایک لاکھ نماز پڑھنے سے۔

☆ مسجد نبویؐ میں چالیس نمازوں کی فضیلت:۔

(حدیث انس بن مالکؓ) جناب نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ''جس نے میری مسجد میں چالیس (فرض) نمازیں (مسلسل) ادا کیں ان میں سے کوئی نماز نہ چھوٹی تو اس کیلئے دوزخ سے آزادی لکھ دی جاتی ہے اور عذاب سے براءت لکھ دی جاتی ہے اور وہ منافقت سے بری کر دیا جاتا ہے۔'' (مسند احمد)

☆ مسجد بیت المقدس میں نماز کا ثواب:۔

(حدیث) حضرت ابو الدرداؓ کی حدیث میں ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اور مسجد بیت المقدس میں ایک نماز پڑھنا افضل ہے باقی مساجد سے پانچ سو نمازوں سے۔''

☆ مسجد بیت المقدس میں نماز پڑھنے سے تمام گناہ معاف:

(حدیث ابن عمرؓ) جناب رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ''جب حضرت سلیمان بن داؤدؑ بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حکومت مانگی جو الٰہی حکومت کے موافق ہو جائے اور ایسی سلطنت اور حکومت مانگی جو میرے بعد کسی کو نصیب نہ ہو اور یہ کہ اس مسجد میں جو شخص نماز ہی کے ارادہ سے آئے تو وہ گناہوں سے اس طرح سے پاک صاف ہو جائے جیسا کہ اس کی ماں نے اس کو آج ہی جنا ہو'' پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا حضرت سلیمان کو (پہلی) دو تو مل گئیں اور مجھے امید ہے کہ آپ کی تیسری دعا بھی قبول ہو گئی ہو گی۔

(بقیہ: حکایت ایک حیرت انگیز عمل کی)

تو یہی نمازی دوسرے نمازیوں کے لئے ان چھوتی امراض کے پھیلانے کا ذریعہ بن جائے گا۔ یہی نمازی نفرت اور کراہت کا ذریعہ بن جائے گا۔ اور لوگ اس کے قریب نہیں آئیں گے۔ پھر اگر نا صاف کپڑوں اور ناپاک و ناصاف بدن۔ نمازی جس جگہ بیٹھے گا تو وہاں یہ امراض کے پھیلانے کا ذریعہ بن جائے گا۔ اگر اس نے مسجد کی ٹوپیاں استعمال کیں تو گنج جلدی خارش، مصعہ اور دیگر چھوتی امراض پھیلانے کا ذریعہ بن جائے گا۔

قارئین کی تحریروں کا انتظار

آپ نے کوئی ٹوٹکہ یا کسی بھی طریقہ علاج کو آزمایا اور تندرست ہوئے یا کسی مشکل کیلئے کوئی روحانی عمل آزمایا اور کامیاب ہوئے، آپ کے مشاہدے میں کسی پھل، سبزی، میوے کے فوائد آئے ہوں یا آپ نے کسی رسالے، اخبار میں پڑھے ہوں کبھی جنات سے ملاقاتی مشاہدہ ہوا ہو، کوئی دینی یا روحانی تحریر ہو۔ آپ کو لکھنا نہیں آتا چاہے بے ربط لکھیں لیکن ضرور لکھیں ہم نوک پلک سنوار لینگے، اپنے کسی بھی تجربے کو غیر اہم سمجھ کر نظر انداز نہ کریں شاید جو آپ کیلئے غیر اہم اور عام ہو وہ دوسرے کی مشکل حل کر دے۔ یہ صدقہ جاریہ ہے مخلوق خدا کو نفع ہو گا۔ انشاء اللہ۔ آپ اپنی تحریریں بذریعہ ای میل بھی بھیج سکتے ہیں۔

ubqari@hotmail.com

وہ تاجر ہے یا لاعلاج بیماریوں کا رہبر ہے

دل کی شریانوں کا شافی علاج ۞ درود پاک کے ذکر سے بریسٹ کینسر کا علاج ۞ مسواک سے ٹائیفائیڈ کا علاج ۞ از مدیر

قارئین ! آج آپ کو ایک اور بازار کے تاجر خالد صاحب کے مشاہدات سے آشنائی دیتے ہیں جو گزشتہ 20 سال سے زیادہ مخلوق خدا کی خدمت کر رہا ہے۔ موصوف میرے زیر علاج ہیں ایک بار قسم اٹھا کر کہنے لگے نا معلوم کتنے لوگوں نے ان نسخہ جات کے تعاقب میں کیا کچھ کیا لیکن میں نے کسی کو بھی یہ صدری راز نہیں دیئے چونکہ آپ مسلسل اپنے سینے کے راز اور انوکھے نسخہ جات بغیر لالچ کے لوگوں کو بتاتے اور عبقری میں لکھتے ہیں زندگی کی خبر نہیں میں یہ راز قبر میں نہیں لے جانا چاہتا آپ کو نذر ہیں تاکہ لاکھوں کروڑوں کو نفع ہو۔

قارئین! وہ راز من وعن آپ کی نذر ہیں نفع اٹھائیں اور دُعائیں دیں بلکہ آپ سے بھی عرض ہے آپ کے پاس ضرور کوئی نفع مند گر ہو گا ضرور لکھیں۔ سرائے عالمگیر کا ایک مریض ٹی بی کی دوائی لینے آیا اسے شاہ عالمی کے ایک تاجر نے میرے پاس بھیجا کہنے لگا میرے بھائی کی تین شریانیں کھل گئی ہیں اسے ایک فقیر نے یہ نسخہ دیا تھا ایک سکول کے ملازم کو دیا اسکا وال کھل گیا۔ کاغذ کے تاجر کو دیا، مجھے 10 سال قبل یہ نسخہ ملا اور دس سال سے میں لوگوں کو دے رہا ہوں جس نے بھی دو ماہ استعمال کیا نا کام نہیں ہوا۔ ویسے بھی سرو کے پتے کی شکل دل کی شریانوں سے ملتی ہے مزید یہ تحریر ملاحظہ فرمائیں جو مجھے خالد صاحب نے دی۔

دل کی بند شریانوں کا شافی علاج:۔ سُرو کے پودے کے پتے۔ اتولہ صبح نہار تازہ پتے لیکر دھونے کے بعد انکو دوری ڈنڈے میں رگڑ کر ملائم کریں۔ اور ایک گلاس پانی ڈال کر حسبِ ذائقہ چینی یا نمک ملا کر انکو نتھار کر پی لیں۔ روزانہ صبح ایک گلاس کافی ہے۔ دو سے تین مہینے پی لیں۔ اللہ کے فضل سے دل کی 3 بند شریانیں تک کھل گئی ہیں۔ اس کے مسلسل استعمال سے معدے میں خشکی بھی ہو جاتی ہے۔ اسکے واسطے رات کو سوتے وقت ایک چمچ کھانے والا روغن زیتون پی لیا کریں۔ بے شمار دفعہ کا آزمودہ ہے۔ یہ نسخہ اللہ کے ایک درویش نے بتایا تھا۔ اب تک جس نے بھی یقین کے ساتھ استعمال کیا۔ اللہ تعالیٰ نے شفاء دے دی۔

درود پاک کے ذکر سے بریسٹ کینسر کا علاج:۔

تقریباً 4 سال پہلے میرے دوست ڈاکٹر آفتاب اقبال سینئر میڈیکل آفیسر جو اس وقت جنرل ہسپتال ایمرجنسی انچارج ہیں اس وقت شیخوپورہ ہسپتال میں ایمرجنسی میں انچارج تھے۔ اب انکی زبانی سنئے کہتے ہیں کہ ایک دن میں اپنی ٹیبل پر بیٹھا تھا کہ ایک جوان لڑکی آئی اور آکر میرے سامنے بیٹھتے ہوئے رونے لگی۔ پوچھنے پر بتایا کہ اسکو بریسٹ کینسر ہے اور ڈاکٹروں نے اسکا آپریشن کر کے چھاتی کی ایک سائڈ کاٹ دی ہوئی ہے۔ اب دوسری سائڈ پر بھی کینسر پھیل چکا ہے۔ جس کی وجہ سے مجھے چھاتی میں نا قابلِ برداشت تکلیف ہے۔ ڈاکٹر مجھ کو کینسر کی دوائی کی بجائے اب دردکش ادویات دیتے ہیں مگر مجھ کو ان کے استعمال کے باوجود تکلیف کم نہیں ہوئی۔ اللہ مجھ کو موت دے دے۔ ڈاکٹر صاحب کے بقول وہ تکلیف کے مارے رو رہی تھی اور میں اسکے بارے سوچ رہا تھا۔ کہ ایک دم میرے دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ اسکو دوائی کے بجائے درودِ شفاء بتا دوں کہ بی بی اس درود پاک کا ذکر کریں اس بات کے ذہن میں آتے ہی میں نے اسکو فوٹوسٹیٹ کروا کر دے دیا۔ اور بتایا کہ یہ اسکی دوا بھی ہے اور دعا بھی ہے۔ وضو کرنے کے بعد اسکا جتنا بھی ذکر ہو سکے کرو۔ اور پیاس لگے تو اس کو پڑھ کر پانی پر پھونک مار کر پی لیا کرو۔ اور دل میں دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اس درود پاک کے صدقے مجھے شفاء عطا فرما۔ اس کو سمجھا کر بھیج دیا اور وہ خاتون تقریباً 6 ماہ بعد دوبارہ آئی تو آکر پوچھنے لگی کہ ڈاکٹر صاحب مجھ کو پہچانا میرے ہاں کہنے کے بعد بتانے لگی کہ درود پاک کے پڑھنے سے کچھ دنوں بعد میری تکلیف جاتی رہی اور مجھ کو سکون ہوتا گیا۔ میں نے اس درود کو اپنا وظیفہ بنا لیا ہے۔ اور اس کی بدولت رب العزت نے مجھے شفاء دے دی ہے۔ کیونکہ میں نے دوبارہ اپنے ٹیسٹ کروائے ہیں۔ جسم میں کینسر کا کوئی وجود نہیں ہے۔ وہ بہت خوش تھی اور دعائیں دیتی چلی گئی۔ گزارش ہے کہ ڈاکٹر صاحب اور انکی بیگم خود درود پاک کا بہت زیادہ ذکر کرتی ہیں۔

(مریضہ کا نام (ر) پتہ میاں سرفراز احمد چبہ چک نمبر 169 ڈاکخانہ کڑیال باغا نوالہ تحصیل صفدر آباد ضلع فیصل آباد)

درودِ شفاء

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَائِھَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(ترجمہ) ''یا اللہ درود بھیج ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر جو دلوں کے طبیب اور ان کی دوا ہیں اور جسموں کی عافیت اور ان کی شفا ہیں اور آنکھوں کا نور اور ان کی چمک ہیں اور آپ ﷺ کی آل پر اور اصحابؓ پر درود اور سلام بھیج''، قارئین! یہ درود شریف کینسر کے لیے تو شفایابی کا ذریعہ بن سکتا ہے کیا دوسری امراض کے لیے نہیں؟

ٹی بی کا نسخہ B:۔ کافور 4 تولہ۔ ست اجوائن 2 تولہ۔ ست پودینہ 2 تولہ۔ روغن چھوٹی الائچی 2 تولہ۔ روغن جائفل 1 تولہ۔ روغن لونگ 1 تولہ ملا کر تیل بن جائے گا 2 قطرے دن میں 4 بار کھانے کے بعد ایک دو گھونٹ پانی میں ڈال کر پی لیں 16 سال قبل ایک دوست کے خاندانی بزرگ کی قلمی بیاض سے ملا تھا۔ کتنے بزرگ لوگوں کو دیا ایک لڑکا سائیکل کو پنکچر لگاتا تھا۔ اس کے گھر کی خاتون کو ڈاکٹروں نے 10 دن کا مہمان کہا۔ یہ نسخہ استعمال کرایا بالکل تندرست ہو گئی۔ اگر معدے میں خشکی ہو تو روغن زیتون یا دیسی گھی کی چوری استعمال کرواتے ہیں۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں مریضوں کو دیا بلکہ دمہ کھانسی، ریشہ، بلغم معدے کی گیس تبخیر وغیرہ کے لیے تو فوری علاج ہے۔

مسواک سے ٹائیفائڈ کا علاج:۔ پیپل کی مسواک کو چبائیں اور اسکا رس پیئیں حد 20 منٹ تک ایسا کریں اسکو رکھ دیں شام کو دوسرے سائیڈ کی طرف چبائیں اور اسکا رس پیئیں پھر پھینک دیں۔ دوسرے تیسرے دن بھی ایسا کریں ہمیشہ کے لیے مرض ختم ہو جائے گی۔

(بقیہ صفحہ نمبر 12 پر)

نیند اگر نہ آئے تو یہ دعا پڑھے: مسند احمد میں ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نیند اُچاٹ ہو جانے کے مرض کو دور کرنے کے لیے ایک دعا سکھاتے تھے کہ ہم سوتے وقت پڑھا کریں۔ وہ دعا یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ اَعُوۡذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنۡ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَ مِنۡ شَرِّ عِبَادِهٖ وَ مِنۡ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيۡنَ وَ اَنۡ يَّحۡضُرُوۡنِ 0

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے، اللہ کے پورے کلمات کے واسطے سے میں اللہ کے غضب سے اور اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور میرے پاس ان کے آنے سے پناہ چاہتا ہوں۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کا دستور تھا کہ اپنی اولاد میں سے جو ہوشیار ہوتے انکو یہ دعا سکھادیا کرتے اور جو چھوٹے ناسمجھ ہوتے یاد نہ کر سکتے ان کے گلے میں اس دعا کو لکھ کر لٹکا دیتے۔ ابوداؤد و ترمذی اور نسائی میں بھی یہ حدیث ہے۔ امام ترمذیؒ اسے حسن غریب بتلاتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۴۶۹) **فائدہ:** آج کل تقریباً ہر آدمی اس پریشانی میں مبتلا ہے کہ نیند نہیں آتی اسکی کئی ایک وجوہات ہیں جن میں سے ایک مال و دولت کی ہوس اور گناہوں والی زندگی گزارنا ہے جس آدمی کو یہ مرض لاحق ہو وہ عشاء کی نماز پڑھے اور سو جائے، بستر صاف ہو، مذکورہ بالا دعا کا ایک تعویز بنا کر تکیہ میں رکھیں اور سوتے ہوئے اس دعا کو پڑھتے رہیں جب تک نیند نہ آجائے اور صبح اٹھ کر فجر کی نماز پڑھیں چند دنوں میں مرض جاتا رہے گا۔ ان شاء اللہ لیکن سونے کا معمول یہی رکھیں۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی نیند اُچاٹ ہو جایا کرتی تھی: طبرانی میں حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ راتوں کو میری نیند اُچاٹ ہو جایا کرتی تھی تو میں آنحضرت ﷺ سے اس امر کی شکایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوۡمُ وَهَدَاَتِ الۡعُيُوۡنُ وَاَنۡتَ حَيٌّ قَيُّوۡمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوۡمُ اَنِمۡ عَيۡنِيۡ وَاهۡدِئۡ لَيۡلِيۡ 0

ترجمہ: اے اللہ! ستارے غروب ہو چکے ہیں لوگ سو چکے ہیں آپ حی و قیوم ہیں اے حی و قیوم میری آنکھ کو نیند دیجئے اور رات میں میری راہنمائی کیجئے۔ حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں میں نے جب اس دعا کو پڑھا تو نیند نہ آنے کی بیماری بفضل اللہ دور ہوگئی۔ (تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۱۶۸)

دعا کی قبولیت کیلئے چند کلمات

حضرت سعید ابن مسیبؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مسجد میں آرام کر رہا تھا کہ اچانک غیب سے آواز آئی اے سعید مندرجہ ذیل کلمات پڑھ کر تو جو دعا مانگے گا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ مَلِيۡكٌ مُّقۡتَدِرٌ مَّا تَشَآءُ مِنۡ اَمۡرٍ يَّكُوۡنُ 0

ترجمہ: ''اے اللہ آپ مالک و صاحب اقتدار ہیں جو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔'' حضرت سعید بن مسیبؒ فرماتے ہیں کہ ان جملوں کے بعد میں نے جو دعا مانگی ہے وہ قبول ہوئی ہے۔ (روح المعانی فی تفسیر ملیک مقتدر)

ملحوظِ خاص

قرآنی آیات اور احادیث کی اردو عربی تحریر میں اگر کمپوزنگ کی غلطی رہ گئی ہو تو ضرور اطلاع کریں، حتی المقدور کوشش کے باوجود بھی کہیں کمی بیشی ہو سکتی ہے، آپ کے مشکور ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حق، سچ لکھنے کی توفیق عطائے۔

ابولبیب شاذلی

ایمان اور اسلام کی خدا کے یہاں قدر ہے، ہر ۱۰ سال پر مومن کامل کا بھاؤ اور قیمت بڑھتی جاتی ہے اور مومن کا درجہ خدا کے یہاں بڑھتا رہتا ہے۔

مسند احمد اور مسند ابو یعلیٰ میں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بچہ جب تک بالغ نہیں ہوتا اسکے نیک عمل اس کے والد یا والدین کے حساب میں لکھے جاتے ہیں اور جو کوئی برا عمل کرے تو وہ نہ اسکے حساب میں لکھا جاتا ہے نہ والدین کے۔ پھر جب وہ بالغ ہو جاتا ہے تو قلم حساب اسکے لیے جاری ہو جاتا ہے اور دو فرشتے جو اسکے ساتھ رہنے والے ہیں ان کو حکم دے دیا جاتا ہے کہ اسکی حفاظت کریں اور قوت بہم پہنچائیں، جب حالت اسلام میں چالیس سال کی عمر کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو (تین قسم کی بیماریوں سے) محفوظ کر دیتے ہیں۔ جنون، جذام اور برص سے، جب پچاس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکا حساب ہلکا کر دیتے ہیں، جب ساٹھ سال کو پہنچتا ہے تو سب آسمان والے اسکو اپنی طرف رجوع کی توفیق دیدیتے ہیں، جب ستر سال کو پہنچتا ہے، تو سب آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور جب ۸۰ سال کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی حسنات کو لکھتے ہیں اور سیئات کو معاف فرمادیتے ہیں۔

پھر جب نوے سال کی عمر ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے سب اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ اور اس کو اپنے گھر والوں کے معاملے میں شفاعت کرنے کا حق دیتے ہیں اور اس کی شفاعت قبول فرماتے ہیں۔ اور اسکا لقب **امین اللہ** اور **اسیر اللہ فی الارض** (یعنی زمین میں اللہ کا قیدی) ہو جاتا ہے۔ (کیونکہ اس عمر میں پہنچ کر عموماً انسان کی قوت ختم ہو جاتی ہے کسی چیز کی لذت نہیں رہتی، قیدی کی طرح عمر گزارتا ہے اور جب ارذل عمر کو پہنچ جاتا ہے، تو اسکے تمام وہ نیک عمل نامہ اعمال میں برابر لکھے جاتے ہیں جو اپنی صحت و قوت کے زمانے میں کیا کرتا تھا اور اگر اس سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے تو وہ لکھا نہیں جاتا۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۴۰۹، ۴۱۰) (معارف القرآن۔ جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

آخری قسط

تحریر بشیر ساجد

میجر نہال سنگھ قبر کے بچھو کو مانتا نہیں تھا

قارئین آپ بھی اس قسم کا کوئی مشاہدہ لکھیں

مکافات عمل :

مایوس ہوکر ہم اپنی راہ کی طرف چلے تھے کہ اچانک ایک قبر سے مردے کی تقریباً آدھی نعش باہر نکلی ہوئی، کچھ گلی سڑی اور کچھ بچی ہوئی دکھائی دی۔ اس پر ایک چھوٹے سائز کے کچھوے کے برابر بچھو بیٹھا اسے بار بار ڈنک مارتا تھا اور نعش سے خوفناک چیخیں نکلتی تھیں۔ جیسے وہ بھیانک بچھو کسی جیتے جاگتے انسان کو کاٹتا تو اس کی شدت درد سے چیخیں نکلتیں جو زندہ انسانوں اور جانوروں کو دہلانے بلکہ بے ہوش کرنے کے لیے کافی ہوتیں۔ یہ ایک خاصا وحشت ناک اور دہشت انگیز منظر تھا۔ میجر نہال سنگھ نے میرے منع کرنے کے باوجود بچھو پر گولی چلا دی۔ ایک شعلہ سا نکلا لیکن بچھو پر کوئی اثر نہ ہوا۔ نہال سنگھ نے گولی چلانے کی نیت سے دوبارہ نشانہ لیا تو میں نے اسے سختی سے منع کیا اور اپنی راہ لینے کے لئے کہا کہ پتہ نہیں اس مردے اور بچھو کا کیا معاملہ ہے۔ کوئی خدائی بھید ہے۔ ہمیں اس میں دخل نہیں دینا چاہیے۔ لیکن میجر نہال سنگھ آخر سکھ تھا اس نے میری بات سنی ان سنی کر دی اور بظاہر مسلم قبرستان کے ایک مردے کو بچھو سے بچانے کے لئے دوبارہ گولی داغ دی۔ پھر ایک شعلہ سا نکلا لیکن بچھو پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اس پر بچھو نعش کو چھوڑ کر ہماری طرف بڑھا۔ میں نے نہال سنگھ سے کہا کہ اب بھاگو یہاں سے، بچھو کا نعش چھوڑ کر ہماری طرف بڑھنا خطرے سے خالی نہیں۔ ہم نے گھوڑے سرپٹ دوڑا دیئے۔ خاصی دور آگے جا کر پیچھے نظر ڈالی تو بچھو ہمارے تعاقب میں تیزی سے چلا آ رہا تھا۔ ہم نے گھوڑوں کو پھر ایڑ لگائی۔ چند میل آگے جا کر ایک ندی سامنے آ گئی جو خاصی گہری معلوم ہوتی تھی۔ ہم تھوڑی دیر کے لئے رک کر سوچنے لگے کہ ندی میں گھوڑے ڈال دیں یا کنارے کنارے چل کر کوئی پل، گھاٹ وغیرہ تلاش کیا جائے، لیکن ابھی کوئی فیصلہ نہ کر پائے تھے کہ دیکھا وہی بچھو ہمارے قریب پہنچا ہی چاہتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جنگ آزمودہ اور مسلح فوجی ہونے کے باوجود ہم پر سخت گھبراہٹ طاری ہوگئی اور ہمارے گھوڑے ٹاپو مارنے لگے جیسے وہ بھی بچھو سے خوفزدہ ہوگئے ہوں۔ بچھو کا رخ نہال سنگھ کی طرف تھا۔ نہال سنگھ نے خوف اور حواس باختگی کے عالم میں اپنا گھوڑا ندی میں ڈال دیا۔ اس کے تعاقب میں بچھو بھی ندی میں اتر گیا۔ خدا جانے بچھو نے اسے پاؤں یا ٹانگ یا جسم کے کس حصے پر کاٹا کہ گھوڑے نے بھی اس غیر معمولی قسم کی بلائے بے درماں بچھو کی آمد سے خوف محسوس کیا۔ اس پر کپکپی سی طاری ہوگئی نہال سنگھ نے کربناک چیخ کے ساتھ مجھے پکارا:

''طفیل! میں ڈوب رہا ہوں، جل رہا ہوں، مجھے بچھو سے بچاؤ، بچاؤ۔'' میں نے بھی گھوڑے کو ندی میں ڈال دیا اور سہارے کے لئے بایاں ہاتھ نہال سنگھ کی طرف بڑھایا جسے اس نے مضبوطی سے پکڑ لیا لیکن مجھے ایسا محسوس ہوا کہ وہاں ندی کا عام پانی نہیں بلکہ آگ کا زہریلا لاوا بہہ رہا ہے جو نہ صرف میرے ہاتھ کو جلا ڈالے گا بلکہ میرے باقی جسم کو بھی مکئی کے بھٹے کی طرح ابال کر رکھ دے گا میں نے اوسان بحال رکھے اور جلدی سے فوجی لکی نکالی اور اپنا بایاں بازو کاٹ کر پھینک دیا۔ میں نے اپنے آپ کو نہال سنگھ کی گرفت سے چھڑا لیا تھا، لہٰذا جلدی سے گھوڑے سمیت کنارے کا رخ کیا۔ میجر نہال سنگھ مجھے آوازیں دیتے دیتے اور درد سے چیختے کراہتے گھوڑے سمیت پانی کی دیگ میں ڈوب چکا تھا اور سطح آب پر بڑے بڑے اونچے آتشیں بلبلے اٹھ رہے تھے۔ کنارے کے قریب پانی کا درجہ حرارت نارمل معلوم ہوا۔ '' وہ قہر خداوندی بچھو اپنا کام کر کے جا چکا تھا۔ مجھے کہیں دکھائی نہ دیا۔ اللہ کے لشکروں میں سے وہ اکیلا ایک غیبی لشکر کے مانند تھا۔ اس نے مجھ سے کوئی تعرض نہیں کیا۔ غالباً جدھر سے آیا تھا ادھر ہی کو اپنے اصل کار مفوضہ کی طرف لوٹ گیا۔'' یہ کہتے ہوئے ٹنڈے میجر طفیل کو جھرجھری سی آ گئی اور آنکھیں نم ہوگئیں۔ ''پھر کیا ہوا'' چچا احمد خاں نے میجر طفیل سے پوچھا۔ '' میں نے پٹی باندھی اور جوں توں کر کے جنگل، پہاڑ، ندی، نالے عبور کرتا، جنگلی درندوں سے بچتا بچاتا، کہیں جنگلی پھل کھاتا، کہیں فاقے کرتا، کہیں جنگلی قبائلیوں سے لڑتا، بچتا اور کہیں پر امن قبائلیوں سے مدد اور راہنمائی لیتا ہوا بالآخر ایک بیس کیمپ میں پہنچ گیا۔ میں ادھ موا ہو چکا تھا۔ بیس کمانڈنٹ کو رپورٹ کی اپنی سرگزشت بیان کی۔ کئی دن تک کیمپ ہسپتال میں میرا علاج ہوتا رہا اور آرام کرنے کا موقع دیا گیا۔ کیمپ کمانڈر نے '' آرڈر آف دی ڈے'' جاری کیا کہ فوجی افسر اور سپاہی جنگلوں، قبرستانوں اور مقامی لوگوں کی بستیوں سے گزرتے وقت کسی قسم کی غیر ضروری دخل اندازی نہ کریں۔''

''بیس کیمپ سے آپ کو کہاں بھیجا گیا؟'' چچا نے پوچھا۔ ''میں Active Service کے قابل نہیں رہا تھا۔ ضروری کارروائی کے بعد مجھے پنشن پر گھر بھیج دیا گیا۔ جنگ کے خاتمے پر جب فوجیوں کی سول زندگی میں بحالی کا پروگرام شروع کیا گیا تو مجھے اس محکمہ میں ملازمت مل گئی۔ اللہ کا شکر ہے۔'' ''اس واقعہ نے آپ کی زندگی پر کیا اثر ڈالا؟'' چچا کا اگلا سوال تھا۔ ''سچ تو یہ ہے کہ اس واقعہ سے پہلے میں کوئی خاص مذہبی آدمی نہ تھا۔ اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان ضرور تھا مگر نماز، روزے اور دیگر دینی عقائد پر عملاً کاربند نہ تھا۔ یہی خیال تھا کہ '' ایہہ جگ مٹھا، اگلا کنے ڈٹھا'' لیکن اس واقعے نے میرے ذہن وقلب کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور میں موت کے بعد زندگی، قبر کے عذاب وثواب، قیامت، حشر نشر وغیرہ کے متعلق سوچنے لگا۔ قرآن وحدیث کے مطالعہ، علما اور اہل دل حضرات سے گفتگوؤں کے بعد اس نتیجے پر پہنچا کہ اللہ نے دنیا عبث پیدا نہیں کی۔ اس دنیا، بلکہ ساری کائنات اور ہماری زندگیوں کا ایک مقصد ہے۔ ہمیں اپنے اچھے برے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ یہاں مکافات عمل کا اصول جاری ہے انسان کو آخرت کا زادِ سفر تیار کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق دے۔''

نہایت توجہ طلب: جوابی لفافے یا منی آرڈر پر پتہ نہایت واضح صاف خوشخط اور اردو میں لکھیں اور اپنا فون نمبر ضرور لکھیں۔ ماہنامہ عبقری سے رابطے کیلئے فون نمبر 042-7552384

روک ٹوک کا بچوں کے کردار پر اثر

کوئی دیوار پر ٹانگیں مارتا کوئی تالا کھولنے کی کوشش کرتا

پروفیسر عبدالحیی علوی

گزشتہ سے پیوستہ:۔

رکاوٹ کا وقت ختم ہوگیا۔ تجربہ کنندہ نے بچوں کو کمرہ خالی کردینے کو کہا اور پھر فوراً شیشے کی وہ دیوار ہٹا دی۔ تمام بچے خوشی سے دوسرے کمرے میں گھس گئے اور اس کمرے کے دلکش کھلونوں سے کھیلنے لگے ایسا اس لئے کیا گیا کہ بچے رکاوٹ کے مضر اثرات سے بچ جائیں۔ رکاوٹ کے اس تجربے کی تفصیل ہم نے بیان کر دی ہے۔ یعنی سب سے پہلے بچہ ایک کمرے میں موجود کھلونوں سے کھیلتا رہا۔ دوسرے روز اسے دوسرے کمرے کے عمدہ اور دلکش کھلونوں سے کھیلنے کا موقع دیا گیا لیکن ابھی ان کھلونوں سے اس کا جی نہیں بھرا تھا کہ اسے ان نعمتوں سے محروم ہونا پڑا۔ اس کی خوشی یک دم چھین لی گئی۔ اس کی آزادی میں خلل آ گیا۔ یعنی اس کے کھیل میں رکاوٹ حائل ہوگئی۔

اب ہم دیکھیں گے کہ اس رکاوٹ کا بچوں کے کردار پر کیا اثر پڑا۔ سب سے پہلا اور فوری اثر تو یہ تھا کہ بچوں نے اپنے راستے سے اس دیوار کو ہٹانے کی سرتوڑ کوشش کی کوئی دیوار پر ٹانگیں مارتا کوئی قفل کھولنے کی کوشش کرتا اور کوئی دیوار کے اوپر چھلانگ لگانے کی۔ جب ان کی تمام کوششیں بے سود ثابت ہوئیں۔ تو وہ مدد مانگنے پر مجبور ہو گئے۔ انہوں نے تجربہ کنندہ سے التجائیں کیں۔ اسے آمادہ کرنے کیلئے ہر حربہ استعمال کیا۔ یہاں تک کہ اسے ڈرانے دھمکانے سے بھی باز نہ آئے چند ایک غصے سے اس پر حملہ آور بھی ہوئے جب اس ساری جدوجہد کا کوئی نتیجہ نہ نکلا تو ان کے کردار میں بے چینی کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں۔ بعض بچے اس پورے کمرے کو تباہ کر دینا چاہتے تھے بعضوں نے گفتگو کے دوران ہکلانا شروع کر دیا۔ بیشتر بچے منظم قسم کی حرکات سے محروم ہو گئے۔ ان کی تمام کی تمام حرکات کسی واضح مقصد کے بغیر نظر آنے لگیں۔ بعض بچے شور وغل پر اتر آئے بعض نے اپنے غصے میں ان چیزوں کو توڑنا شروع کر دیا۔ جن کا اس تجربے سے کوئی تعلق نہ تھا چند ایک بچوں نے رونا اور خوب زور زور سے چلانا شروع کر دیا اور روتے روتے تھک گئے۔ تو اپنا انگوٹھا چوسنے لگے یا نیند نے غلبہ پا لیا اور سو گئے۔ آخر کار ان بچوں کی دبی خواہشات نے اور راستہ تلاش کر لیا وہ کھڑکی سے باہر جھانکنے یا کمرے میں ٹہلنے لگے تجربہ کنندہ کے ساتھ باتیں کرنا شروع ہو گئے۔ کبھی وہ پہلے کھلونوں ہی سے کھیلنے لگے۔ مشاہدے کے دوران تجربہ کنندہ نے کوئی حصہ نہ لیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس سارے معاملے سے لاتعلق ہے۔

تجربہ کنندہ نے رکاوٹ سے پہلے کے اور بعد کے کھیلوں کا اندراج بڑی احتیاط سے کیا تھا تاکہ انہیں کسی معیار کے مطابق پرکھا جائے۔ اب دونوں وقفوں کے کھیلوں کا باہمی تقابل کیا گیا۔ اس سے بڑے دلچسپ نتائج برآمد ہوئے مثلاً ایک بچی اپنے پہلے کھیل کے دوران 70 سیکنڈ تک مٹی کا ایک ہاتھی بناتی رہی۔ ہاتھی بنانے کے بعد اسے بٹھا دیا گیا۔ اندازہ لگانے والے پیمانے کی مدد سے اس کردار کو چھ نمبر دیئے گئے۔ رکاوٹ کے وقفے میں یہ بچی دس سیکنڈ تک پھر مٹی سے کھیلتی رہی تعمیری لحاظ سے اس کھیل میں وہ صرف 2 نمبر حاصل کر سکی۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ رکاوٹ کے عمل نے اس کی تعمیری اور تخلیقی محرک پر بہت برا اثر ڈالا۔ تیس بچوں میں سے بائیس بچوں کی تخلیقی قوت بری طرح متاثر ہوئی مجموعی طور پر چار سالہ بچوں کے کھیل دو سالہ بچوں کی طرح ہو گئے۔ یعنی ان کی نشوونما رجعت اختیار کر کے گزشتہ زمانے کی طرف لوٹ گئی۔ دوسرے الفاظ میں وہ نشوونما کے اعتبار سے پھر ابتدائی درجے پر پہنچ گئے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کیا رکاوٹ سے ہمیشہ رجعت کا عمل جنم لیتا ہے؟ اسے شاید کلیہ قرار نہ دیا جا سکے کیونکہ رکاوٹ کا اثر تمام شخصیتوں پر ایک جیسا نہیں ہوتا۔ مندرجہ بالا تجربے میں تین بچوں پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا پانچ بچوں نے تو فی الحقیقت اپنے تعمیری رجحان میں ترقی کا ثبوت دیا، یا تو وہ کسی طرح رکاوٹ کے اثرات سے محفوظ رہے یا شاید وہ اس صورت حال کے عادی ہو گئے۔ تیس میں سے آٹھ بچوں کے کردار میں رجعت کی کوئی علامت موجود نہ تھی۔ علاوہ ازیں یہ تجربہ صرف چھوٹے بچوں پر کیا گیا۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ بڑے بچوں کے کردار پر اس کا کیا اثر پڑتا ہے۔ ایک اور حقیقت کی طرف اشارہ کرنا بھی ضروری ہے، اس تجربے میں رکاوٹ کے وقفے کے دوران تمام دلکش کھلونے بچوں کی نگاہ کے سامنے تھے۔ صرف وہ انہیں حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ اس کے علاوہ بچوں کو مطمئن کرنے اور انہیں تسکین پہنچانے کا اور کوئی ذریعہ نہ تھا۔ سوال یہ ہے کہ اگر رکاوٹ کے دوران میں بچوں کے انتخاب کیلئے اور بہت سی دلکش اشیاء موجود ہوتیں۔ تو کیا پھر بھی ان کا کردار بچپن کے زمانے کی طرف رجوع کرتا؟ **(جاری ہے)**

توبہ کے کمالات

کتاب میں کیا ہے؟ مشورہ ہے وقت تسلی سے نکال کر پڑھیں کیونکہ آپ سے یہ توقع ہے کہ اس کو پسند کریں گے اور دوسروں تک پھیلائیں گے۔ انسان نسیان سے خالی نہیں اور نسیان کے معنی ہیں بھول جانا ☆ یہ دراصل دنیا کی لذتوں اور عیش وعشرت میں اللہ تعالیٰ کو اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بھول کر ایک ایسی زندگی گزارنا ہے۔ جس زندگی میں ایمان ☆ تقویٰ ☆ طہارت اور اللہ تعالیٰ کا تعلق بالکل ختم ہو جاتا ہے اور پھر ایسا شخص نفس کی پیروی کی طرف مائل ہو کر زندگی کو ایک ایسے راستے کی طرف گامزن کرتا ہے ☆ جو بظاہر روشن ☆ چمکدار اور پرکشش ہوتا ہے لیکن انجام کے اعتبار سے نہایت بدترین اور خوفناک ہوتا ہے۔ آخر کب تک؟ یا تو اس دنیا سے دل بھر جاتا ہے یا پھر ایسا وقت آتا ہے کہ جس میں انسان اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ آتا ہے۔ اس کتاب کی پیش کش کا بس مقصود یہی ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ آئے اور رب کو اپنا حقیقی مالک مان لے اور سابقہ زندگی سے تائب ہو کر نئی زندگی گزارنے لگ جائے۔ ''توبہ کے کمالات'' دراصل لوٹ کر آنے والوں کیلئے نشان منزل کا درس اور ایک سبق ہے۔ آیئے! ہم اس زندگی کی طرف پلٹ آئیں جس زندگی سے ہمیں ایمان اور ایمان سے چین و سکون اور راحت نصیب ہو۔ یہ راحت صرف اور صرف توبہ میں ہے اور توبہ کا کمال ہی راحت اور سکون ہے۔ توبہ کیا ہے؟ ایک بابرکت فیصلہ --- جہالت زدہ زندگی سے منہ موڑ کر ہدایت یافتہ زندگی سے واپسی اور عدل وانصاف ☆ تقویٰ اور نیکی کی شاہراہ پر چلنے کا فیصلہ تاریخ کے سینے میں ایسے لاکھوں واقعات محفوظ ہیں جن میں افراد کی زندگیوں میں انقلاب آنے ☆ ان کیلئے گمراہی کے راستے بند ہونے اور رشد و ہدایت کے چراغوں کے روشن ہونے کی تفصیلات موجود ہیں۔ توبہ کے یہ واقعات بجائے خود ہدایت کی روشنی عام کر رہے ہیں۔ **اور بہت کچھ جو آپ جاننا، پڑھنا اور سیکھنا چاہتے ہیں۔**

معیادی بخار میں کلونجی کے کرشمات

رات کو ایک کپ تیز گرم پانی میں بھگو دیں۔ صبح سردائی کی طرح گھوٹ کر مریض کو پلا دیں۔ واضح رہے کہ اگر موسم سرما ہو تو یہ پانی نیم گرم کرلیں اور اگر موسم گرما ہو تو ویسے ہی پلا دیں۔ اس طرح کچھ دن استعمال کرنے سے مریض تندرست ہو جائے گا اور سب سے بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ مریض پھر کبھی اس مرض میں انشاء اللہ تعالیٰ مبتلا نہیں ہوگا۔

ایک صاحب ایسی حالت میں تشریف لائے کہ دن ڈھلتے ہی ان کو بخار اور لرزے کی کیفیت شروع ہو جاتی۔ تمام رات بخار میں تڑپتے رہتے صبح ہوتے ہی کچھ افاقہ ہو جاتا۔ دنیا کے کام کاج میں مشغول ہو جاتے لیکن دن ڈھلتے ہی وہی سابقہ تکلیف۔ جب انہیں یہ نسخہ استعمال کرایا گیا تو وہ بفضل تعالیٰ تندرست ہو گئے۔

ایک صاحب مرض کی حالت میں لائے گئے۔ ان کی تکلیف یہ بھی تھی کہ وہ دن میں ایک بار یا دو بار چلتے چلتے یا بیٹھے بیٹھے گر جاتے تھے اور دورہ پڑ جاتا تھا۔ اب تک تمام معالجین نے اس مریض کو مرگی کی تکلیف بتائی۔ عاجز کے پاس جب علاج کے لئے لائے گئے تو بندہ نے یہی نسخہ مسلسل استعمال کرنے کا مشورہ دیا۔ دن میں تین بار استعمال کرایا گیا یعنی ہر دفعہ اجوائن اور کلونجی کی مذکورہ مقدار کو گھول کر موسم کے مطابق ٹھنڈا یا گرم کر کے پلایا گیا۔ بندہ کی تشخیص یہ تھی کہ مریض دراصل پرانے معیادی بخار کا شکار ہے۔ جب تک اندر سے یہ بخار نہیں نکلے گا اس وقت تک یہ دورے ختم نہیں ہو سکتے۔ یعنی یہی دوا مستقل استعمال ہوئی۔ تو واقعی مریض تندرست ہو گیا۔

جوڑوں کا درد اور کلونجی

ایک نیم حکیم قسم کے آدمی عاجز کے پاس ملاقات کیلئے تشریف لائے۔ تعارف کے بعد انہوں نے فرمایا کہ میں نے آپ کی کئی کتابیں پڑھیں اور جس طرح آپ نے اپنی کتابوں میں کھلے دل سے عامۃ المسلمین کیلئے اپنے تجربات و مشاہدات کو بیان کیا ہے۔ میں بھی آپ کو ایک ایسا نسخہ دینا چاہتا ہوں۔ جو اتنا مفید اور موثر رہے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ موصوف کہنے لگے کہ یہ نسخہ دراصل میں نے جن جن مریضوں کو استعمال کرایا ہے وہ تمام مریض بالکل تندرست ہو گئے ہیں۔ پھر کہنے لگے یہ نسخہ دراصل مجھے میاں چنوں کے قریب ایک دیہات کی ایک بوڑھی عورت سے ملا تھا

بڑی بوڑھیوں کا اکسیری نسخہ

میں نے ایک مریض کا علاج کیا تھا۔ علاج کے بعد مریض تندرست ہو گیا تو وہ بوڑھی ''جو کہ ایک دائیہ تھی۔'' مجھے یہ نسخہ بڑی تاکید سے دیا اور کہا کہ اس کو استعمال کرنے سے قبل سوا پانچ روپے کسی فقیر کو ضرور دے دینا اور کسی سے اس نسخہ کو چھپانا نہیں۔ موصوف حکیم صاحب کہنے لگے میں نے واقعی جس مریض کو یہ نسخہ استعمال کرایا اسے انتہائی مفید پایا۔ لیجئے قارئین وہ نسخہ آپ کی نظر کیا جاتا ہے۔ جو بلا کم و کاست ایک اکسیر لاجواب ہے۔ **ھوالشافی:** آک کی جڑ کا چھلکا خشک شدہ ایک پاؤ کلونجی ایک پاؤ، اجوائن ایک پاؤ، ان تمام ادویات کو بالکل باریک پیس کر سفوف تیار کریں۔

استعمال: مقدار خوراک ایک چمچ سے آدھا چمچ دن میں تین یا چار مرتبہ بار چائے، دودھ یا تازہ پانی کے ہمراہ کھانے سے قبل۔ (اس انوکھے راز کی تفصیل آئندہ پڑھیں)

(بقیہ: وہ تاجر ہے یا لاعلاج بیماریوں کا رہبر ہے)

10 سال سے یہ مستقل مریضوں کو دے رہا ہوں۔ کبھی ناکام نہیں ہوا۔

لیکوریا، اور مردانہ امراض کے لیے: بہروزہ خشک، چنے بھنے ہوئے اور چھلکے سے پاک ہم وزن دونوں کو باریک کر کے ایک چمچ صبح شام ہمراہ دودھ کے استعمال کریں۔ 20 سال ہو گئے ہیں لوگوں کو دے رہا ہوں لیکوریا، بے اولادی، ایام کی بے قاعدگی، جریان کی دھات کثرت احتلام اور سرعت انزال کے لیے دو تین ہفتے استعمال کرنے سے مریض لیموں سے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو جاتا ہے۔

نزلہ، زکام، کیرا اور دماغی کمزوری کے لیے یہ نسخہ دیتا ہوں۔

ھوالشافی: مغز بادام۔ سونف، خشخاش، ترپھلہ یعنی آملہ ہیڑہ اور ہریڑ کو ہم وزن کوٹ پیس کر ہمراہ دودھ نیم گرم کے ایک چمچ صبح و شام استعمال کریں قارئین! جو کچھ مجھے خالد صاحب نے بتایا امانت سمجھ کر آپ تک پہنچا رہا ہوں۔ آپ قدر بھی کریں اور اس صدقہ جاریہ کو بڑھائیں بلکہ آپ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ ڈالیں کہ کچھ لکھیں۔

کمزوری اور لاغری کے لیے

میری پیدائش کے وقت والدہ کو کچھ پیچیدگیاں درپیش تھیں۔ شاید اسی لیے میں بے حد کمزور پیدا ہوئی۔ اور اب تک یہی حال ہے۔ سب گھر والے مذاق اڑاتے ہیں۔ کمزوری کی وجہ سے میرا ماہانہ نظام بھی خراب ہے۔ جب خون ہی نہیں بنتا تو ظاہر ہے دو تین ماہ ایسے ہی نکل جاتے ہیں۔ آپ میری پریشانی کے پیش نظر دوا بتائیے۔ (صبا جمیل۔ پشاور)

☆ اس عمر میں عموماً نوجوان بچیوں میں فولاد کی کمی سے شکایت ہوتی ہے۔ صبح نماز پڑھ کر قرآن شریف پڑھیے۔ اس کے بعد گھر کے صحن میں چہل قدمی کیجئے۔ اسی طرح شام کو نماز کے بعد کھانا کھا کر فوراً سو نہ جائیے۔ گھر کے کام کاج میں امی کا ہاتھ بٹائیے۔ آپ نے یہ کیسے سوچ لیا ہے کہ میں کمزور ہوں، کام نہیں کر سکتی۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ جتنا کام کریں گی جسم میں قوت آئے گی۔ گھر کے کام کرنے سے آپ کو خود محسوس ہوگا کہ آپ کی صحت روز بروز بہتر ہوتی جارہی ہے اور آپ دوسرے، بہن بھائیوں سے کمتر نہیں۔

☆ محترمہ ط۔ب۔ل کا خط آزاد کشمیر سے ملا ہے۔ بہن! اللہ تعالیٰ نے ہر چیز اپنے انداز سے بنائی ہے۔ آپ کیوں اس میں خامیاں نکالتی ہیں؟ یہ بہت اچھی بات ہے کہ آپ بچے کو اپنا دودھ پلا رہی ہیں۔ بچے کی صحت پر بھی اچھا اثر پڑے گا۔ اور اسی سے آپ کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔ آپ زیتون کے تیل کی مالش روزانہ کیجئے۔ بھیڑ کا دودھ گاؤں میں آسانی سے مل جاتا ہے، اس میں تھوڑا سا ناریل کوٹ ملا کر خوب پکائیے۔ نہانے سے ایک دو گھنٹہ پہلے اس کی مالش کیجئے۔ بچے کو دودھ پلانے سے پہلے ایک گلاس پانی یا دودھ پی لیا کیجئے تاکہ دودھ زیادہ ہو جائے۔

بینائی تیز ہو جائے

میری نظر خراب ہے۔ اس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں۔ آزاد کشمیر کے ایک گاؤں میں رہتی ہوں۔ مجھے ایسی دوا بتائیے جو میں گھر میں کھا سکوں۔ ہمارے ہاں ڈاکٹری علاج کا رواج نہیں۔ میں کڑھائی سلائی کرتی ہوں۔ اب نگاہ دھندلا جاتی ہے، جس سے ٹانکہ نظر نہیں آتا، اندازے سے کام کرتی ہوں۔ عبقری کا پرانا شمارہ کوئی ہمارے ہاں چھوڑ گیا تھا، اسے پڑھ کر آپ کو خط لکھا ہے۔ (نوراں بی بی)

☆ نوراں بی بی صاحبہ! مجھے بڑا احساس ہے، آپ لوگ بہت باریک ٹانکے سے کشیدہ کاری کرتے ہیں۔ جس طرح آپ نے ٹوٹا پھوٹا خط لکھا ہے، پڑھ کر حیران ہوں۔ آپ

خواتین پوچھتی ہیں؟

یہ صفحہ صرف خواتین کے روزمرہ خاندانی اور ذاتی مسائل کے لئے وقف ہے
خواتین اپنے روزمرہ کے مشاہدات اور تجربات ضرور تحریر کریں۔
نیز صاف صاف اور مکمل لکھیں چاہے بے ربط ہی کیوں نہ ہو۔

اُم اوراق

سرخ سرخ پانچ چھوٹی گاجریں دھو کر بغیر چھیلے ان کے ٹکڑے کیجئے۔ بیج کا کیل نکال کر اس پر آدھی چمچی پسی ہوئی کالی مرچ چھڑک کر آسمان کے نیچے کسی صاف جگہ پر رکھ دیجئے۔ رات کو یہ عمل کیجئے۔ صبح اٹھ کر نہار منہ گاجریں پوری سردیاں کھائیے۔ گاجریں کچی کھانی ہیں۔ اس طرح بینائی میں اضافہ ہوگا۔ خشک خوبانی عام مل جاتی ہے۔ آپ اس کے بادام نکال کر رات کو کھایا کیجئے۔ اس کے ساتھ تھوڑی سی سونف چبا لیجئے۔ آپ کا مسئلہ یہ ہے کہ دوا بھی نہیں خرید سکتیں، لہٰذا غذا سے علاج کیجئے۔

نومولود بچے کی رضاعت کا مسئلہ

میں ملازمت کرتی ہوں۔ آئندہ ماہ بچے کی پیدائش متوقع ہے۔ میں صبح سے لیکر شام تک باہر رہتی ہوں۔ اب سوچتی ہوں شوہر کی آمدنی محدود ہے۔ نوکری کے بغیر گزارہ نہیں۔ میرے ہونے والے بچے کا مسئلہ کیسے حل ہوگا؟ مجھے صرف تین ماہ کی چھٹی ملے گی۔ اس کے بعد کام پر جانا ہوگا۔ وہ لوگ بچے کو ساتھ نہیں لانے دیتے۔ یوں میں بچے کو اپنا دودھ نہیں پلا سکوں گی۔ کیا میں اسے شروع سے اوپری دودھ کی عادت ڈالوں؟ اپنا دودھ بالکل نہ پلاؤں؟ مجھے مشورہ دیجئے۔ (نائلہ۔ کھڑیانوالہ)

☆ نائلہ صاحبہ! حمل کے دوران آپ دودھ، پھل، سبزی زیادہ استعمال کریں۔ آپ کو جب بھی تازہ ناریل ملے، ایک ٹکڑا کھا لیا کیجئے۔ پالک، ساگ، گاجر، سلاد، مولی اپنی غذا میں شامل کیجئے۔ کنو کا موسم ہے، وہ آپ اپنے ساتھ فیکٹری لے جا سکتی ہیں۔ گڑ، اخروٹ، مونگ پھلی، بادام، کھانے سے فولاد کی کمی دور ہوگی۔ بچے کے لیے بہترین غذا ماں کا دودھ ہے۔ اس میں پروٹین، چکنائی، کیلشیم، فولاد اور حیاتین موجود ہوتے ہیں۔ جس سے بچے کو مکمل غذا مل جاتی ہے۔ آپ گھبرائیے مت تین ماہ بچے کو اپنا دودھ پلائیے اس کے بعد اسے آپ گائے بھینس کا دودھ لگا سکتی ہیں تیسرے ماہ کے آخری ہفتے میں اسے پہلے دو چمچے دودھ دیجئے اور آہستہ آہستہ بڑھا کر ایک اونس پر لے آئیے۔ بچہ ہضم کرنے لگے تو دودھ کی مقدار بڑھا دیجئے دن میں اسے چار فیڈ راوپر کا دودھ پلائیے اور فیکٹری سے آنے کے بعد اپنا۔ اس طرح آپ دونوں صحت مند رہیں گے فیکٹری جاتے وقت بھی اسے دودھ پلا کر جائیے۔ فیکٹری سے آنے کے بعد دودھ کی بوتلیں کھولتے پانی میں ابال لئے تاکہ کسی قسم کا خطرہ نہ رہے اکثر بوتلوں کی گندگی سے بچہ بیمار ہوتا ہے۔ ڈبے کا دودھ اچھا ہے مگر وہ آپ کو مہنگا پڑے گا۔

(بقیہ: مردہ لوگ منہ کے بل گر پڑے تھے)
تو ان کے ساتھ مجھ پر بھی آپڑا، میں اس وقت دوزخ کے کنارے پر لٹکایا گیا ہوں، مجھے پتہ نہیں مجھے اس سے نجات ملے گی یا اس میں جھونک دیا جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ فرمائے۔ (حلیہ ابو نعیم ۴/ ۶۱، بحر الدموع، آنسوؤں کا سمندر ۶۳)

اسلام اور رواداری

ابن زیب بھکاری

نرمی کے ساتھ اسلام پیش کرو

غزوہ خیبر میں باقی سب قلعے تو آسانی سے فتح ہو گئے تھے مگر قلعہ قموص جو مرحب کا پایہ تخت تھا۔ اس کی مہم میں زیادہ دیر ہوئی۔ پہلے اس مہم پر دیگر بڑے بڑے صحابہ بھیجے گئے مگر فتح کا فخر کسی اور کی قسمت میں تھا۔ ایک شام رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کل میں اس شخص کو علم دوں گا جس کے ہاتھ پر خدا فتح دے گا اور جو اللہ اور اللہ کے رسول کو چاہتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول بھی اسے چاہتے ہیں۔'' صحابہ کرامؓ نے تمام رات بے قراری سے کاٹی کہ دیکھئے یہ تاج فخر کس کے حصے میں آتا ہے، صبح کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''علیؓ کہاں ہیں؟'' یہ بالکل غیر متوقع آواز تھی کیونکہ حضرت علیؓ کی آنکھیں دکھتی تھیں اور سب کو معلوم تھا کہ اس حالت میں وہ جنگ سے معذور ہیں۔ بہرحال وہ حسب طلب حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضورؐ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور دعا فرمائی۔ جب انہیں علم عنایت ہوا تو انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! کیا یہود کو لڑ کر مسلمان بنالیں؟'' حضورؐ نے ارشاد فرمایا: ''نرمی کے ساتھ ان کو اسلام پیش کرو۔ اگر ایک شخص بھی تمہاری ہدایت سے اسلام لائے تو یہ سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔''

دشمنوں کے ساتھ احسان

حنین کی جنگ میں کامیابی کے بعد رسول اللہ ﷺ نے دشمنوں کے مال واسباب کو جو اس جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھ آیا تھا اور ان کے قیدیوں کو جعرانہ میں محفوظ رکھنے کا فیصلہ کیا اور پھر دشمن کی اس فوج سے نمٹنے کے لیے جو طائف کے قلعے میں جا کر بیٹھ گئی تھی اور ایک نئی جنگ کی تیاری کر رہی تھی۔ مسلمانوں کے لشکر کو لے کر طائف کی طرف روانہ ہو گئے۔ حضور ﷺ نے بیس روز تک قلعے کا محاصرہ کیا۔ پھر جب یہ اطمینان ہو گیا۔ کہ اس قلعے میں گھری ہوئی فوج کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں ہے تو واپس جعرانہ تشریف لائے۔ (جاری ہے)

سفیان بن عیینہ بن ابی نجیح نے مجاہدؒ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ زم زم کے پینے کے مواقع پر اگر تم شفاء چاہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفاء دے گا اور اگر تم پیاس بجھانے کے لئے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں سیراب کرے گا اور اگر تم بھوک مٹانے کے لئے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں سیر شکمی عطا فرمادے گا۔ وہ جبریل علیہ السلام کا اپنی ایڑی سے نکالا ہوا کنواں ہے اور وہ اسماعیل علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ کی سقیا ہے۔ سفیان نے فرات القزاز سے اور انہوں نے ابوطفیل سے روایت کیا کہ میں نے حضرت علیؓ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ ''وادیوں میں سے بہترین وادی مکہ کی وادی اور ہند کی وادی (جزائر انڈیمان) جہاں پر آدم علیہ السلام اترے اور وہیں سے یہ خوشبو لائی جاتی ہے جس سے لوگ خوشبو لیتے ہیں۔ خبیث ترین وادیوں میں احقاف کی وادی اور موت کی وادی ہے جسے برھوت کہتے ہیں'' اور بہترین کنواں چاہِ زم زم ہے اور بدترین کنواں بلھوت کا کنواں ہے، جہاں پر کفار کی ارواح جمع کی جاتی ہیں اور وہ برھوت میں ہے۔''

سفیان نے ابراہیم بن نفاع سے اور انہوں نے ابن ابی حسین سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن عمروؓ کی طرف پیغام بھیجا ہے کہ وہ آپ ﷺ کو آب زم زم تحفہ میں بھیجے۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ کو دو مشکیزے آب زم زم کے بھیجے اور ان دونوں پر کراغوطیا لگادیا۔ عبدالجبار بن الورد سے عبدالمالک بن حارث بن ابی مخزومی کی حدیث روایت کی جاتی ہے کہ انہوں نے عکرمہ بن خالد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا ''میں آدھی رات کے وقت زمزم کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ ایک جماعت طواف کر رہی ہے۔ ان کے کپڑے سفید تھے اور ان پر ذرہ برابر داغ نہ تھا۔ جب وہ طواف سے فارغ ہوئے تو انہوں نے میرے قریب ہی نماز پڑھی۔ پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھیوں سے کہا آئیے ابرار کے مشروب سے پئیں'' عکرمہ کہتے ہیں کہ وہ اٹھے اور زمزم میں داخل ہوئے تو میں نے سوچا، واللہ میں کیوں نہ ان کے پاس جاؤں اور ان سے کچھ پوچھوں۔ پس میں اٹھا اور زمزم میں داخل ہوا، لیکن میں نے وہاں کوئی بشر نہ پایا۔''

ایک شخص کا قول ہے کہ بیشتر حالات میں آدمی کیلئے سیکنڈ بیسٹ (Second best) ممکن ہوتا ہے مگر وہ فسٹ بیسٹ (First best) کو حاصل کرنے کی طرف دوڑتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ناممکن کو حاصل کرنے کی حرص میں ممکن کو بھی کھودیتا ہے۔ ایک صاحب نے عربی مدرسہ میں تعلیم حاصل کی۔ مدرسہ سے فراغت کے بعد وہ گاؤں کی مسجد میں معمولی تنخواہ پر امام ہو گئے۔ اس کے بعد ان کی ملاقات ایک بڑے ادارہ کے ناظم صاحب سے ہوئی۔ ناظم صاحب نے محسوس کیا کہ ان کے اندر صلاحیت ہے۔ چنانچہ انہوں نے ''امام صاحب'' کو اپنے یہاں بلالیا۔ جلد ہی انہیں مزید ترقی ملی اور وہ ناظم صاحب کے اسسٹنٹ مقرر ہو گئے۔ اب ادارہ کے وسیع احاطہ میں ان کو رہائش کیلئے ایک صاف ستھرا مکان مل گیا۔ ایک جیپ ان کے استعمال میں رہنے لگی۔ معقول تنخواہ اور دوسری سہولتیں اس کے علاوہ تھیں۔ امام صاحب کو چاہئے تھا کہ وہ خدا کا شکر ادا کر کے اس پر قانع رہتے۔ مگر اسسٹنٹ کا عہدہ انہیں سیکنڈ بیسٹ نظر آیا۔ انہوں نے چاہا کہ میں فسٹ بیسٹ حاصل کروں۔ یعنی خود ناظم صاحب کی سیٹ پر قبضہ کرلوں اس مقصد کیلئے انہوں نے ناظم صاحب کے خلاف مختلف قسم کے تخریبی منصوبے بنائے جس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں۔ خلاصہ یہ کہ جب ناظم صاحب کو ان کے تخریبی منصوبوں کا علم ہوا تو انہوں نے اپنے اثر ورسوخ سے کام لے کر انہیں ادارہ سے نکلوا دیا۔ ان کا سامان باہر سڑک پر پھینک دیا گیا۔ جیپ چھین لی گئی۔ مجبور ہو کر انہیں شہر چھوڑنا پڑا۔ اب وہ دوبارہ گاؤں کی مسجد میں امام بن کر زندگی گزار رہے ہیں۔ مزید یہ کہ مذکورہ معاملہ کی وجہ سے ان کی جو بدنامی ہوئی، اس کے بعد کوئی ادارہ انہیں قبول کرنے کیلئے تیار نہیں۔ (بقیہ صفحہ نمبر 31 پر)

سانپ، جوتشی اور جنات

قارئین! آپ کا کبھی کسی پراسرار چیز یا کبھی کسی جن سے واسطہ پڑا ہو تو ہمیں ضرور لکھیں چاہے بے ربط لکھیں نوک پلک ہم خود سنوار لیں گے۔

مجھے اپنے صاحب کے ساتھ دورے پر روانہ ہونے میں چھ روز باقی تھے ان چھ دنوں میں مجھ پر عجیب کیفیت طاری رہی۔ کبھی میرا دل ڈوب جاتا کہ میری عمر صرف سات روز رہ گئی ہے۔ میں اپنے عقیدے سے اپنے دل کو تسلی دیتا کہ موت کی قبل از وقت خبر خدا کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔ میں اپنے بیوی بچوں کو گھر بھیج چکا تھا۔ ان کا خیال آتا تو میں اتنا زیادہ اداس ہو جاتا کہ کبھی کبھی میرے آنسو نکل آتے۔ خدا کے سوا میرا آسرا کون ہو سکتا تھا۔ میں نماز باقاعدہ پڑھتا تھا۔ دعا بھی مانگتا تھا مگر ان چھ دنوں میں میں نے خدا سے کچھ اور ہی دعائیں مانگیں۔ ایک رات میں نے دو رکعت نفل پڑھ کر خدا سے کہا کہ ''اے میری جان واپس لینے والے رب العالمین! اگر تیرا فرمان سچ ہے تو اسے سچا ثابت کر کے دکھا، ورنہ کفار مذاق اڑائیں گے''۔ اس دعا سے مجھے سکون سا محسوس ہوا۔ چھٹے روز کولون صاحب روانہ ہو گیا میں اس کے ساتھ تھا اگلے روز ہم سکم کے ایک سرحدی قصبے کالی پانگ پہنچے۔ صاحب وہاں کے ڈاک خانے میں گیا رات وہاں کے ڈاک بنگلے میں گزاری اگلی صبح ہم وہاں سے ایک گاؤں ڈوچپن کو روانہ ہوئے۔ صاحب گھوڑے پر سوا تھا اور میں پیدل یہ اس زمانے کا رواج تھا میری صحت اچھی تھی جسم میں طاقت تھی۔ پیدل چلنے کی بڑی ہمت تھی۔ مجھ پر یہ خیال آسیب کی طرح سوار تھا کہ یہ میری زندگی کا آخری دن ہے۔ میں دھیان خدا کی طرف کر لیتا تو ذرا سکون آ جاتا۔ دراصل اس زمانے میں لوگ کیا ہندو کیا مسلمان ہر قوم کے لوگ جوتشیوں کی پیشین گویوں کو سچ مانتے تھے۔ وہ نوزائیدہ بچے کی جنم پتری بھی نکالا کرتے اور بتاتے تھے کہ اس کی زندگی کیسے گزرے گی۔ رات کو صاحب ڈوچپن کے ڈاک بنگلے میں ٹھہرا۔ یہ پہاڑی علاقہ تھا اور بہت خوبصورت پہاڑ درختوں اور پودوں سے ڈھکے ہوئے تھے ڈاک بنگلہ بلندی پر تھا۔ راستہ پر پکی سڑک نہیں تھی وہاں موٹر گاڑیاں نہیں جاتی تھیں گھوڑوں اور خچروں کیلئے راستہ بنا ہوا تھا جو گھوم گھوم کر اوپر جاتا تھا۔ ڈاک بنگلے میں خانساماں موجود تھا جس نے کولون صاحب کے کھانے کا انتظام کر رکھا تھا۔ صاحب کھانا کھا چکا تو اس نے مجھے کہا کہ اب جا کے سو جاؤ، صبح بہت جلدی اٹھنا تا کہ ہم جلدی روانہ ہو سکیں میں نوکروں کے کمرے میں چلا گیا مگر نیند نہیں آتی تھی یہ آٹھویں رات تھی میں نے کھڑکیاں اور دروازہ پکا بند کر دیا تا کہ کوئی سانپ نہ ہو جوتشی نے کہا تھا کہ حادثہ بھی ہو سکتا ہے حادثہ یہی ہو سکتا ہے کہ زلزلہ آئے اور چھت میرے اوپر گر پڑے۔ میں نماز کیلئے کھڑا ہو گیا نماز کے بعد نفل پڑھنے لگا اگر مرنا ہی تھا تو میں سوتے میں نہیں مرنا چاہتا تھا۔ کوئی ایک گھنٹے بعد کولون صاحب نے مجھے آواز دی میں دوڑا گیا۔ اس نے کہا علی سامان باندھو ہم رات یہاں نہیں رکیں گے اگلے ڈاک بنگلے میں ٹھہریں گے۔ اس نے بتایا کہ اگلا ڈاک بنگلہ نو دس میل دور ہے اور نیچے ہے۔ میں بہت حیران ہوا کہ صاحب کو کیا ہو گیا ہے گھٹائی چھار ہی تھیں برسات کا موسم تھا میں نے اسے کہا کہ اندھیرے میں پہاڑی علاقے کا سفر بہت خطرناک ہے۔ صبح کو چلیں تو بہتر ہو گا اگر راستے میں بارش شروع ہو گئی تو اور زیادہ خطرناک ہو گا۔ گھوڑا پھسل گیا تو آپ نے دیکھا ہے کہ کتنی بلندی سے نیچے گرے گا۔ صاحب مان گیا مگر وہ جس طرح بات کر رہا تھا اور جس طرح اس نے میری سنی تھی، اس سے معلوم ہوتا تھا جیسے وہ کچھ گھبرایا گھبرایا سا ہے۔ میں اس کا نوکر تھا میں نے اس سے پوچھنے کی جرات نہ کی کہ وہ کیوں رات یہاں نہیں گزار رہا اور کیوں پریشان ہے؟ اس نے مجھے کہا کہ جاؤ اور سو جاؤ۔ شاید ایک ہی گھنٹہ گزرا ہو گا کہ صاحب نے پھر مجھے آواز دی اور اب انگریز صاحب کے حکم کے آگے بول نہیں سکتا۔ میں نے پہلے بولتے ہوئے اس لئے جرات کی تھی کہ اس نے ذرا دوستی کے لہجے میں بات کی تھی۔ میں نے فوراً سامان باندھنا شروع کر دیا۔ صاحب بار بار کہتا تھا کہ جلدی کرو جلدی کرو۔ میں نے جلدی کی اور ڈاک بنگلے کے خانساماں سے کہا کہ صاحب کے سامان کیلئے وہ خچروں والوں کو بلائے۔ صاحب نے کہا کہ وہ خچریں ہمارے پیچھے آئیں۔ ہم ڈاک بنگلے سے نکل کھڑے ہوئے ایک انگریز افسر کا یہ فیصلہ میری سمجھ سے باہر تھا میرے دل پر اچانک یہ خوف آ گیا۔ کہ کولون صاحب مجھے میری موت تک لے جا رہا ہے راستے میں میرا پاؤں پھسلے گا اور میں گہری کھائی میں گر کر مر جاؤں گا۔

مجھے جوتشی کی پیشنگوئی پوری ہوتی دکھائی دی جو کام ہونا ہوتا ہے اس کیلئے حالات اور سبب خود ہی پیدا ہو جاتے ہیں میری موت کیلئے سبب پیدا ہو گیا تھا۔ صاحب آگے آگے گھوڑے پر اور میں اس کے پیچھے پیدل جا رہا تھا۔ راستہ نیچے اتر رہا تھا اور تھوڑی تھوڑی دور سے مڑتا تھا۔ ہم پہاڑی سے اتر رہے تھے پتھروں سے پاؤں پھسلتے تھے۔ گھوڑا ٹھوکریں کھاتا جا رہا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد بارش شروع ہو گئی پہاڑی علاقے کی بارش بہت تیز اور موسلا دھار ہوا کرتی ہے۔ وہ علاقہ چونکہ کوہ ہمالیہ کے دامن میں تھا اس لئے وہاں کی بارش ایسی تھی جیسے اوپر سے ندیاں گر رہی ہوں اب کوئی شک نہیں رہ گیا تھا کہ میری موت کا وقت آ گیا تھا۔ اور میرا دل بیٹھتا جا رہا تھا۔ ڈوچپن کا ڈاک بنگلہ دور اوپر رہ گیا تھا واپس جانا بھی ممکن نہیں تھا۔ بارش میں کوئی ایک فرلانگ دور ایسے شک ہوا جیسے کسی گھر کی روشنی ہے بارش ذرا کم ہوئی تو صاف دکھائی دیا کہ واقعی کسی جھونپڑے کی روشنی ہے کولون صاحب نے مجھے کہا کہ علی وہ دیکھو وہاں جو کچھ بھی ہے وہاں رک جائیں گے وہ روشنی قریب تھی لیکن مجھے امید نہیں تھی کہ میں وہاں تک زندہ پہنچ سکوں گا۔ خدا نے وہاں تک پہنچا ہی دیا۔ وہاں سے پہاڑی پیچھے ہٹ گئی تھی اور خاصی جگہ ہموار تھی وہ ایک جھونپڑا تھا جیسے پہاڑی علاقے میں ہوا کرتے ہیں یہ لکڑی کا بنا ہوا تھا اس کے آگے لکڑی کا برآمدہ بھی تھا دروازہ کھلا تھا اور اندر دیا جل رہا تھا ہم اس کے سامنے جا کے تو ایک آدمی دروازے میں آیا میں نے اسے بتایا کہ یہ انگریز افسر ہے وہ آدمی بہت خوش ہوا کہ اس کے گھر انگریز افسر آیا ہے اس نے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور کولون صاحب اترا۔ جھونپڑے کا ایک ہی کمرہ تھا تین آدمی آرام سے سو سکتے تھے۔ جھونپڑے والا جنگلات کے محکمے کا ملازم تھا فرش پر سوتا تھا۔

(بقیہ صفحہ نمبر 37 پر)

آدمی کی قابلیت زبان کے نیچے پوشیدہ ہے۔

پہلے ان ہدایات کو غور سے پڑھیں: ان صفحات میں امراض کا علاج اور مشورہ ملے گا توجہ طلب امور کے لئے پتہ لکھا ہوا جوابی لفافہ ہمراہ ارسال کریں۔ لکھتے ہوئے اضافی گوند یا ٹیپ نہ لگائیں کھولتے ہوئے خط پھٹ جاتا ہے۔ رازداری کا خیال رکھا جائے گا۔ روحانی مسائل کے لئے علیحدہ خط لکھیں۔ نام اور شہر کا نام یا مکمل پتہ خط کے آخر میں ضرور تحریر کریں۔ نوجوانوں کے خطوط احتیاط سے شائع کیے جاتے ہیں ایسے خطوط کے لئے جوابی لفافہ لازم ہے کیونکہ اکثر خطوط اشاعت کے قابل نہیں ہوتے۔ **نوٹ:** وہی غذا کھائیں جو آپ کے لئے تجویز کی گئی ہے۔

ٹانسلز کا مرض

حافظ محمد صادق۔ سیالکوٹ:۔

ایک بچہ جس کی عمر تقریباً 8 سال ہے اس کے گلے کے غدود بڑھ گئے ہیں۔ جسے عام طور پر ٹانسلز کا مرض کہتے ہیں۔ بچے کو اکثر نزلہ بھی رہتا ہے۔ صحت بھی متاثر ہو رہی ہے۔ بڑے علاج کروائے ہیں۔ مگر افاقہ نہیں ہوا۔ ڈاکٹر آپریشن کا مشورہ دیتے ہیں ان کا خیال ہے کہ اس کے سوا اس کا کوئی چارہ نہیں۔ ہم نے یہ بھی سنا ہے کہ آپریشن سے بھی ٹھیک ہونا مشکل ہے۔

جواب:۔ تخم سرس 100 گرام پیس کر 50 گرام شہد ملا کر آدھا چمچ صبح و شام استعمال کریں۔ بڑی عمر کے حضرات ایک چمچہ صبح و شام استعمال کریں۔

یہ نسخہ 2 ماہ استعمال کریں۔ کھٹی ٹھنڈی کولڈ ڈرنک وغیرہ سے مکمل پرہیز کریں۔ یہ نسخہ ٹانسلز کیلئے بار ہا کا مجرب ہے۔ ایک صاحب بہت ساری مقدار میں بنا کر انگلینڈ لے گئے ہیں۔ پاکستان میں کئی مریضوں نے استعمال کیا ہے۔ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے مرض کو ختم کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ نسخہ ان مریضوں کیلئے بھی بے شمار دفعہ آزمایا ہے جن کے پورے بدن پر گلٹیاں اور غدود تھے۔ اور ڈاکٹروں نے آپریشن کا مشورہ دیا تھا۔ بہرحال میں تخم سرس پر ایک تفصیلی تحقیقی مضمون انشاء اللہ جلد لکھوں گا۔

چائے کی پتی سے آنکھوں کی شفاء

ڈاکٹر محمد محبوب۔ کراچی:۔

اپریل کی اشاعت میں آپ کے مضامین شوگر کا حیرت انگیز اور کامیاب نسخہ اور چائے کی پتی سے آنکھوں کی شفا بہت معلوماتی مضامین ہیں۔ میں تقریباً 10 سال سے شوگر کا مریض ہوں۔ صحت انتہائی خراب ہو چکی ہے۔ ہومیو پیتھک دواؤں کے استعمال کے باوجود میری رینڈم شوگر 300 سے 350 رہتی ہے۔ آنکھوں کی بینائی بھی اب بہت زیادہ متاثر ہو رہی ہے۔ خصوصی توجہ فرما کر میرے معمولات زندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی چھوٹا سا نسخہ تجویز فرمائیں۔

جواب:۔ جناب نسخہ شوگر تفصیل سے شائع ہوا ہے۔ آپ بنا کر استعمال کریں۔ یا منگوالیں اس کے علاوہ چائے کی پتی 1/2 چمچہ مہندی کے خشک پتے ایک چمچ دونوں ایک لیٹر پانی میں جوش دیں صرف 5 منٹ۔ پھر اتار کر ٹھنڈا کر کے استعمال کریں۔

الٹراساؤنڈ کرایا دل کے ٹیسٹ کرائے

طاہرہ۔ بہاول نگر:۔

میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرے پیٹ کے بائیں طرف ناف کے ساتھ ہر ماہ دو ماہ کے بعد شدید درد ہوتا ہے جو درد کی اور انٹی بائیوٹک گولیاں کھانے سے آرام آجاتا ہے خون، پیشاب، سٹول ٹیسٹ مکمل کروائے۔ الٹراساؤنڈ کرایا دل کے ٹیسٹ کرائے سب اللہ کے فضل سے ٹھیک نکلے لیڈی ڈاکٹر سے مکمل چیک اپ کروایا تھا۔ 2.3.2003 کو ایک لیڈی ڈاکٹر کو چیک کرانے گئی تو اس نے کہا کہ ایچ سی وی کروائیں تو رزلٹ پوزیٹو نکلا جس سے پریشانی ہوئی۔ میری عمر 38 سال ہے پانچ بچے ہیں۔ سب سے چھوٹا بچہ تین سال کا ہے۔ میرا وزن 127 پونڈ ہے قد 5.7 ہے کبھی وزن ایک دو پونڈ بڑھ جاتا ہے کبھی کم ہو جاتا ہے۔ سر میں کبھی کبھی درد ہوتا ہے اس کے علاوہ کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوئی خدا کے فضل سے بالکل ٹھیک ہوں اور ہر چیز کھا لیتی ہوں۔ ایچ سی وی رزلٹ کے بعد پریشانی ہوئی ہے میری رہنمائی فرمائیں کہ کیا یہ پکی بات ہے کہ مجھ سے یہ بیماری میرے خاوند اور بچوں کو بھی ہو سکتی ہے۔ کیا یہ پکی بات ہے۔ کہ مجھے ہیپاٹائٹس سی ہے یا اور ٹیسٹ کراؤں۔ شکریہ۔

جواب:۔ آپ بادی چیزیں بڑا گوشت آلو چاول وغیرہ بالکل استعمال نہ کریں۔ جوارش کمونی جوارش جالینوس اور خمیرہ ابریشم مستقل جاری رکھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ پھر تکلیف نہ ہوگی۔ یہ کوئی خطرناک درد نہیں ہے لیکن احتیاط اور علاج لازم ہے۔

روتے روتے وظیفہ مکمل کرتی ہوں

ایک بہن اسلام آباد:۔

میں آپ کے پاس اسلام آباد آئی تھی۔ میرا گھریلو مسئلہ ہے۔ خاوند کے ساتھ ناچاقی ہے۔ شادی کو گیارہ سال گزر چکے ہیں۔ خاوند میں نقص کی وجہ سے تا حال اولاد جیسی نعمت سے محروم ہوں۔ آپ نے مجھے آیت کریمہ 1100 مرتبہ صبح و شام 90 دن کا وظیفہ دیا۔ اب صورتحال یہ ہے کہ جب بھی میں یہ تسبیح پڑھتی ہوں تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ کوئی چیز مجھے روکتی ہے میرا دل بند ہونے لگتا ہے اور توجہ اور یکسوئی سے نہیں پڑھ سکتی۔ میں روتے روتے وظیفہ مکمل کرتی ہوں۔ اپنے حال پر رونا آتا ہے کہ زندگی میں سکون نہیں اور اگر سکون کے لئے کوشش کرتی ہوں تو کامیابی نہیں ہوتی۔ آپ بتائیے کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ بہت بے سکونی ہے۔ ابھی تک خاوند کی طرف سے کوئی پیش قدمی نہیں ہوئی۔ جب بھی ناراض ہو کے میکے آتی ہوں تو سسرال والے یوں ہو جاتے ہیں گویا کوئی رشتہ نہیں۔ خاوند نے فی الحال دو ماہ گزرنے کے باوجود کوئی رابطہ نہیں کیا۔ میرے مسئلے کا حل کیا ہے؟ میرا خاوند لاہور میں سروس کرتا ہے۔ اور مجھے ساتھ رکھنے پر تیار نہیں۔ حالانکہ نوکری ٹھیک ٹھاک ہے میری خواہش ہے کہ میرا خاوند مجھے اپنے ساتھ رکھے۔ آپ میرے لئے خصوصی دعا کریں۔

جواب:۔ آخر خاوند ساتھ رکھنے کو کیوں تیار نہیں۔ کیا اس میں بہن آپ کے مزاج میں سختی کا عمل تو نہیں اگر ہے تو نرمی اختیار کریں۔ مزید آپ آیت کریمہ 1100 بار صبح و شام پڑھیں اور

خاوند کا تصور کریں اور اس کے دل پر ہر 100 بار کے بعد پھونک ماریں یہ عمل 40 دن حد 90 دن تک کریں۔

ناک میں غدود

سحر افشاں۔خانپور:۔

میری عمر 16 سال ہے میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرا قد بہت ہی چھوٹا ہے جس کی وجہ سے میں احساس کمتری کا شکار ہو گئی ہوں۔ میرا قد پانچ فٹ سے کچھ کم ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ میرا قد 4 انچ تک مزید بڑھ جائے دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ پچھلے سال میری بائیں آنکھ میں ناک کی جانب سے سوجن کہ شاید ہر وقت زکام اور نزلہ رہتا ہے اسی کی وجہ سے ہے۔ مگر وہ سوجن نہ گئی کئی ڈاکٹروں کو دکھایا اب ایک ڈاکٹر کو دکھایا تو اس نے بتایا کہ ناک میں غدود ہے۔ اور اس کا آپریشن کرنا پڑے گا۔ میں اب بہت پریشان ہوں۔ میرے اس مسئلے کا حل بھی بتائیں۔ شکر گزار ہوں گی اس کا جواب جلد ارسال کریں۔

جواب:۔ آپ مندرجہ ذیل نسخہ مستقل کچھ عرصہ استعمال کریں اطریفل اسطخدوس، خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا، اطریفل غددی کسی اچھے دواخانے کی لے کر اوپر لکھی ہوئی ترکیب کے مطابق استعمال کریں۔ کھٹی ٹھنڈی بادی چیزوں سے مکمل پرہیز کریں۔ چند ماہ ضروری ہے۔ ہلکی ورزش سے بھی فائدہ ہوگا۔

خوامخواہ کی ناچاقی اور جھگڑوں کی وجہ

مسز اکبر سلطان:۔

میرا مسئلہ یہ ہے میرے سات بھائی ہیں ابو آج سے 18 سال پہلے فوت ہو چکے ہیں۔ امی ضعیف ہیں۔ اور اس بڑھاپے میں وہ میرے بھائیوں کی خوامخواہ کی ناچاقی اور جھگڑوں کی وجہ سے بے حد پریشان ہیں۔ بھائی کبھی ایک اور کبھی دوسرا عورتوں کی لگائی بجھائی سے شور شرابہ کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے گلے پڑ جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے میرے دو چھوٹے بھائی، میں اور امی بے حد پریشان ہیں پتہ نہیں کیا وجہ ہے میرے بھائی پہلے ایسے نہ تھے مجھے لگتا ہے کہ ہمارے پورے گھر میں یعنی سارے بہن بھائیوں پر کچھ ایسا اثر ہے کہ سب پریشان اور بے سکون ہیں۔ بھائیوں کی بیویاں جو غلط صحیح کہہ دیں وہ حرف آخر بن جاتا ہے۔ جیسے انسان اندھا ہو جاتا ہے اپنی اور اپنے خاندان کی عزت ماں کا احترام کسی بات کا کوئی خیال نہیں۔ از راہ کرم کوئی ایسا درود بتائیں جو کہ میری امی اور دو بھائی (جو ہمارے کہنے کا اثر رکھتے) پڑھتے ہیں اور اللہ بھائیوں میں اتفاق لائے اور ان کا آپس میں گھر جائیداد وغیرہ کا خوش اسلوبی سے فیصلہ ہو جائے۔

جواب:۔ بہن برداشت کرنا اور مسائل کو نظر انداز کرنا ہے۔ بعض اوقات یہی مسائل کا بہترین حل ہے اس کے ساتھ ساتھ آپ سورۃ فاتحہ 70 بار مع تسبیح نماز فجر کے بعد نہایت دھیان اور اپنے مسائل کا تصور کر کے اس طرح شام کو پڑھیں کہ عشاء کے بعد پڑھنے کے لئے تمام لوگوں کے دلوں پر پھونک ماریں۔ تصور ہی میں کم از کم 90 دن کریں۔

مریضوں کی منتخب غذائیں

غذا نمبر 1	غذا نمبر 2
مٹر، لوبیا، ارہر، موٹھ، ہرا چھولیا، کچنا، سبز مرچ، کوئی ترشی باجرے کی روٹی، بوڑھ کی داڑھی یا انجبار کا قہوہ، اچار لیموں، مربہ، آملہ، مربہ ہریڑ، مربہ بہی، مونگ پھلی، شربت انجبار، سکنجبین، جامن، فالسہ، انار ترش، آلوچہ، آڑو، آلو بخارا، چکوترا، ترش پھلوں کا رس	انڈے کی زردی، بڑا گوشت، مچھلی بیسن والی، چنے، کریلے، ٹماٹر، حلیم، بڑا قیمہ اور اس کے کباب، پیاز، کڑھی، بیسن کی روٹی، دار چینی، لونگ کا قہوہ، سرخ مرچ، چھوہارے، پستہ، بھنے ہوئے چنے، جاپانی پھل، ناریل خشک، مویز (منقی)، بیسن کا حلوہ، عناب کا قہوہ

غذا نمبر 3	غذا نمبر 4
بکری یا مرغی کا گوشت، پرندوں کا گوشت، میتھی، پالک، ساگ، بینگن، پکوڑے، انڈے کا آملیٹ، دال مسور، ٹماٹو کیچپ، مچھلی شوربہ والی، روغن زیتون کا پراٹھا میتھی والا، لہسن، اچار ڈیلے، چائے، پشاوری قہوہ، قہوہ اجوائن، قہوہ تیز پات، کلونجی، کھجور، خوبانی خشک۔	دال مونگ، شلجم پیلے، مونگرے، چھوٹا مغز اور پائے، نمکین دلیہ، آم کا اچار، جو کے ستو، کالی مرچ، مربہ آم، مربہ ادرک، حریرہ بادام، حلوہ بادام، قہوہ، ادرک شہد والا، قہوہ سونف، پودینہ، قہوہ زیرہ سفید، زیرے کی چائے، اونٹنی کا دودھ، دیسی گھی، پپیتہ، کھجور تازہ، خربوزہ، شہتوت، کشمش، انگور، آم شیریں، گلقند دودھ، عرق سونف، عرق زیرہ، مغز اخروٹ

غذا نمبر 5	غذا نمبر 6
کدو، ٹینڈے، حلوہ کدو، گاجر، گھیا توری، شلجم سفید، دودھ میٹھا، امرود، گرما، سردا، خربوزہ پھیکا، مربہ گاجر، حلوہ گاجر، انار شیریں، انار کا جوس، خمیرہ گاؤزبان، عرق گاؤزبان، انجیر، قہوہ گل سرخ، بالائی، حلوہ سوجی، دودھ سویاں، میٹھا دلیہ، بند، رس، ڈبل روٹی، دودھ جلیبی بسکٹ، کسٹرڈ، جیلی، برفی، کھویا، گنڈیریاں، گنے کا رس، تربوز، شربت بزوری، شربت بنفشہ	کدو، کھیرا، شلجم سفید، ککڑی، سیاہ ماش کی دال، پیٹھا، کھچڑی، ساگودانہ، فرنی، گاجر کی کھیر، گجریلہ، چاول کی کھیر، پیٹھے کی مٹھائی، لوکاٹھ، کچی لسی، سیون اپ، دودھ، مکھن، میٹھی لسی، الائچی بہی دانہ والا ٹھنڈا دودھ، مالٹا، مسمی، میٹھا، ایچی، کیلا، کیلے کا ملک شیک، آئس کریم، فالودہ، فروٹر، شربت صندل، عرق کاسنی، شریفہ۔

غذا نمبر 7	غذا نمبر 8
اروی، بھنڈی، آلو، ثابت ماش، کیلے کا سالن، انڈے کی سفیدی، پھلی دار سبزیاں، سلاد کے پتے، لسوڑھے کا اچار، بگو گوشہ، ناشپاتی، تازہ سنگھاڑے، شکر قندی، ناریل تازہ، قہوہ بڑی الائچی، شربت گوند، گوند کتیرا اور بالنگو، سیب	آلو گوبھی، خرفہ کا ساگ، کدو کا رائتہ، بند گوبھی اور اس کی سلاد، دہی بھلے، آلو چھولے، مکئی کی روٹی، مٹر پلاؤ، چنے پلاؤ، مربہ سیب، مربہ بہی، خمیرہ مروارید، سبز بیر، بھنے ہوئے آلو، سنگترہ، انناس، رس بھری

خوشی اور شادی کا آپس میں تعلق ہے

لڑکپن جوانی اور بڑھاپے میں گھریلو خوشیاں

کیف لاہوری

زندگی بہت خوش گوار بھی ہے اور غمگین بھی۔ لیکن یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ زندگی کے معاملات کو ہنسی خوشی طے کرتے ہیں یا ہر کام پر دل تھام کر بیٹھ جاتے ہیں۔ آج دنیا میں لوگوں کی اکثریت خوشی کو ترس رہی ہے۔ پستی (ڈپریشن)، ذہنی تناؤ (ٹینشن) اور اضمحلال (Anxiety) جیسی تکالیف جو پہلے سننے میں نہیں آتی تھیں، آج زبان زد عام ہیں۔ چنانچہ پچھلی دہائیوں کے مقابلے میں آج ''خوشی'' (Happiness) کے موضوع پر پانچ گناہ زیادہ مطالعے اور تحقیقات ہو رہی ہیں۔ ماہرین نفسیات خوشی اور سکون جیسے موضوعات کو (Subjective Well. Being SWB) سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور عصبی نفسیات کے تحت دماغ میں خوشی کے مقام کا تعین بھی کرنے میں مصروف ہیں۔ ایک مطالعے سے یہ بات سامنے آئی کہ خوش مزاج افراد کے دماغ بائیں قص جبھی (Left Frontal Lobe) میں سرگرمی زیادہ ہوتی ہے، جب کہ جو لوگ غم زدہ اور افسردہ رہتے ہیں۔ ان کے دماغ کے دائیں قص جبھی میں برقی سرگرمی زیادہ ہوتی ہے۔

اب تک ایس ڈبلیو بی کے حوالے سے جو تحقیقات ہوئی ہیں ان سے کئی دلچسپ اور معلومات افزا باتیں سامنے آئیں ہیں:

(الف) ۱۴۶ مطالعوں سے یہ واضح ہوا کہ خوشی کا جنس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جنسوں کے درمیان یہ فرق ایک فیصد سے بھی کم رہا۔ (ب) خوشی کا عمر کے کسی خاص حصے سے تعلق نہیں ہے۔ ۱۹۸۰ء میں مشی گن یونیورسٹی میں ایک لاکھ ۷۰ ہزار افراد پر کیے گئے مطالعے کے مطابق، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ زندگی کا ایک حصہ دوسرے سے زیادہ خوشیوں سے بھرپور ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ لڑکپن سے لیکر جوانی اور بڑھاپے کے درمیان بھی اسے سلسلے میں کوئی فرق نہیں کیا جاسکتا۔ (ج) خوشی کا دولت سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ ۱۹۵۰ء سے اب تک انفرادی قوت خرید دوگنی ہوئی ہے، لیکن ۱۹۹۰ء میں یونیورسٹی آف شکاگو کے Opinion ریسرچ سنٹر میں ایک مطالعے کے دوران صرف ایک تہائی امریکیوں نے بتایا کہ ۱۹۵۷ء کی طرح آج بھی بہت خوش ہیں۔ ایک ماہر کے مطابق ''ہم دوگنے امیر ہیں، لیکن پھر بھی خوش نہیں۔''

(د) خوشی اور شادی کا آپس میں تعلق ہے۔ ایک ماہر ڈینیر کے مطابق ''اگرچہ ازدواجی جھگڑے آدمی کو ناخوش کر دیتے ہیں، مگر غیر شادی شدہ افراد کے مقابلے میں شادی شدہ افراد زیادہ خوش گوار زندگی گزارتے ہیں۔''

ایک امریکی مطالعے کے دوران ۳۹ فیصد شادی شدہ بالغ افراد نے دعویٰ کیا کہ وہ ''بہت خوش'' ہیں جب کہ صرف ۴۲ فیصد غیر شادی شدہ افراد نے ''خوش'' ہونے کا اقرار کیا۔ یہ حقیقت ہے کہ غیر شادی شدہ افراد کے مقابلے میں شادی شدہ افراد کہیں کم تنہائی کا شکار ہوتے ہیں۔ اور زیادہ پر مسرت تعلقات رکھتے ہیں۔ نیز شادی شدہ افراد دو کردار ادا کرتا ہے: شریک حیات کا اور والدین کا۔ یہ دونوں کردار اس کی تعمیر شخصیت اور خوشی میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔ یورپی تحقیق نے خوشی کے موضوع پر تحقیق کے بعد چند خوبیوں کا ذکر کیا ہے جو مسرور اور خوش افراد میں عموماً پائی جاتی ہیں۔ یہ لوگ زیادہ تر بیرون بین (Extrovert) اور رجائیت پسند ہوتے ہیں اور اپنے جذبات کو قابو میں رکھنا جانتے ہیں۔ مسرور افراد صحت مند بھی دکھائی دیتے ہیں۔ ایک نفسیاتی مطالعے کے دوران جن لوگوں نے اقرار کیا کہ ''ان کے پاس کرنے کے بہت سے دلچسپ کام ہیں'' ان کو زخم معدہ اور بے خوابی کی شکایت بہت کم تھی۔ وہ بہت کم نشہ آور اشیاء استعمال کرتے تھے۔ زیادہ پر اعتماد اور پیچیدہ کاموں کو بہتر طریقے پر کرنے والے تھے۔

ماہر نفسیات میہالی (Csikszent Mihalyi) کا کہنا ہے کہ حقیقتاً خوش رہنے کا مطلب ہے کہ آدمی یکسو ہے یعنی کوئی کام ہو یا کھیل، آدمی مکمل طور پر اس میں غرق ہو جائے۔ میہالی نے اس سلسلے میں یونیورسٹی آف شکاگو میں آرٹسٹوں کے مطالعے سے اپنے کام کا آغاز کیا۔ اس نے نوٹ کیا کہ یہ تخلیق کار اکثر تصویر بناتے ہوئے اس میں اس طرح غرق ہو جاتے ہیں کہ ان کو اپنے اردگرد کا بھی ہوش نہیں رہتا۔ یہ وہ مزاجی کیفیت ہے جو ایک مکمل تصویر دیکھنے سے کہیں زیادہ تسکین بخش ہے۔ ارتکاز توجہ کی اس کیفیت کو میہالی نے ''حالت بہاؤ'' (State of flow) کا نام دیا ہے۔ اسے ہم اپنی زبان میں ''جت جانا'' کہہ سکتے ہیں۔ میہالی نے تقریباً ۸۰۰۰ پیشوں سے تعلق رکھنے والوں میں یہ بہاؤ دیکھا۔ اسی بہاؤ کی بدولت آپ اپنی تمام یا زیادہ تر مہارت کو کسی کام میں استعمال کرنے سے بیزاری اور اضمحلال پیدا ہوتے ہیں۔ یہ کیفیات آپ کی خوشی کے لیے سب سے بڑا خطرہ بن سکتی ہیں۔ بہر کیف چند یورپی ماہرین خوشی حاصل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل ہدایات دیتے ہیں:

موجودہ کیفیت سے لطف اندوز ہوئیے:۔ آپ اس وقت جہاں ہیں، جو کچھ کر رہے ہیں، اسے محسوس کیجئے اور اس تجربے سے محظوظ ہوئیے، اس طرح کہ بچے کی مسکراہٹ، پھول کی نزاکت، کتاب کی عبارت، رشتوں کی حلاوت، یہ سب آپ کے احساسات میں سرور پیدا کر دیں۔ خود کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر گزار بنائیے۔ جو ہے، اس پر قانع رہیے جو نہیں ہے اس پر غم نہ کیجئے۔ **اپنے وقت کو کنٹرول کیجئے:۔** خوش دل افراد بڑے بڑے مقاصد کے تحت زندگی گزارتے ہیں اور روزانہ ان مقاصد کے تحت اپنی سرگرمیوں کو ترتیب دیتے ہیں۔ عموماً وقت پر کوئی کام نہ کرنے سے ذہنی تناؤ پیدا ہو کر سکون غارت ہو جاتا ہے۔ روزانہ کچھ وقت ایک کام کے لیے نکال لینے سے بڑا اور مشکل کام بھی بہ آسانی پایہ تکمیل کو پہنچ جاتا ہے۔ مثال کے طور پر تین سو صفحے کی کتاب ایک نشست میں بیٹھ کر لکھنا ناممکن ہے۔ لیکن چند صفحے روزانہ لکھنے سے یہی کتاب کچھ عرصے میں با آسانی مکمل کی جاسکتی ہے۔ **مثبت طرز فکر اختیار کیجئے:۔** واقعات و تجربات شاہد ہیں کہ منفی جذبات انسان کی کمر توڑ دیتے ہیں اور مثبت جذبات اسے تقویت پہنچاتے ہیں۔ مسرور اور خوش لوگ اپنے منفی جذبات کو کنٹرول کرنے اور مثبت طرز فکر اختیار کرنے کی

بے قراری بہ نسبت صبر زیادہ تکلیف دہ ہے۔

کوشش کرتے ہیں۔ **قریبی تعلقات استوار رکھیے:۔** دوستوں، رشتے داروں اور خصوصاً شریک حیات سے مضبوط قلبی تعلق رکھنے والے بے روزگاری، ریٹائرمنٹ، چوری ڈکیتی وغیرہ کا مقابلہ کرنے جیسے حالات سے زیادہ بہتر طور پر نبرد آزما ہوتے ہیں۔ امریکی نیشنل Opinion ریسرچ سنٹر کے مطالعے کے مطابق جن لوگوں نے اپنے قریبی دوستوں کے نام بتادیے وہ کسی دوست کا نام نہ بتانے والوں سے ٦٠ فیصد زیادہ خوش پائے گئے۔ **خوشی کا اظہار:۔** تجربات یہ بتاتے ہیں کہ جولوگ چہرے پر مسکراہٹ سجائے رہتے ہیں، یقیناً بہتر محسوس کرتے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ مسکراہٹ میں استعمال ہونے والے چہرے کے عضلات دماغ میں خوشی کا احساس پیدا کرتے ہیں۔ **بے مقصد نہ رہیے:۔** محض کمانے، کھانے اور لمبی تان کر سوجانے کو زندگی نہ سمجھئے۔ یہ بے مقصد آدمی کو بیزار کردیتی ہے۔ صبح وشام دوستوں کے ساتھ بیٹھے گپیں ہانکتے رہنا یا دن رات ٹی وی کے سامنے گزار دینا آدمی کو آہستہ آہستہ گھن لگا دیتا ہے۔ اور اسے خوشی سے دور کر دیتا ہے۔ عملی زندگی گزاریے اللہ نے آپ کو صلاحیتیں عطا کی ہیں ان کو کام میں لائیے اور انھیں کسی اچھے مقصد پر لگائیے۔ **ورزش بھی کیجئے:۔** ایروبک ورزش پستی اور اضمحلال کی بہترین تریاق ہے۔ یونیورسٹی آف کنساس میں پستی میں مبتلا طلبہ پر کیے گئے مطالعے سے معلوم ہوا کہ ایروبک ورزش کرنے سے ان میں ڈرامائی تبدیلی آئی جب کہ محض سکون آور طریقے اختیار کرنے والے طلبہ میں تھوڑی بہتری آئی۔ **آرام بھی کیجئے:۔** خوشی اور مسرور لوگ متحرک زندگی گزارتے ہیں، لیکن سونے اور آرام کرنے کے لیے بھی وقت نکالتے ہیں۔ **روحانی تقاضوں کی اہمیت:۔** خوشگوار اور پرسکون زندگی کے لیے یہ سب سے اہم نقطہ ہے۔ خوشی اور روحانیت کا براہ راست تعلق ہے۔ عقیدہ اور صحت پر ہونے والی تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مذہب پر دل سے عمل کرنے والے افراد مذہب سے بے بہرہ افراد کے مقابلے میں زیادہ خوش اور پر سکون رہتے ہیں۔ پرنسٹن Religion ریسرچ سنٹر امریکہ میں ایک مطالعہ ہوا جس سے یہ بات سامنے آئی کہ دین دار افراد نشہ آور اشیا کی طرف بہت کم جاتے ہیں۔ ان میں طلاق اور خودکشی کی شرح بہت کم ہوتی ہے۔

فرمان نبوی ﷺ! دنیا میرے سامنے ہتھیلی کی طرح ہے:۔

سرور عالم ﷺ نے خود فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا میرے سامنے کردی ہے اور میں دنیا کی طرف اور جو کچھ قیامت کے دن تک اس میں ہونے والا ہے سب کچھ دیکھ رہا ہوں جیسے کہ میں اپنے ہاتھ کی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ (اس حدیث مبارکہ کو سیدنا عبداللہ بن عمرؓ نے روایت کیا ہے۔)

درود شریف کے ثمرات بزرگان دین کی نظر میں

☆ **غلام کی آزادی سے افضل:**

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے موقوفاً مروی ہے کہ درود پاک غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔ اور ایک روایت میں ہے جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔ (القول البدیع، حوالہ زادالابرار)

☆ **درود بری تقدیر کو مٹاتا ہے:**

درود شریف گناہوں اور بری تقدیر کو مٹاتا اور شقی سے سعید بناتا ہے اور حضور ﷺ کی خاص توجہ اور نظر ہوتی ہے۔ جس سے غمی خوشی، تنگی آسانی، نعمت، بلا عطا، زحمت رحمت اور راحت بنتی ہے اور ایلام کا مداوا ہوکر انعام بن جاتا ہے۔

☆ **درود سے موت کی تکلیف دور ہوجاتی ہے:**

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا: درود شریف کی برکت سے ''سکرات الموت'' نزع کی کڑواہٹ اور موت کی کراہت دور ہوکر موت آسان ہو جاتی ہے، کہ درود شریف موت کی تلخیوں کیلئے تریاق ہے۔

☆ **درود عبادت ہے:**

مشہور ومعتبر تابعی حضرت وہب بن منبہؒ نے فرمایا: درود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور اس کے امر محبت کی تعمیل ہے۔

" صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ "

ندامت کے آنسو

کون خطا کار ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے دوستی چاہتا ہے؟ ہاں ہم خطا کار ہیں اور کمال دوستی میں عروج چاہتے ہیں۔ ''ندامت کے آنسو'' تو صرف نادم شخص کے آنسو ہو سکتے ہیں۔ ندامت صرف گناہوں کے بعد ہوتی ہے۔ ہاں ایک ندامت یہ بھی ہے کہ ہم کہیں کہ میں نے ایک عمل کیا لیکن اس عمل کا حق ادا نہ کرسکا۔ مجھے ایک صاحب کہنے لگے کہ ہر وقت باوضو رہتا ہوں۔ اتنی دفعہ درود شریف ☆ اتنی بار فلاں فلاں ذکر کرتا ہوں لیکن مجھ سے فلاں فلاں کمی اور گناہ ہو جاتا ہے۔ مجبور ہوں کیا کروں؟ میں نے ان سے عرض کیا کہ کیا آپ کے اندر ندامت ہے؟ کہنے لگے بہت ہی زیادہ نادم ہوتا ہوں۔ عرض کیا بس یہی ترقی و کامیابی اور اصلاح کا راز ہے کیونکہ جب ندامت دل کے اندر شروع ہو جاتی ہے تو اس وقت ایک ترقی' اصلاح اور کمال کا پھول کھلتا ہے' جس کی خوشبو سے عالم بھر میں خیر وبرکت اور رحمت کے بادل چھا جاتے ہیں۔ قارئین! یقین جانیے جب تک انسان میں احساس گناہ جسے ہم احساس ندامت کہہ رہے ہیں باقی وموجود رہتا ہے' اس کی ترقی اور اصلاح ہوتی رہتی ہے اور جب احساس گناہ ختم ہو جاتا ہے تو پھر ندامت نہیں ہوتی اور نہ ہی توبہ کا موقع ملتا ہے اور نہ ہی زندگی بدلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے اور آپ کو ندامت کے چند قطرے نصیب فرمادے ☆ جن کے اندر اخلاص اور للّٰہیت ہو **اور بہت زیادہ**

جیسا کہ قارئین کو معلوم ہے کہ ہر منگل مغرب سے عشاء تک حکیم صاحب کا درس' مسنون ذکر خاص' مراقبہ' بیعت اور خصوصی دعا ہوتی ہے۔ جس میں دور دراز سے مرد وخواتین بھی شامل ہوتے ہیں۔ ذکر میں درود شریف' سورۂ فاتحہ' سورۃ الم نشرح' سورۃ اخلاص آیت کریمہ' اسم الحسنٰی اور پوشیدہ اسم اعظم ہزاروں کی تعداد میں پڑھے جاتے ہیں اختتام پر لوگوں کے مسائل و معاملات الجھنوں اور پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ جو خواتین وحضرات دعا میں شامل ہونا چاہیں وہ علیحدہ کاغذ پر مختصر اپنی پریشانی اور اپنا نام صاف صاف لکھ کر بھیجیں جسے اس دعا میں شامل کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ تمام احباب شریک محفل یا ممبران عبقری سے درخواست ہے کہ وہ اپنی دعاؤں کے ساتھ ان لوگوں کے لئے بھی دعا کریں۔

ٹینشن، بدمزگی، غذا کا جزو بدن نہ بننا

☆ ا۔د۔ش۔ گجرات

حکیم صاحب سلام مسنون! میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرے پورے جسم میں جلن شروع ہوگئی لیکن میرا سر ٹھنڈا برف ہو جاتا اور ٹھنڈے پسینے آنے شروع ہو گئے سر میں اور سر سخت پتھر کی طرح ہوگیا۔ پھر آہستہ آہستہ مجھ میں یہ علامات ظاہر ہونے لگیں۔ نیند کا اڑ جانا، سر چکرانا ہائی بلڈ پریشر تھوڑی تھوڑی بات سے ٹینشن، بدمزگی، غذا کا جزو بدن نہ بننا، دل کی دھڑکن کا تیز ہونا، دل ڈوبنا، بار بار گھبراہٹ کا ہونا، بے چینی، بے سکونی اور کھٹے ڈکار وغیرہ۔ جس ڈاکٹر سے بھی دوائی لی اس کا ذرا برابر بھی اثر نہ ہوتا بلکہ جلتی پر تیل کا کام دیتا۔ کوئی کہتا کہ سر کی کمزوری ہے تو کوئی کہتا کہ اعصابی کمزوری ہے۔ اس طرح میرا سر مزید کمزور سے کمزور تر ہوتا گیا۔ لیکن کسی ڈاکٹر کی دوائی سے فرق نہ پڑتا پہلے میں سارا سارا دن پڑھتی رہتی تھی لیکن اب ایک صفحہ بھی نہیں پڑھا جاتا میرے معدے سے اکثر آوازیں آتی رہتی ہیں میں نے حرکت والے کام بہت ہی کم کیئے ہیں اور زیادہ دیر بیٹھ کر پڑھتی رہی ہوں جب کسی کو پڑھتا دیکھتی ہوں تو میرا دل بہت کڑھتا ہے اور میں بہت مجبور ہو جاتی ہوں اپنی پوری برادری میں ایک میں ہی اتنا پڑھی لکھی لڑکی ہوں۔ میری بچپن سے عادت تھی کہ میں صبح کا ناشتہ نہیں کرتی تھی اور خالی پیٹ سکول اور بعد میں کالج جاتی تھی اور معدے کی تیزابیت اور گیس کی بڑی وجہ شاید یہی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ سر کو ٹھنڈ لگ جاتی ہے اور کوئی کہتا ہے کہ دماغ میں خشکی ہو جاتی ہے۔ میں یہ خط بڑی مشکل سے لکھ رہی ہوں ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے میری نسیں ہل رہی ہوں۔ اور سر کے پٹھوں میں تناؤ آ گیا ہے آپ جو بھی ہدایت دیں گے میں عمل کروں گی بعض لوگ کہتے ہیں کہ کسی نے کالا جادو کر دیا ہے۔ مہربانی فرما کر میرے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔ والسلام

بواسیر جو کہ عرصہ آٹھ نو سال سے ہے

☆ ا۔ر۔

سلام مسنون! بواسیر جو کہ عرصہ آٹھ نو سال سے ہے شروع شروع میں خون آتا تھا اور ساتھ تکلیف بھی ہوتی تھی۔ اب جبکہ خون کبھی کبھار اور بہت کم آتا ہے۔ شروع میں قبض بھی تھی جو کہ اس وقت نہیں ہے۔ اس وقت مقعد کے اندر اور باہر موکے بن گئے ہیں جو کہ باہر دو تین ہیں تو اندر بہت زیادہ ہیں۔ پاؤں کے بل بیٹھ کر اگر کام کرنا پڑ جائے تو باہر آ جاتے ہیں۔ اٹھ کر کھڑا ہو جاؤں تو اپنی جگہ اندر ہو جاتے ہیں رفع حاجت کے وقت بھی اسی طرح ہوتا ہے اور تکلیف بھی ہوتی ہے۔ مہربانی فرما کر اس کا حل بتائیں۔ اور اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا۔ والسلام

لیکن اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھا

☆ محمد آصف۔ پشاور

سلام مسنون! حکیم صاحب میں کلرک تھا اور ایک پینشن یافتہ آدمی ہوں۔ پینشن تقریباً ۲۶ سال سروس کے بعد ۲۰۰۳ میں لی تا کہ اچھی زندگی گزاروں گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھا۔ اور بیوی کے بھائیوں کے ساتھ کاروبار میں شامل ہوگیا تقریباً ۴، ۵ ماہ بعد ماہانہ کٹوتی بند کر دی کہ یہ سود ہے اور ہم دسمبر ۲۰۰۳ کو حالات اچھے ہو جائیں گے اور آپ کی تمام رقم واپس کر دیں گے۔ لیکن حالات نہ سنبھل سکے اور اب ۲۰۰۷ سال جا رہا ہے اور رقم واپس نہیں ملی اور اس غم کی وجہ سے میری بیوی وفات پا گئی ہے۔ مہربانی فرما کر ہم کو اس کا حل بتایا جائے۔ اور ہمارے لیے خصوصی دعا فرمانا۔ والسلام

شوگر بلڈ پریشر کی وجہ سے پیروں پر اکثر ورم رہتا ہے

☆ غلام شبیر شیخ۔ نواب شاہ سندھ

حکیم صاحب اسلام علیکم! عرصہ ۱۳ سال سے شوگر اور بلڈ پریشر کے مرض میں مبتلا ہوں شوگر اور بلڈ پریشر نے بے حال اور نڈھال کر دیا ہے جسمانی مردانہ طاقت بالکل زیرو ہوگئی ہے عرصہ ۳ سال قبل بلڈ پریشر کی وجہ سے فالج بھی ہوگیا جس کی وجہ سے دائیں طرف کے حصے میں آج بھی نقاہت ہے صحیح طور پہ چلنے پھرنے کے لائق نہیں ہوں۔ بلڈ پریشر اکثر ۱۰۰، ۱۷۰ کبھی ۱۱۰، ۱۸۰ تک بڑھ جاتا ہے شوگر لیول بھی ۲۰۰ کبھی ۲۵۰، ۱۵۰ کبھی ۳۰۰ بھی ہو جاتی ہے۔ ۱۳ سال تک شوگر بلڈ پریشر کے مرض کی وجہ سے جسم میں وہ طاقت بالکل نہیں رہی ہر وقت جسم نڈھال اور سست رہتا ہے کوئی محنت طلب جسمانی اور وزنی کام نہیں کر سکتا۔ جناب عالی! شوگر بلڈ پریشر کی وجہ سے پیروں پر اکثر ورم رہتا ہے اور پیروں میں جلن رہتی ہے۔ جو اکثر رات کو زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ مہربانی کر کے اس کا کوئی حل بتائیں۔ اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا۔ والسلام

میرے چہرے پر چھائیاں بلیک ہیں

☆ ا۔د

سلام مسنون! حکیم صاحب میرے چہرے پر چھائیاں بلیک ہیں جو کافی دوائیں استعمال کرنے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میری عمر ۳۳ سال ہے میرا (۳) سال کا ایک بیٹا ہے۔ ماہواری بھی ٹھیک ہے بظاہر کوئی بیماری نہیں ہے۔ مہربانی کر کے کوئی حل بتائیں۔ میرے لیے دعا فرمانا۔ والسلام

کفن پہنانے کے بعد یکایک کہاں سے روح پلٹ آئی؟

ایک حیرت انگیز اور [illegible]

آپ بھی اپنے مشاہدات لکھیں صدقہ جاریہ ہے بے ربط ہی کیوں نہ ہوں تحریر ہم سنوار لیں گے۔

نبض غائب ہو چکی تھی اور جسم ٹھنڈا ہو گیا تھا

صبح کسی شخص نے آ کر مجھے خبر دی کہ شمشیر خان کا انتقال ہو گیا اور آپ کو جنازے میں شرکت کرنا ہے۔ مجھے یہ سن کر اچنبھا سا ہوا کیونکہ شمشیر خان کو جب میں نے دیکھا تھا تو اس کی حالت اتنی خراب نہ تھی کہ اس بات کی توقع کی جاتی۔ شمشیر خان میرے محلے میں رہتا تھا اور دو سال پہلے کسی دوسرے شہر سے آیا تھا۔ وہ صرع (مرگی) کا مریض تھا۔ کچھ دنوں تک وہ میرا علاج کراتا رہا۔ یونانی علاج سے اسے قدرے افاقہ ضرور تھا اس کے دردوں کی شدت میں کمی ہو چکی تھی، لیکن فوری فائدہ کی غرض سے اس نے ایلوپیتھک علاج شروع کر دیا اور شاید متعدد ڈاکٹروں کا علاج کراتا رہا۔ میں دس بجے شمشیر خان کے مکان پر پہنچا۔ وہاں رونا پیٹنا مچا ہوا تھا۔ لوگوں سے معلوم ہوا کہ میت کو غسل دیا جا چکا تھا، اب تکفین ہو رہی ہے۔ چنانچہ میں بیٹھا اس کے گھر والوں سے اظہار ہمدردی کرتا رہا۔ ان لوگوں نے بتایا کہ آج کل سرکاری اسپتال کے سول سرجن کا علاج ہو رہا تھا۔ انجکشن پر انجکشن لگ رہے تھے، جس سے مریض کافی کمزور ہو چکا تھا اور دورے بھی شدید قسم کے پڑنے لگے تھے۔ پچھلی رات جب ڈاکٹر انجکشن لگا کر گیا، مریض کی حالت زیادہ بگڑ گئی اور صبح ہوتے ہوتے اس نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ تھوڑی دیر میں شمشیر خان کا بھائی دلیر خان ہانپتا ہوا آیا اور میرا بازو پکڑ کر کہا، ”حکیم صاحب لِللہ! جلدی آیئے، جلدی آیئے، کفن میں کچھ جنبش ہوئی ہے۔ میں نے کفن ہٹا کر میت کا منہ کھول دیا۔ میت کی آنکھیں بند تھیں، اس کی نبض پر ہاتھ رکھا تو حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی نبض آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ میں نے اس کے گھر والوں کو اطمینان دلایا کہ شمشیر خان زندہ ہے۔ میری ہدایت کے مطابق مریض کو کفن سے نکال کر صاف بستر پر لٹایا گیا اور نخلخہ (نسوار) سنگھایا گیا۔ میں نے ایک مقوی قلب سیال دوا منگوا کر اس کی دو خوراکیں مریض کے حلق میں اتار دیں۔ تقریباً بیس منٹ کے بعد اس کے ہاتھوں کو حرکت ہوئی اور انہیں سہارا دیا گیا۔ پھر اس نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں۔ میں نے اشارے سے اسے چپ رہنے اور آرام کرنے کی تلقین کی۔ کچھ دیر بعد اس نے پھر آنکھیں بند کر لیں۔ میں نے ایک اور رقیق دوا اس کے تیمارداروں کو دی کہ ہر دو گھنٹے کے بعد پلاتے رہیں اور مکمل آرام کرنے دیں۔ اس کے علاوہ دیگر دوا پئیں اور میں چلا آیا۔ دوسرے دن گیا تو دیکھا، مریض تکیوں کے سہارے بیٹھا ہوا ہے۔ اس نے ایک نئی زندگی پائی تھی، لیکن کل کے واقعہ کی اسے خبر نہ تھی اور نہ اسے یہ بات بہت دنوں تک بتائی گئی۔ شمشیر خان چار پانچ مہینے میرے زیر علاج رہا اور آخر بالکل اچھا ہو گیا۔ اس کو اور اس کے رشتہ داروں کو ڈاکٹری علاج سے نفرت ہو گئی اور انہوں نے اس بات کو مان لیا کہ یونانی علاج اگرچہ فوراً اثر نہ کرے لیکن ”دیر آید“ کے مصداق کارگر ہوتا ہے۔ بہر حال میرے لئے تو شمشیر خان کی موت اور پھر زندہ ہونا میری معالجاتی زندگی کا سب سے انوکھا مشاہدہ ہے۔ شمشیر خان کے گھر والوں کا کہنا تھا کہ ”شمشیر خان انتقال کر چکے تھے ان کی نبض غائب ہو چکی تھی اور جسم ٹھنڈا ہو گیا تھا!“ پھر تعجب ہے کہ کفن پہنانے کے بعد یکایک ان میں کہاں سے روح واپس آ گئی۔ (حکیم انور احمد پرتاب گڈھی)

صبح کو جو میں اٹھا تو پیشاب بند پایا

میں ایک متوسط درجہ کا زمیندار تھا۔ عمر اسی نوے سال کے درمیان تھی۔ کمزوری کا یہ عالم تھا کہ گھر سے پڑوس تک جانا بھی مشکل تھا۔ بلغم، کھانسی اور دمہ کے مسلسل دوروں نے باقی ماندہ زندگی کو بھی وبال جان بنا رکھا تھا۔ بدقسمتی سے ایک صبح کو جو میں اٹھا تو پیشاب بند پایا، دیکھتے ہی دیکھتے مثانہ کی جلد متورم ہو گئی۔ دیہاتی لوگ معمولی دکھ درد کو خندہ پیشانی سے ٹال دیتے ہیں، لیکن اس قسم کی بیماریاں اچھے بھلے انسانوں کو دیوانہ بنا دیتی ہیں گھر میں شور مچ گیا۔ محلہ کی عورتیں جو جالینوس اور بوعلی سینا کو بھی اپنا شاگرد تصور کرتی ہیں۔ یکے بعد دیگرے جمع ہو کر اپنے اپنے مجربات سے نوازنے لگیں۔ ایک مریض اور سینکڑوں معالج۔ چوبیس گھنٹوں میں کئی نسخے استعمال کرنے لگے لیکن ”مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی“ ایک رات اور پورا دن اسی بیتابی میں گزر گیا، لیکن منحوس مرض نے پیچھا نہ چھوڑا محمود کے گاؤں سے دو میل کے فاصلے پر ایک دیہاتی ڈسپنسری ہے۔ چند پڑھے لکھے لوگوں نے مریض کو وہاں لے جانے کا مشورہ دیا۔ موسم سرما اور برستے ہوئے بادل میں محمود کو اسپتال پہنچایا گیا جو تُندار ہوا کے جھونکوں سے بالکل یخ ہو چکا تھا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ یہاں کے در و دیوار اور دوسرے قرائن شفاخانہ کے وجود کا ثبوت ہیں لیکن دوائیں اور دیگر ضروری سامان بالکل عنقا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے پیشاب نکالنے کیلئے سامان دیکھا تو ڈبہ خالی پایا مجبوراً ایک دوسری ربڑ کی نالی سے پیشاب خارج کیا گیا۔ ساتھ ہی مشورہ دیا کہ ہمارے ہاں اس کا علاج ناممکن ہے۔ اگر ضلع کے سول اسپتال میں پہنچا دیا جائے تو کچھ صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ اگرچہ یہ بات محمود اور اس کے ورثا کیلئے بڑی مایوس کن تھی۔ لیکن جان سے بڑھ کر دنیا میں کوئی چیز قیمتی نہیں۔ اس کے بچاؤ کیلئے تگ و دو شروع ہوئی، اخراجات کیلئے نقدی ادھار لی اور ضلع کے بڑے اسپتال میں مریض کو داخل کرایا گیا۔ محمود اگرچہ بوڑھا تھا لیکن ہوش و حواس قائم تھے۔ اسے یقین تھا کہ یہاں میری صحت یقیناً بحال ہو جائے گی۔ پہلے دن پیشاب آلات سے نکالا گیا۔ دس بجے کے قریب محمود کو آپریشن روم میں لے جا کر مختلف آلات سے پیشاب ٹیسٹ کیا گیا (بقیہ صفحہ نمبر 38 پر)

قارئین کی قیمتی رائے

معزز قارئین یہ رسالہ آپ کا اپنا ہے، کیا آپ کوئی ایسا کام کرنا چاہتے ہیں جس سے مخلوقِ خدا کو نفع ہو، یقیناً آپ کا جواب 'ہاں' ہی ہوگا، تو پھر ماہنامہ عبقری کے صفحات پر اپنی توجہ مرکوز کیجئے، آپ نے ضرور محسوس کیا ہوگا کہ یہ رسالہ سراسر مخلوقِ خدا کے لئے نفع رساں ہے، آیئے آپ بھی اپنا حصہ ملایئے، آپ اپنی قیمتی آراء جو اس رسالے کی بہتری میں ہماری مددگار ثابت ہو سکیں ہمیں ضرور ارسال کریں، تاکہ اس رسالے کو ایک معیاری بنا کر مخلوقِ خدا کے روحانی، جسمانی اور نفسیاتی مسائل کے حل کا ٹھیک خادم ثابت کیا جا سکے۔ اپنے قیمتی مشورے مندرجہ ذیل ای میل پر بھی بھیج سکتے ہیں

ubqari@hotmail.com

اسم اعظم

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِنَّ مَلَكاً مُّوَكَّلٌ بِمَنْ يَقُوْلُ: يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ فَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثاً قَالَ لَهُ الْمَلَكُ: اِنَّ أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ قَدْ أَقْبَلَ عَلَيْكَ فَاسْأَلْ. مستدرک حاکم (منہ) جمع الجوامع حدیث ۴۰۱۷، کنز العمال حدیث ۳۸۳۹)

ترجمہ: ایک فرشتہ یاارحم الراحمین کہنے والے آدمی کے سپرد کیا گیا ہے جب کوئی آدمی اس کلمہ کو تین مرتبہ کہتا ہے تو اس کو فرشتہ کہتا ہے (اے انسان) "ارحم الراحمین" (یعنی اللہ تعالیٰ) تیری طرف متوجہ ہے تو مانگ (تیری دعا بفضلہ تعالیٰ قبول ہوگی)

اسم اعظم

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے جمعہ کے دن سنا جب آپ ﷺ نے لوگوں کو عصر کی نماز پڑھائی اور پہلی دو رکعتوں کے تشہد میں بیٹھے تھے کہ ایک کتا گزرا کہ آپ ﷺ کی نماز کو خراب کرے تو حضور ﷺ کو اس کے گزرنے کی فکر لاحق ہوئی تو حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے کتے پر بددعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی قدرت سے مار ڈالا۔ جب نبی اکرم ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو کتے کو دیکھا جو ہلاک ہو چکا تھا فرمایا تم میں سے اس کتے پر کس نے بددعا کی ہے؟ تو کسی نے جواب نہ دیا، حضور ﷺ نے دوبارہ پوچھا تو حضرت سعدؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ پر میری ماں اور باپ قربان ہوں میں نے بددعا کی ہے مجھے ڈر لاحق ہوا کہ وہ آپ کی نماز کو خراب کرے گا اس لئے میں نے بددعا کی تو آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا اے سعد تم نے کس طرح سے اس پر بددعا کی ہے تو حضرت سعدؓ نے عرض کیا ان الفاظ کے ساتھ: سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ (تیری ذات پاک ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اے ذوالجلال والاکرام) اس کتے کو ہلاک کر دے پہلے اس کے یہ تیرے نبی ﷺ کی نماز کو خراب کر دے تو اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا، اے سعد تو نے ایسے دن میں اور ایسی گھڑی میں ایسے کلمات کے ساتھ دعا کی ہے کہ اگر تو آسمانوں اور زمین کی مخلوق پر بددعا کرتا تو تیری یہ دعا بھی قبول ہوتی پس اے سعد خوش ہو جا۔ (مجمع الزوائد: ۱۰/۱۵۷) وقال رواہ الطبرانی وفیہ یحییٰ بن عبداللہ البابلتی وھوضعیف)

اسم اعظم

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ ایک قوم نے حضور ﷺ کے سامنے خشک سالی کی شکایت تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: "اُجْثُوا عَلَى الرُّكَبِ ثُمَّ قُولُوْا: يَا رَبِّ يَارَبِّ" (صحیح ابوعوانہ، بغوی، معجم اوسط طبرانی و صححہ السیوطی) ترجمہ: گھٹنوں کے بل بیٹھ کر یوں دعا کرو۔ یارب یارب۔ پھر آپؐ نے شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اور صحابہؓ نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس طرح سے دعا کی اور بارش ہوئی حتیٰ کہ انہوں نے خواہش کی کہ اب بارش تھم جائے۔ تشریح: جب دعا کا ارادہ ہو تو آدمی گھٹنوں کے بل بیٹھ کر دعا کرے کیونکہ یہ ادب کے بھی زیادہ قریب اور تواضع کے بھی اور یہ رب جلیل کے سامنے عاجز بندے کی نشست بھی ہے چہار زانوں بیٹھ کر دعا نہ کرے کیونکہ یہ متکبرین کی حالت ہے۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ بعض علماء کا قول ہے کہ "رب" اسم اعظم ہے، امام حاکم نے حدیث ابو درالدرداء ابن عباس میں روایت کیا ہے، "اسم اللہ الاکبر رَبِّ رَبِّ" کہ اللہ کا سب سے بڑا نام دعا کو رب رب کہہ کر پکارنا ہے، رب کے اسم اعظم ہونے کی بعض علماء نے یہ توجیح کی ہے کہ اللہ کی ذات وجود کی تربیت کے ساتھ اور انواع واقسام کی مہربانیوں کے ساتھ اپنی مخلوق کی کفالت کرتی ہے (بقیہ صفحہ نمبر 37 پر)

اس نے چھپ کر شراب کی چسکی لگائی

اللہ کی طرف لوٹ آنے کی حقیقت

مرسلہ طاہر محمود

ابومجن طائف کے قبیلہ ثقیف کا نامور، بہادر اور بلند پایہ شاعر تھا۔ غزوہ طائف میں وہ اسلامی لشکر کے مقابلے میں بہادری سے لڑا۔ بعد میں اسلام قبول کر لیا اور اس پر پکا رہا مگر شراب اس کی کمزوری تھی۔ وہ اس سے پوری طرح پیچھا نہ چھڑا سکا۔

ابوعبیدہ ثقفیؓ جنہیں سیدنا عمرؓ نے عراق کی طرف جانے والے لشکر کا سالار اعظم مقرر کیا تھا، اس کے چچازاد بھائی تھے۔ خیبر کی لڑائی میں انہوں نے اسے گھوڑ سوار دستے کا کمانڈر مقرر کیا تھا۔ اس جنگ میں بھی اس نے اپنی بہادری کے جوہر دکھائے تھے۔ یہ ان بہادروں میں سے تھا جنہوں نے اس ایرانی ہاتھی کو مار بھگایا جس کے پاؤں تلے ابوعبیدؓ کچلے گئے تھے۔ جنگ قادسیہ میں یہ حضرت سعدؓ کے لشکر میں شامل تھا۔ وہاں اس نے چھپ کر چسکی لگالی۔ حضرت سعدؓ کو پتہ چل گیا۔ انہوں نے اسے اس محل کے قید خانے میں ڈال دیا جس کے بالا خانے سے وہ چارپائی پر لیٹے جنگ لڑا رہے تھے۔ دوسرے دن کی جنگ زوروں پر تھی۔ نعروں کی گونج اور ہتھیاروں کے ٹکرانے سے اٹھنے والا شور، بہادروں کے دلوں کو گرما رہا تھا، مگر ابومجن قید کی کوٹھڑی میں بے تابی سے تلملا رہا تھا۔ حضرت سعدؓ کی نئی بیوی سلمٰی جو مثنیٰ شہید کی بیوہ تھیں، ادھر سے گزریں، تو ابومجن نے ان سے استدعا کی کہ وہ قید خانے کا دروازہ کھول دے، مگر اس نے انکار کر دیا۔ ابومجن کی زبان پر برجستہ چند اشعار آگئے جن کا ترجمہ یوں ہے۔

"اس سے بڑھ کر غم کیا ہوگا کہ سوار نیزے بازیاں کر رہے ہیں اور میں یہاں زنجیروں میں جکڑا پڑا ہوں۔ کھڑا ہونا چاہتا ہوں تو زنجیریں اٹھنے نہیں دیتیں پکارتا ہوں تو کوئی دروازہ کھولنے والا نہیں۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ہے، اور میں اس عہد سے پھروں گا نہیں کہ میرے لئے میخانوں کے دروازے کھول دیے جائیں۔ تو بھی میں کبھی

ن کا رخ نہیں کروں گا‘‘، سلمیٰ کا دل پسیج گیا۔ اس نے قید کا روازہ کھول دیا۔ ابو محجن قلعے کے پچھلے دروازے سے نکلا اور ضرت سعدؓ کے گھوڑے بلقاء پر سوار ہو کر نیزہ لہراتا میدان نگ میں پہنچ گیا۔ وہ جوش و مسرت سے سرشار کبھی لشکر کے یک طرف نکل جاتا، کبھی دوسری طرف، کبھی ادھر سے دشمن پر جھپٹتا، کبھی ادھر سے۔ کئی ایرانیوں کو موت کی نیند سلایا۔ ڑے بڑے سورما اس کی بہادری پر عش عش کر اٹھے۔ مگر کوئی سے پہچان نہ سکا کیونکہ رات کا وقت تھا، اگرچہ چاندنی چھٹکی وئی تھی۔ حضرت سعدؓ بھی حیران تھے، دل ہی دل میں کہتے:

(بقیہ: صفحہ نمبر 38 پر)

بڑی بوڑھیوں کے آزمودہ گھریلو ٹوٹکے

گھر بنانے، گھر سجانے، گھر سنوارنے اور گھر بھر کی صحت کے لئے

جلد کی خشکی

جلد کی خشکی سے بچنے کیلئے ہلکا موسچرائزر استعمال کیجئے۔ ٹھنڈے شیشوں والے موسچرائزر سے جھلسی ہوئی جلد کو سکون ملتا ہے لیکن اس کی زیادہ مقدار جلد کیلئے نقصان دہ بھی ہو سکتا ہے۔ جھلسنے کی وجہ سے جلد کے درد اور بخار کی عارضی تکلیف کو کم کرنے کیلئے دو گولی ڈسپرین لیجئے۔ سوتے وقت متاثرہ جلد میں بستر کی رگڑ سے سوزش ہو سکتی ہے جس سے نیند نہیں آتی۔ اس لئے جلد پر کوئی اچھا پاؤڈر لگا لیجئے تاکہ آپ آرام سے سو سکیں۔

آنکھوں کے میک اپ کے چٹکلے

اگر آئی شیڈو نہ بھی لگانا ہو تب بھی پورے پپوٹوں پر پاؤڈر کی ہوئی آنکھوں میں کسی حد تک فنشنگ کی جھلک نمایاں رہے گی۔ اس طرح آپ شیڈو کیلئے میٹ سطح تیار کر لیتی ہیں جس پر رنگ بڑی ہمواری سے چسپاں ہوتے ہیں۔ کوئی غلطی ہو بھی جائے تو اسے بڑی آسانی سے بلینڈ کر کے دور کیا جا سکتا ہے۔ بہترین کنٹرول رکھنے کیلئے پاؤڈر پر مبنی تمام آئی شیڈ رنگ چھوٹے سے برش کے ذریعہ لگانا چاہیے اسفنج کی نوک والا اپلیکیٹر ہرگز نہ استعمال کریں۔ برش پر لگا ہوا اضافی پاؤڈر جھٹکنا ہرگز نہ بھولیں۔ ورنہ آپ کے گالوں پر پاؤڈر کے دھبے نمایاں ہو جائیں گے۔ رنگ لگا لینے کے بعد اسے ہمیشہ روئی کی پھریری سے بلینڈ کرنا چاہئے۔ بلینڈ نہ کرنے کی صورت میں یہ رنگ آنکھوں کی پتلیوں کے قدرتی حسن کی طرف توجہ بھٹکا دیتے ہیں۔ گھونگھر پیدا کرنے کا بہترین طریقہ 20 تک گنتی گنیں اور پھر کلر کھول کر اسے علیحدہ کر لیں۔ پلکوں کو مسکارا لگانے سے قبل ہی کرل کر لیں ورنہ مسکارا ٹوٹ کر گر جائے گا۔ کرل کرتے ہی فوراً مسکارا لگا لیں۔ مسکارا کی مختلف تہیں لگانے کے دوران پلکوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنے کیلئے کنگھا یا برش استعمال کریں۔ مسکارا کی مختلف تہوں کے درمیان خشک پاؤڈر چھڑک لیا کریں۔ اس طرح پلکیں زیادہ موٹی ہو جائیں گی۔

چند مفید مشورے

آنکھوں کے اندرونی حلقوں پر بلیو بلیک چارکول یا ٹیل پنسل کے ذریعہ لائنیں لگانے سے آنکھوں کی سفیدی اور زیادہ سفید نظر آنے لگتی ہے پتلیوں کے رنگ زیادہ گہرے اور پلکیں موٹی ہو جاتی ہیں۔ اس مقصد کیلئے کوئی سافٹ ہائپو الرجیک پنسل استعمال کریں تاکہ آنکھوں میں جلن نہ پیدا ہو۔ اگر پپوٹوں کو رنگنے کیلئے آئی شیڈو پنسل کا استعمال کرتی ہیں تو اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ بہت ملائم ہوں ورنہ اس بات کا امکان ہے کہ آنکھوں کے گرد کی حساس جلد کو کہیں نقصان نہ پہنچ جائے۔ اگر پنسلوں سے اعلیٰ معیاری کام لینا ہے تو ایک ایسا شارپنر ضرور رکھیں جو تمام پنسلوں پر فٹ آئے۔ غیر پروفیشنل خواتین کیلئے لیکویڈ لائیز استعمال کرنا ایک تکلیف دہ عمل ہے کیونکہ دن کے اختتام تک آپ کی تھکن کو اجاگر کر دے گا۔ روزانہ رات کو آنکھوں کا میک اپ صاف کر دینا چاہئے۔ ایسا نہ کرنے کی صورت میں پلکوں پر لگے ہوئے مسکارا کے باعث وہ سخت ہو جائیں گی اور تکیہ پر کروٹ بدلتے وقت وہ ٹوٹ کر گرنے لگیں گی۔ مسکارا کو صاف کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ میک اپ چھڑانے والا پیڈ استعمال کیا جائے۔ آنکھیں بند کر کے ان کے گرد کے حصوں پر پیڈ سے آہستگی سے رگڑیں اور اس وقت تک نہ کھولیں جب تک آپ انہیں روئی کے پھوئے کے ذریعے لیکویڈ میک اپ ریموور بھی استعمال کر سکتی ہیں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ ایسا ریموور جلن نہ پیدا کرے۔ (یہ میک اپ صرف محرم مرد کے لیے حلال ہے۔)

میرا بیٹا بہت نافرمان ہے ❁ شوہر کو مجھ سے اور بچوں سے کوئی لگاؤ نہیں ❁ لڑکے والوں کے دماغ آسمان پر ہیں ❁ عبادت میں کوئی دلچسپی نہیں

قارئین! جب دینی زندگی پر خزاں آتی ہے تو بے دینی اور کالی دنیا کا عروج ہوتا ہے۔ اگر آپ کسی کالی دنیا، کالی دیوی یا کالے جادو سے ڈسے ہوئے ہیں تو لکھیں ہم قرآن و سنت کی روشنی میں اس کا حل کریں گے۔ جسکا معاوضہ دعا ہے۔ براہِ کرم لفافے میں کسی قسم کی نقدی نہ بھیجیں توجہ طلب امور کے لئے پتہ لکھا ہوا ہے جوابی لفافہ ہمراہ ارسال کریں۔ خطوط لکھتے ہوئے اضافی گوند یا ٹیپ نہ لگائیں خط کھولتے وقت پھٹ جاتا ہے۔ رازداری کا خیال رکھا جائے گا۔ کسی فرد کا نام اور کسی شہر کا نام یا مکمل پتہ خط کے آخر میں ضرور لکھیں۔ جسمانی مسئلے کے لئے خط علیحدہ ڈالیں۔

ماں کی چھاؤں میں پروان چڑھ رہے تھے

ر۔ا۔ش:

میرے گھر کے حالات ناساز گار ہیں میری شادی کو دس سال ہوگئے ہیں۔ سب کچھ ٹھیک تھا میں اپنے گھر میں بہت خوش تھی اور ماشاء اللہ میرے بچے بھی اپنے باپ اور ماں کی چھاؤں میں پروان چڑھ رہے تھے میں چاہتی تھی کہ میں اس کو اور بہتر بناؤں اسلئے میں نے سوچا کہ میں پرائیویٹ میٹرک کرلوں اور میں نے پڑھنا شروع کر دیا اور میں بچوں کو پورا وقت دیتی تھی اور ان کا بھی پورا خیال رکھتی تھی اور جب اپنے کام نمٹالیتی تو پڑھنے بیٹھ جاتی تھی اور دراصل میرے والدین نے چھوٹی عمر میں میری شادی کر دی تھی جس وقت میری شادی ہوئی تھی میں نویں جماعت کی طالبہ تھی اور گرمیوں کی چھٹیاں تھیں میری شادی میری سگی پھوپھی کے گھر ہوئی اور آنا فانا ہوئی کیونکہ میرے کئی رشتے آئے تھے۔ اس موقع پر پھوپھی نے فوراً آکر میرے ابو سے میرا رشتہ مانگ لیا اور بڑی سادگی سے نکاح کروا کر اپنے گھر لے آئیں۔ زندگی اپنی ڈگر سے چل رہی تھی مجھے اللہ نے تین پھولوں سے نوازا ہے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔

جواب:۔ بہن آپ کا خط تفصیلی تھا مختصر شائع کیا ہے آپ براہ کرم آیت کریمہ روزانہ 540 بار پڑھیں اور کسی میٹھی چیز پر دم کر کے تمام گھر والوں کو کھلائیں اگر وہ نہ کھا سکیں تو ان کی نیت کر کے غربا کو کھلائیں، یہ عمل مستقل فائدے تک کریں۔

میرا بیٹا بہت نافرمان ہے

خ۔ش:

میری شادی کو 15 سال ہوگئے ہیں۔ بڑا بیٹا 14 سال کا ہے، دسویں کلاس میں پڑھتا ہے۔ میں گھر میں خوش ہوں لیکن میرا بیٹا میرا بہت نافرمان ہے، اس کے دل میں میرے لئے شدید ترین نفرت ہے۔ بچپن سے اس کی دادی نے اس کے دل میں بٹھا دیا ہے جیسے گھر کی بڑی بوڑھیاں کہتی ہیں کہ ماں کو تو بالکل بچوں سے پیار نہیں اس طرح بچے کے سامنے کہنا کہ یہ بچہ تمہیں پیارا نہیں ظاہر ہے ماں باپ اچھی بات بھی بچے کو پیار یا ڈانٹ سے سمجھائیں گے ہر وقت میں جتنا بھی پڑھنے کو کہوں گی۔ اسے پڑھنے کا بالکل شوق نہیں، کہہ کر زبردستی پڑھوانا پڑھتا ہے، فضول خرچ، نماز خود دل کرے گا تو پڑھے گا۔ ورنہ نہ دل کرے تو سارے دن کی تمام نمازیں بھی گزر جائے تو توجہ نہیں کرتا ہے کسی بات پر ناراض ہو جاؤں تو توجہ نہیں دیتا ہے۔

جواب:۔ جب بچہ سو رہا ہو تو اس وقت **بسم اللہ الرحمن الرحیم بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ** 21 بار کچھ اونچی آواز سے پڑھیں کہ بچے کی نیند نہ کھلے اور اسے دم کر دیں اس طرح 41 دن یہ عمل کریں۔

شوہر کو مجھ سے اور بچوں سے کوئی خاص لگاؤ نہیں

ایک بہن:

میرے شوہر کو مجھ سے اور بچوں سے کوئی خاص لگاؤ نہیں ہے۔ ہمارے سسرال میں میری نند کے شوہر کا سارا کنٹرول ہے۔ میرا شوہر اس سے بہت ڈرتا ہے اور اسی کے نام کے چیک بھیجتے ہیں اور وہ ان پیسوں سے اپنے بچوں کی جائیدادیں بنا رہی ہے۔

جواب:۔ ایک بہن کو جواب دیا ہے کہ وہ یا لطیف یا ودود یا مستطیع 11 تسبیح یعنی 1100 مرتبہ، اول و آخر درود شریف پڑھیں 11 دن۔ اس دوران خاوند کا تصور سامنے رہے وقفے کے دن بعد میں پورے کرلیں انشاء اللہ تعالیٰ کرم ہوگا۔

لڑکے والوں کے دماغ آسمان پر تھے

ق۔س۔فیصل آباد:

میں سروس کرتی ہوں۔ 1996 میں ریٹائرڈ ہوگئی، اب میں پنشن لیتی ہوں۔ ریٹائرمنٹ کے وقت کوئی سرمایہ جمع نہیں تھا میں بھائی کے ساتھ رہتی ہوں وہ بھی ریٹائرڈ ہیں۔ ان کی ایک بیٹی پڑھ رہی ہے دوسری شادی کے قابل ہے۔ دور ایسا جا رہا ہے کہ لڑکے والوں کے دماغ آسمان پر ہیں۔ انہیں چھ سات لاکھ کا جہیز چاہیے۔ آپ سے گزارش ہے کہ مجھے ایسا وظیفہ بتائیں جس کے پڑھنے سے دل کو سکون ملے اور اللہ تعالیٰ میری ہر ضرورت غیب کے خزانے سے پوری کر دیں اور دین و دنیا دونوں سنور جائیں۔

جواب:۔ آپ تسلی کریں سورۃ توبہ کی آخری دو آیات **لقد جاء رسول** سے آخر تک 41 بار پڑھیں اور اول آخر درود شریف 7 بار پڑھیں اور لڑکے والوں کا تصور کر کے پڑھیں اور پھر ان کے دل پر تصور ہی میں پھونک دیں۔ یہ عمل

90 دن تک کریں۔

میری شادی کو تین سال ہو گئے ہیں مگر اولاد نہیں

ن۔ش۔۔۔کراچی:

میری شادی کو تین سال ہو گئے ہیں مگر اولاد نہیں ہے۔ شوہر کوئی ٹیسٹ کروانے پر راضی نہیں ہیں۔ برائے مہربانی مجھے کوئی روحانی علاج بتائیں زیادہ مشکل وظیفہ نہیں کر سکتی ہوں۔ گھریلو مصروفیات زیادہ ہیں اور تمام ذمہ داری مجھ پر ہے۔ دوسرا میری ایک قریبی دوست کا مسئلہ ہے کہ ان کے شوہر کی آنکھیں کمزور ہیں اور ڈاکٹر کہتے ہیں کہ ان کی نظر کم ہوتے ہوتے بالکل ختم ہو جائے گی اور اس بیماری کا کوئی علاج دریافت نہیں ہوا مگر میرا اعتقاد ہے کہ اللہ کے کلام میں ہر بیماری کی شفا موجود ہے۔ برائے مہربانی ان کے لئے بھی وظیفہ بتائیں۔

جواب:۔ اولاد کیلئے میں لونگ اور چھوارے پڑھ کر دیتا ہوں آپ کسی کے ہاتھ 41 لونگ اور 27 چھوارے بھیج دیں۔ فی سبیل اللہ پڑھ دوں گا۔ اللہ تعالیٰ جھولی بھر دے گا۔ آنکھوں پر دایاں ہاتھ رکھ کر **سلام قولا من رب الرحیم** 21 بار روزانہ پڑھیں۔ کم از کم 90 دن ہر نماز کے بعد پڑھ لیں تو بہتر ہے ورنہ صبح وشام۔

عبادت میں کوئی دلچسپی نظر نہیں آتی

شائستہ:

سوال: میری عمر اس وقت 24 سال ہے۔ نامعلوم وجوہات کی بنا پر ابھی تک شادی نہیں ہوئی۔ جس کسی نے جو وظیفہ جو عمل بتایا وہ کیا مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ میری تعلیمی قابلیت ایم اے، ایم ایڈ ہے۔ نہ صرف شادی بلکہ کسی کام میں بھی کامیابی نہیں ہوتی۔ زندگی رکاوٹوں اور بندشوں سے بھری پڑی ہے۔ کوئی کہتا ہے آسیب کا لا جادو ہے۔ ذہن اس قدر منتشر ہو چکا ہے کہ عبادت میں بھی کوئی دلچسپی نظر نہیں آتی۔ گزشتہ ایک برس سے کوئی رشتہ نہیں آیا۔ اگر بھولے سے کوئی آ جائے تو وہ واپس نہیں پلٹتا۔ ''ماہنامہ عبقری'' میں آپ نے اسی مسئلے کے لئے کسی کو سورۃ والضحیٰ پڑھنے کو کہا تھا۔
دوسری بہن پیشے کے لحاظ سے ڈاکٹر ہے اس کی شادی کی راہ میں نہ جانے کیسی رکاوٹیں ہیں کہ کوئی رشتہ نہیں آتا۔ ایک دو اچھے رشتے آئے مگر وہ لوگ واپس پلٹ کر نہیں آئے۔
بڑا مسئلہ تنگی رزق کا ہے۔ والد صاحب عرصہ دراز تک ملک سے باہر رہے ہیں۔ گزشتہ گیارہ برسوں سے گھر واپس آ گئے ہیں۔ کوئی کام نہیں کرنا چاہتے۔ نہ جانے کسی نے کیا کر دیا ہے۔ کام یا کاروبار کا کہیں تو غصے میں آ جاتے ہیں گھر کا خرچ ہم دونوں بہنیں اور بھائی کی وجہ سے چل رہا ہے۔

جواب: بہن! آپ سورۃ والضحیٰ کا عمل پڑھ سکتی ہیں۔ اجازت ہے۔ میں نے آپ کے تمام کیس کو روحانی عمل سے دیکھا ہے۔ آپ پر سخت بندش ہے اور اس کے لئے آپ کو مستقل مزاجی سے کوئی عمل کرنا پڑے گا اگر آپ نے غیر مستقل مزاجی سے کوئی عمل کیا تو پھر اور نئے وظائف پڑھیں گے۔ فائدہ ہرگز نہ ہوگا۔ آپ اگر اعتماد اور بھروسے سے دو انمول خزانے توجہ سے پڑھیں تو مکمل فائدہ ہوگا اور انشاء اللہ آپ کے تمام مسائل مکمل طور پر حل ہو جائیں گے۔

معاشی تنگدستی

نوشین:

سوال: میری بڑی بہن کی منگنی آج سے تین سال پہلے ہوئی تھی۔ اور جن سے کی تھی وہ میرے پھوپھا کے بیٹے تھے۔ اس وقت تو یہ منگنی کر دی مگر کچھ اختلافات کی بنا پر یہ رشتہ قائم رکھنے پر دل مطمئن نہیں ہے اور لڑکی بھی اس رشتے پر راضی نہیں ہے۔ میری والدہ بھی یہی چاہتی ہیں اور یہ رشتہ ختم کر کے ایک اور جگہ رشتہ کرنا چاہتی ہیں۔ اب جن سے کرنا چاہتی ہیں وہ رشتے میں خالہ زاد ہیں۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ پھوپھی زاد سے جو منگنی کی ہے، وہ ختم ہو جائے اور کوئی بگاڑ بھی پیدا نہ ہو۔ یعنی دونوں خاندانوں کے درمیان جھگڑا بھی نہ ہو۔ تو آپ اس کے لئے کوئی وظیفہ بتا دیجئے۔ اگر دو انمول خزانے پڑھنے ہیں تو کیا کسی خاص تناسب سے پڑھنے پڑتے ہیں۔
میرا دوسرا مسئلہ معاشی تنگی کا ہے۔ گھر میں بہت زیادہ تنگی آئی ہوئی ہے۔ کاروبار میں کوئی فائدہ نہیں ہو رہا میرے ابو شوروم پر کام کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ دو گاڑیاں ہیں۔ مگر لگاتار دونوں کے ایکسیڈنٹ ہو رہے ہیں اور بہت نقصان ہو رہا ہے۔

جواب:۔ بہن! آپ کے گھر پہلا مسئلہ رشتوں کا اور دوسرا معاش کا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ اگر مندرجہ ذیل نفل روزانہ پڑھ کر اپنے مسائل کے لئے دعا کریں تو بہت جلد اثر ہوگا۔ انشاء اللہ۔

دو رکعت نفل پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ فیل اکیس بار۔ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ قریش اکیس بار پھر سلام پھیر کر سجدے میں جا کر اللہ تعالیٰ سے خوب دھیان کے ساتھ دعا کریں۔ روزانہ کریں۔ سورۃ فاتحہ اکیس بار۔ سورۃ قریش 21 بار۔ سورۃ فیل اکیس بار پڑھ کر کاروبار گاڑیوں کا دھیان، تصور کر کے پھونک ماریں۔ اگر صبح وشام یہ عمل کر لیں تو بہت زیادہ فائدہ مند ہوگا۔ انشاء اللہ۔

غنودگی سی آئی اور میں نے حضور علیہ وسلم ﷺ کو خواب میں دیکھا

(ع م صاحب)

سیرت رسول عربیؐ میں مولانا نور بخش توکلی لکھتے ہیں کہ حضرت سیدی محمد بن سعید بصری الاصل قریشی شافعی (متوفی ۸۳۹ھ) کے خلاف شاہِ یمن نے کچھ طلب دنیا کے لیے لکھ دیا تھا۔ اس پر آپؒ نے حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں یوں توسل واستغاثہ کیا:

مالی سوی جا ہ النبی محمدؐ

جاہ بہ احمی و ابلغ مقصدی

فکم بہ زال العناعتی وقد

اعدمت فی ظن العذول المعتدی

یاقلب لا تجزع و کن خیر أمری

اضحی یر جی غارۃ من احمد

فعسٰی توافیکَ الفوائد ممیساً

ولعل تِاتیک البشائر فی غد

آپؒ نے اس نظم کو تمام نہ کیا تھا کہ نیند آ گئی۔ خواب میں آنحضرت ﷺ، حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی زیارت ہوئی۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا'' ہم عیادت کے لئے آ گئے ہیں۔ تو ہر رات ہم پر ایک ہزار مرتبہ درود بھیجا کر۔'' سورج غروب نہ ہونے پایا تھا کہ منصور کی بیماری کی خبر آ گئی۔ اور تیسرے دن وہ دنیا سے رخصت ہو گیا۔

(جامع الکرامات از علامہ بہنانیؒ)

علامہ عالم فقریؒ نے اپنے مجموعہ میں دورد تنجینا کے بارے میں لکھا ہے کہ زیارت رسول ﷺ کے لئے عشاء کے بعد ایک ہزار مرتبہ پڑھئے اور پاک بستر پر سو رہے زیارت ہو گی۔ ''فلاحِ دارین'' میں لکھا ہے کہ اس کو کثرت سے پڑھیں کم از کم روزانہ ۷۰ بار پڑھیں ضرور زیارت ہو گی۔ ''مزرع الحسنات'' میں ہے کہ سوتے وقت ایک ہزار بار پڑھے تو ایک ہفتہ کے اندر اندر زیارت سے مشرف ہو گا۔ ''رفع الوستہ و الاحتمال عن رویۃ النبیؐ بعد الاتحال'' میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

''فضائل الصلوٰہ'' میں محمد سعید شبلیؒ شیخ اکبرؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ واقعی قبولیت دعا کے لئے اچک لے جانے والی بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتار اور اکسیر اعظم اور بہت بڑا تریاق ہے آدھی رات کیوقت پڑھنا ہر ضرورت کے لئے مفید ہے۔

''سیرت النبیؐ بعد از وصال النبیؐ '' میں محمد عبدالمجید صدیقی لکھتے ہیں کہ'' مناہج الحسنات'' میں ابن فاکہانیؒ نے کتاب ''فجر منیر'' سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ ضریرؒ تھے۔ انہوں نے اپنا قصہ مجھ سے ذکر کیا کہ غنودگی سی آئی اور میں نے حضرت محمد ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے مجھ کو درود تنجینا تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز کے مسافروں سے کہو کہ ایک ہزار بار اس کو پڑھیں۔ میں نے بیدار ہو کر سب کو اس درود شریف کے پڑھنے کا حکم دیا۔ ہنوز تین سو مرتبہ پڑھا تھا کہ ہوائے تند موافق ہو گئی اور جہاز ڈوبنے سے بچ گیا۔ درود تنجینا یہ ہے۔ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَا نَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَ ھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَ تَقْضِیْ لَنا بِھَامِنْ جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَ تُطَھِّرُ نَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئٰا تِ وَ تَرْ فَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الْدَّرَجَا تِ وَ تُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِ یْرہ ط** اس درود کے پڑھنے سے تمام مقاصد دنیا و آخرت پورے ہوتے ہیں۔ (بقیہ: صفحہ نمبر 38 پر)

مردہ لوگ منہ کے بل گرے پڑے تھے

عذاب اور غضب کی بھینٹ چڑھنے والے

دنیا اور آخرت کے چشم دید انوکھے سچے واقعات کا مجموعہ جو دل کی اجڑی ویران دنیا کو بدل دیتے ہیں

حضرت عیسیٰؑ ایک بستی سے گزرے جس میں سب لوگوں کو مردہ پایا اور وہ گلیوں میں مونہوں کے بل گرے پڑے تھے۔ حضرت عیسیٰؑ اس سے بہت متعجب ہوئے اور فرمایا اے حواریوں! یہ سب لوگ (اللہ کے) عذاب اور غضب کی بھینٹ چڑھ گئے ہیں اگر یہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی میں مرتے تو ایک دوسرے کو دفن کرتے۔ انہوں نے عرض کیا اے روح اللہ! ہم چاہتے ہیں کہ ان کے قضیہ اور قصہ کو معلوم کریں۔ تو حضرت عیسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے اس کے متعلق دعا فرمائی تو ان کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ جب رات کا وقت ہو تو ان کو بلانا، یہ تمہیں جواب دیں گے۔

جب رات آئی تو حضرت عیسیٰؑ ایک بلند جگہ پر چڑھ گئے اور پکارا۔ اے بستی والو! تو ان میں سے ایک شخص نے ان کو جواب دیا، لبیک یا روح اللہ۔ فرمایا تمہارا کیا قضیہ ہے؟ عرض کیا اے روح اللہ! رات کو ہم عافیت سے سوئے تھے لیکن صبح کو ہلاکت میں جا گرے، فرمایا ایسا کیوں ہوا؟ عرض کیا، ہماری دنیا سے محبت کی وجہ سے، بدکاروں کی فرمانبرداری کی وجہ سے۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا دنیا سے تمہاری محبت کیسی تھی؟ کہا جس طرح سے بچے کو ماں سے ہوتی ہے، جب وہ سامنے آئی ہم خوش ہوئے، جب چلی گئی ہم غمگین ہوئے اور رونے لگے۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا، اے فلانے تیرے ساتھیوں کو کیا ہوا، وہ کیوں نہیں جواب دیتے؟ کہا ان کو طاقتور سخت فرشتوں کے ہاتھوں دوزخ کی لگام پڑی ہوئی ہے۔ فرمایا، پھر تو نے مجھے کیسے جواب دیا تو بھی تو ان میں سے ہے؟ کہا ہوں تو میں ان میں لیکن ان میں سے نہیں ہوں، جب ان پر عذاب آیا۔ (بقیہ صفحہ نمبر 13 پر)

نہ صحت سدا رہے گی اور نہ فراغت ہمیشہ رہے گی

محمد انور

صحت و فراغت:۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ورسول اللّٰہ یحب معک العاقبۃ"

(الطب النبوی، علاؤالدین الکمال) حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے ہیں کہ ''اے رب کریم بیماری کو صحت کی عظیم نعمت سے بدل دے۔'' اس لیے بیماری پر صبر اور صحت پر شکر واجب ہے۔ صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ نہ صحت سدا رہے گی اور نہ فراغت ہمیشہ رہے گی۔ اس لئے تم غفلت کا شکار نہ بنو۔

صحت اور اعتدال:۔ اسلام نے اپنے پیروکاروں کو زندگی گزارنے کے معاملے میں چاہے اس کا تعلق فرد سے ہو یا معاشرے سے عدل و اعتدال کا حکم دیا ہے۔ کلمہ عدل اور اعتدال (میانہ روی) دونوں کی اصل ایک ہی ہے یعنی عدل اور اعتدال ایک دوسرے کے ساتھ لازم وملزوم ہیں۔ اسلام کے عدل کا تصور یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی کے ہر معاملے میں عدل اور اعتدال کو ملحوظ رکھے اور اپنے وجود اور اپنی جسمانی قوتوں کے استعمال میں انصاف کرے۔ خوردونوش کا معاملہ ہو یا سیاست وعدالت کا میدان ہو۔ کسی حالت میں مومن سے عدل کا دامن نہیں چھوٹنا چاہیے۔ انصاف کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے کو ظلم کہا جاتا ہے۔

طرز زندگی اور صحت کے باہمی تعلق کی وضاحت کے لیے ہم صرف ایک مطالعے پر اکتفا کرتے ہیں۔ جس میں امریکہ کے ایک علاقے کے چھ ہزار بالغ افراد کی طرز زندگی کا ساڑھے پانچ سال تک مشاہدہ کیا گیا۔ ان سے سوال یہ بھی پوچھا گیا کہ صحت مند رہنے کے لیے مندرجہ ذیل سات زریں اصولوں میں کس کس اصول پر وہ باقاعدگی سے عمل کرتے ہیں۔ (1) روزانہ سات سے آٹھ گھنٹے تک سونا (2) روزانہ پابندی سے ناشتہ کرنا (3) دو کھانوں کے درمیان کسی چیز کے کھانے سے بالعموم پرہیز کرنا (4) عمر اور قد کے مطابق اپنا وزن برقرار رکھنا (5) سگریٹ بالکل نہ پینا، یا بہت ہی کم پینا (6) شراب نوشی سے مکمل پرہیز (7) روزانہ باقاعدگی سے ورزش کرنا۔ (بقیہ صفحہ نمبر 37 پر)

عبقری کے پکوان ذائقے اور مہک کے ساتھ

آپ بھی کوئی عمدہ ترکیب جانتی ہوں تو ''عبقری'' کے پکوان میں ضرور بھیجیں

پشاوری گوشت

اشیاء: بغیر ہڈی کے نرم گوشت آدھا کلو، پیاز ایک بڑی، ادرک ایک ٹکڑا آلو 4 عدد بڑے، دھنیا پوڈر ایک چائے کا چمچ، نمک، کالی مرچ، گھی، ہرا دھنیا ہری مرچ، ٹماٹر 250 گرام (ایک پاؤ)

ترکیب: گوشت کے ایک ایک انچ کے ٹکڑے کر لیں۔ دیگچی میں گھی گرم کر کے گوشت کے ٹکڑے تل لیں، پھر اس میں نمک پسی ہوئی ادرک اور دھنیا ڈال کر بھونیں۔ بھون کر اتنا پانی ڈالیں کہ اس میں گوشت گل جائے۔ ایک پیاز اور ٹماٹر کے موٹے ٹکڑے کاٹ لیں۔ آلو کو گول گول قاشیں بنا لیں اب انہیں گھی میں تل لیں۔ خیال رہے کہ ٹماٹر کے ٹکڑے گھلنے نہ پائیں، پیاز آلو بھی اتنا تلیں کہ صرف نرم ہو جائیں۔

گوشت گل جائے اور پانی بالکل ذرا سا رہ جائے۔ تو یہ تلی ہوئی چیزیں اس میں ملا دیں۔ ساتھ میں کالی مرچ، ہری مرچ اور ہرا دھنیا بھی ملا کر بالکل دھیمی آنچ پر دم دے دیں۔ دل چاہے تو اس میں تلی ہوئی مٹر اور گاجر بھی ملا سکتے ہیں۔ دہی، انار دانے اور پودینے کی چٹنی کے ساتھ پیش کریں۔

قیمے کے کٹلس

اشیاء: قیمہ آدھا کلو، ٹماٹر 2 عدد بڑے، زیرہ آدھا چائے کا چمچ، پیاز ایک بڑی، سرخ و سیاہ مرچ مرضی کے مطابق، ڈبل روٹی کا توس ایک بڑا یا دو چھوٹے۔ پسا ہوا رس یا سوکھا توس، گھی، نمک، ہرا دھنیا، ہری مرچ تھوڑی سی، انڈا ایک عدد۔

ترکیب: قیمے میں گھی، کترا پیاز، ہرا مسالا، ٹماٹر، مرچیں اور زیرہ ڈال کر دھیمی آنچ پر پکنے دیں۔ یہ خود اپنے ہی پانی میں پکے گا۔ جب پانی خشک ہو جائے تو بھون کر اتار لیں۔ توس پانی میں بھگو دیں، پھر نکال کر اور خوب اچھی طرح نچوڑ کر قیمے میں ملا دیں۔ اگر ڈر ہے کہ انڈا ملانے سے قیمہ زیادہ گیلا ہو جائے گا تو انڈا پھینٹ کر الگ رکھ لیں۔

قیمے کی بیضاوی شکل کی چپٹی چپٹی ٹکیاں بنالیں۔ انڈا لگا کر ڈبل روٹی یا رس کے چورے میں دباتی جائیں کچھ دیر کے لیے رکھ چھوڑیں تا کہ اوپر لگا ہوا چورا خشک ہو جائے پھر گرم گرم تل کر پیش کریں۔ بہت مزیدار اور ہلکے کباب ہوں گے۔ دل چاہے تو چاروں طرف آلو کے تلے ہوئے چپس سجائیں۔

پٹھانی کباب

اشیاء: قیمہ آدھا کلو، پیاز دو عدد، ادرک، لہسن (پسا ہوا) دو چھوٹے چمچ، دھنیا ایک چھوٹا چمچ، لال مرچ مرضی کے مطابق، انار دانہ ایک چمچ، ٹماٹر 3،4 بڑے، بھنا چنا ایک چوتھائی پیالی، گرم مسالا (پسا ہوا) آدھا چھوٹا چمچ، ہری مرچ، ہرا دھنیا، گھی مرضی کے مطابق۔

ترکیب: بغیر چربی کا قیمہ دو بار مشین سے نکلوائیں۔ تا کہ باریک ہو جائے، ایک پیاز گھی میں لال کریں اور انار دانے کے ساتھ پیس لیں۔ دھنیا توے پر بھون کر چنے کے ساتھ پیسیں۔ قیمے میں پسی ہوئی پیاز، ادرک، لہسن، دھنیا، مرچ، گرم مسالا، چنا، نمک، ہرا دھنیا، ہری مرچ کتر کر ملا دیں۔ لوہے کی سیخ یا کسی چکنے کانے پر گھی لگا کر چکنا کر لیں۔ اب اس پر کباب چڑھا چڑھا کر اتارتی جائیں۔ اس طرح بیچ میں سوراخ رہے گا۔

ایک بڑے دیگچے میں پانی ابالیں۔ دیگچے کے منہ پر باریک ململ کا ٹکڑا باندھ دیں۔ کپڑے پر سارے کباب رکھ کر کسی گہرے تسلے سے ڈھک دیں تا کہ بھاپ نکلنے نہ پائے۔ ایک دو بار الٹ پلٹ کر دیں۔ جب ذرا پک جائیں تو انہیں گھی میں تل لیں۔ ٹماٹر کے موٹے موٹے گول ٹکڑے بھی احتیاط سے تلیں کہ ٹوٹنے نہ پائیں۔

کسی دھات کے گہرے برتن میں کباب اور ٹماٹر کی تہہ بچھائیں اور تھوڑی دیر کے لیے دم دے دیں۔ پیش کرتے وقت اوپر پیاز کے لچھے باریک کترا ہوا ہرا دھنیا اور ہری مرچ سجائیں اور لیموں کے ٹکڑوں کے ساتھ پیش کریں۔

نوٹ: تلے ہوئے کباب کچے ٹماٹر کے ساتھ بھی پیش کر سکتی ہیں۔

مولسری اور کامنی کے پھولوں کا بچھونا قرآن کی برکت سے

ان کا بوڑھا اور بیمار چہرہ چمک رہا تھا قرأت ختم کر چکنے کے بعد

ایک اللہ والی خاتون کی آپ بیتی:

''بڑے میاں سلام''، ''خوش رہو بیٹا'' ان کی آواز نرم اور مسکراتی ہوئی تھی۔ ''اب آپ کی طبیعت کیسی ہے بڑے میاں''، ''شکر ہے اللہ کا'' اتنی گفتگو کرکے ہمیں محسوس ہوتا کہ ہم نے مولا بخش کے اس تمام بڑے اور روکھے پن کو شکست دے دی ہے جو وہ ہم سے روا رکھتا۔ بہار کی صبح کی نرم نرم ہوا، سبزے پر جوہی، مولسری اور کامنی کے پھولوں کا بچھونا سا کر دیا کرتی تھی۔ ایسے دنوں میں میں صبح صبح جاگ جاتی اور سیدھی باہر بھاگتی تاکہ زیادہ سے زیادہ پھول چن سکوں۔

وہ ایسی ہی ایک صبح تھی۔ تمام رات رات کی رانی مہکی تھی اور صبح کی ہوا نے پھولوں کے ڈھیر لگا دیئے تھے۔ میری آنکھ خود بخود کھل گئی۔ ابھی صبح پوری نمودار نہیں ہوئی تھی۔ نرم نرم ہوا چل رہی تھی میں اٹھ کر باہر آ گئی تھی۔ تقریباً ہر شخص سو رہا تھا۔ لیکن مولا بخش کی کھپریل سے ایک عجب سحر انگیز سی آواز آ رہی تھی۔ لحظہ بھر کو میرے قدم رکے میں نے ٹھنک کر سنا۔ اور پھر میں اس طرف چلی گئی۔ کھپریل کے ایک گوشے میں کھجور کی چٹائی پر ایک سایہ سا نظر آ رہا تھا اور یہ آواز ادھر ہی سے آ رہی تھی۔ میں اور قریب چلی گئی۔ کورا کورا صاف بدھنا ایک طرف رکھا تھا۔ اور کھجور کی چٹائی پر بیٹھے ہوئے بڑے میاں تلاوت میں مصروف تھے۔ میں چپ چاپ جا کر ان کے قریب کھڑی ہو گئی۔ اور یہ دیکھ کر مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ گاڑھے کا کرتا اور گاڑھے کی تہمد باندھنے والا یہ بیمار بوڑھا بغیر قرآن شریف کے تلاوت کر رہا تھا۔ ایک عجیب سی مبہوت کر دینے والی آواز تھی ان کی۔ جس نے میرے قدم پکڑ لئے تھے۔ وہ تمام الفاظ جن میں اب سے پہلے میرے لئے کوئی جان نہ تھی۔ اچانک ہی میرے حواسوں پر چھائے سے جا رہے تھے۔ بڑے میاں کی وہ آواز میرے کانوں میں آج بھی جاگ اٹھی ہے جیسے وہ کہہ رہے ہوں۔ **''کل من علیھا فان۔ ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔''** اور پھر میں کیا کہوں کہ انہوں نے کیسے دھیرے اور کس انداز سے کہا تھا۔ **فبای الاء ربکما تکذبٰن** میں ان الفاظ کے معنی اور مفہوم سے قطعاً آشنا نہ تھی لیکن مجھے محسوس ہو رہا تھا جیسے میرے رونگٹے کھڑے ہو رہے ہوں۔ وہ قراءت ہی نہیں کر رہے تھے بلکہ ایک عجب انداز سے دھیرے دھیرے جھوم رہے تھے۔ اور ان کا بوڑھا اور بیمار چہرہ چمک رہا تھا۔ قراءت ختم کر چکنے کے بعد وہ کھنکارے اور کھڑے ہوئے۔ ''بڑے میاں سلام''، ''خوش رہو بیٹا''، ''بڑے میاں!'' ''جی بیٹا''، ''آپ بغیر دیکھے قرآن شریف پڑھ لیتے ہیں۔'' ''ہاں میں نے حفظ کیا ہے۔'' میں اس دن بغیر پھول چنے ہی واپس چلی آئی۔ مجھے یوں لگ رہا تھا جیسے کسی نے میری جھولی پھولوں سے بھر دی ہو۔ دوسرے دن میں پھر منہ اندھیرے اٹھی لیکن سیدھی اسی کھپریل کی طرف چلی گئی۔ وہ حسب معمول قراءت میں مصروف تھے۔ کچھ دیر سنتے رہنے کے بعد میں دبے قدموں واپس آ گئی۔ اگلے دن مجھے بخار ہو گیا اور دوسری صبح بستر سے نہ اٹھ سکی۔ لیکن بڑے میاں کی آواز میرے کانوں میں گونجتی رہی، **الرحمٰن علم القرآن خلق الانسان علمہ البیان** ۔ وہ دن بھی گزر گیا اور دوسری صبح بھی میرا بخار نہ اترا۔ اماں کو فکر سی ہونے لگی۔ (بقیہ: صفحہ نمبر 38 پر)

نہایت افسوس ناک پہلو

قارئین عبقری خالص روحانی اور جسمانی خدمت سے مزین ہے۔ قارئین کے سہولت کے لئے کتب' ادویات اور رسالہ عبقری VP (وی پی) یعنی ایک فون یا خط پر ہم فوری طور پر یہ اشیاء بذریعہ ڈاک آپ کو مہیا کرتے ہیں۔

نہایت افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ VP منگوانے کے بعد اکثر وصول نہیں کرتے اور واپس کر دیتے ہیں قارئین اس کا نقصان آپ کے پسندیدہ عبقری کو پہنچتا ہے حتیٰ کہ ہم سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ آئندہ VP کی سہولت ختم کر دی جائے بلکہ عرض کیا جائے کہ پہلے رقم بھیجیں پھر ہم آپ کا آرڈر پوسٹ کریں گے۔ لہٰذا درخواست ہے اگر آپ VP منگوائیں تو اسے وصول ضرور کریں ورنہ آپ عبقری کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

گناہ چھوڑا اور بلا ٹل گئی

ابراہیم بن عبداللہ الحازمی

تین آدمیوں کا اپنے اعمال کے سبب غار سے نکل جانا:

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پچھلے زمانے میں تین آدمی کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں بارش نے انہیں آلیا، تینوں نے ایک غار میں پناہ لی، لیکن جب وہ اندر گئے تو ایک بڑی چٹان گر کر غار کے منہ میں لگی جس سے غار کا منہ بالکل بند ہو گیا، اس موقع پر ایک نے دوسرے سے کہا: بخدا تمہیں اس مصیبت سے اب صرف سچائی ہی نجات دلا سکتی ہے۔ اب ہر شخص کو اپنے کسی ایسے عمل کا واسطہ دے کر دعا کرنی چاہئے جس کے بارے میں اسے یقین ہو کہ وہ خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے تھا۔

چنانچہ ایک نے اس طرح دعا کی:

اے اللہ! تجھے خوب معلوم ہے کہ میں نے ایک مزدور رکھا تھا جس نے ایک فرق چاول کے عوض میرا کام کیا تھا۔ لیکن وہ شخص چلا گیا اور اپنی مزدوری چھوڑ گیا۔ پھر میں نے اس ایک فرق چاول کو لیا اور اس کی کاشت کی۔ اس سے اتنا کچھ ہو گیا کہ میں نے پیداوار سے ایک گائے خرید لی۔ اس کے بعد وہی شخص مجھ سے چاول مانگنے آیا، میں نے کہا: یہ گائے کھڑی ہے اسے لے جاؤ، اس نے کہا: میرے تو صرف ایک فرق چاول تمہارے ذمے تھے۔ میں نے اس سے کہا: اس گائے کو لے جاؤ، کیونکہ یہ اسی فرق چاول سے حاصل ہوئی ہے، آخر وہ گائے کو لیکر چلا گیا۔ پس اے اللہ! اگر یہ کام میں نے صرف تیرے ڈر سے کیا تھا تو غار کا منہ کھول دے۔ چنانچہ چٹان تھوڑی سی ہٹ گئی۔

پھر دوسرے شخص نے دعا کی:

اے اللہ! تجھے خوب علم ہے میں اپنے بوڑھے ماں باپ کی خدمت میں روزانہ رات کو اپنی بکریوں کا دودھ لا کر پیش کیا کرتا تھا۔ ایک رات اتفاق سے میں دیر سے آیا اور جب آیا تو وہ سو چکے تھے۔ ادھر میری بیوی اور بچے بھوک سے بے چین تھے۔ لیکن میری عادت تھی کہ جب تک والدین کو دودھ نہ پلا دوں بیوی بچوں کو نہیں دیتا تھا۔ (بقیہ صفحہ نمبر 36 پر)

صرف دس بار تلاوت اور نیک فرزند ملے

یہاں تک کہ وہ لوگوں کے ہاں کتے اور خنزیر سے بھی زیادہ ذلیل ہو گا

اَلْمُتَکَبِّرُ جل جلالہ

﴿بڑائی کرنے والا﴾ (عدد=۶۶۲)

متکبر وہ ذات ہے جو اپنی ذات کے مقابلہ میں سب کو حقیر سمجھے۔ عظمت اور بڑائی فقط اپنے نفس کے لیے جائز سمجھے۔ دوسروں کو اس نظر سے دیکھے جس طرح بادشاہ اپنے غلاموں کو دیکھا کرتے ہیں اگر یہ حالات سچے طور پر پائے جائیں تو تکبر ایسی ذات کے شایان شان ہو گا اور اگر یہ اوصاف نہ پائے جائیں اور تکبر پایا جائے تو یہ تکبر باطل اور مذموم ہو گا۔ (امام غزالیؒ) حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آپؓ نے منبر پر فرمایا اے لوگو! متواضع بنو کیوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کو سرفراز فرمائے گا۔ وہ اپنے خیال میں ذلیل ہو لیکن لوگوں کی نظروں میں بہت بڑا ہو گا۔ اور جس نے تکبر کیا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کر دے گا۔ وہ لوگوں کی نظروں میں ذلیل اور اپنے خیال میں بڑا ہو گا یہاں تک کہ وہ لوگوں کے ہاں کتے اور خنزیر سے بھی زیادہ ذلیل ہو گا۔ (رواہ البیہقی) ایک حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا:۔ ''بڑائی میرا تہبند اور عظمت میری چادر ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی عظمت، اس کا جلال اس کا رتبہ اور اس کی صحیح معنی میں قدر اور عزت کو پہچان لے گا وہ خود بخود عاجزی و انکساری اختیار کرے گا۔'' انسان کو چاہیے کہ اپنی اصل کو نہ بھولے اور عاجزی و انکساری اختیار کرے کیوں کہ تکبر صرف اللہ تعالیٰ ہی کو زیب دیتا ہے۔

اوراد و وظائف

فرزند صالح کا حصول:۔ جو شخص بیوی کے پاس جاتے وقت اس اسم پاک ''یامتکبر'' کی دس بار تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے نیک فرزند عطا فرمائے گا۔

حصول شرف و عزت:۔ جو شخص اس اسم پاک کی کثرت کرے گا انشاء اللہ اسے عزت و جاہ حاصل ہو گی۔ اس کا ذاکر خلقت سے الگ یکسوئی کی تلاش میں ہو گا دنیاوی ہنگاموں سے متنفر ہو گا۔ دینی مجالس میں فرحت محسوس کرے گا۔

سرکشوں کی ذلت:۔ شیخ مغربیؒ کا قول ہے یہ ذکر صالحین اور عابدین کے اذکار سے ہے اس اسم پاک کے ذاکر میں تہذیب و شائستگی پیدا ہوتی ہے۔ (بقیہ صفحہ نمبر 33)

کالی دنیا کالے عامل اور ازلی کالی مشکلات کا زوال اور قرآن طاقت کا کمال

ترقی یافتہ سائنسی دور کے باوجود آخرلوگ پریشان کیوں ہیں؟ پھر پیشہ ور کالے عاملوں کی مکاریاں آخرعروج پر کیوں ہیں؟ اس کی وجہ قرآنی کمالات سے لاعلمی اور دوری ہے آیئے ہم آپ کو قرآنی شفا سے روشناس کرائیں تاکہ آپ کی مایوس کر دینے والی مشکلات فوری دور ہوں یقین جانیئے ان آزمودہ قرآنی شفاؤں کو آزما کر خودکشی تک پہنچنے والے خوشحالی کی زندگی ہنسی خوشی بسر کر رہے ہیں۔ قارئین! انشاءاللہ آپ عبقری کے صفحات میں سورۃ البقرۃ سے لے کر سورۃ الناس تک کے روحانی وظائف وعملیات ملاحظہ فرمائیں۔

صاحب عزت تھا اب ذلیل ہوگیا

خاصیت: اگر کوئی شخص اپنے روزگار سے موقوف ہوا یا مالدار تھا مفلس ہوا یا صاحب عزت تھا، اب ذلیل ہوا یا صاحب اولاد تھا اب اولاد مرگئی یا عورت بیوہ ہوئی آئندہ کوئی پیغام نہیں دیتا یا عدالت ماتحت میں مقدمہ ہارا عدالت بالا دست میں اپیل دائر کیا ہو ایک سو ایک مرتبہ بعد گیارہ دفعہ درود شریف پڑھنے کے اس آیت کو پڑھے قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر"۔ اکیس دن کے عمل میں غیب سے مراد پوری ہوگی۔ اگر کوئی بادشاہ یا امیر یا دولت مند یا عالم فاضل صاحبِ کمال کے دشمن حاسد زیادہ پیدا ہوئے ہوں وہ شخص صبح وشام سات سات مرتبہ ان آیتوں کو پڑھا کرے انشاءاللہ کبھی کسی حاسد کی طرف سے کوئی اذیت نہ پہنچے گی خواہ کتنی ہی کوشش کرے گا مگر ناکام رہے گا۔ آیت یہ ہے قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْم" 0 یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ 0

عورت کو حمل گر جاتا ہو

خاصیت: جس عورت کو حمل گر جاتا ہو جس وقت سے حمل کی اُمید معلوم ہو بچہ ہونے تک روز پانی کے ٹکڑے یا طشتری پر یہ آیت مع بسم اللہ کے لکھ کر پلانا اسقاط سے محفوظ رکھے گا آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُکُمْ مِّنْ بَعْضٍ.

سورۃ بقرہ کا تین مرتبہ روز پڑھنا

فائدہ:۔ سورہ بقرہ کا تین مرتبہ روز پڑھنا پھر کسی مریض پر دم کرنا نہایت جلد مریض کو خدا کے فضل سے شفا دیتا ہے۔ تین روز کے بعد چار روز تک برابر سورہ آل عمران کا پڑھنا پھر مریض پر دم کرنا مہلک مرض سے بفضلہٖ تعالیٰ شفا بخشتا ہے وبائے طاعون یا ہیضہ غرض کہ ہر ایک قسم کی معمولی غیر معمولی وبا اور شدت مرض کے لیے ان دونوں سورتوں کا ملا کر گھر گھر جگہ جگہ پڑھنا نہایت مفید اور مجرب ہے۔

سارے گھر والوں، عزیزوں، قریبوں کو پلانا

فائدہ:۔ صبح کی نماز کے بعد ایک سو مرتبہ سورہ بقرہ ایک مرتبہ آلِ عمران پڑھ کر پانی پر دم کر کے سارے گھر والوں، عزیزوں، قریبوں کو پلانا انشاءاللہ بالضرور طاعون وغیرہ وباء سے محفوظ رکھتا ہے عمل مجرب ہے ضرور کیا جائے۔

فائدہ: سات مرتبہ الحمد شریف، تین مرتبہ سورۂ بقرہ اور تین مرتبہ آلِ عمران پڑھ کر پانی پر دَم کیا جائے پھر اس پانی میں لکھنے کی سیاہی گھول کر چاہے جتنے تعویذ اس طرح سے تیار کیا کریں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۰ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ط کَذٰلِکَ یُحْیِ اللّٰهُ الْمَوْتٰی ط وَیُرِیْکُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۰ الٓمّٓ ۰ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ط آج کے پیدا ہوئے بچہ کے گلے میں ڈلا جائے بارہ برس تک برابر پڑا رہے انشاءاللہ بچہ کی عمر دراز ہوگی اور ساری عمر مسان کے خلل سے بچا رہے گا۔

عشق اسلام اور جدید سائنس

کہنے والے نے کہا کہ عشق ہو جاتا ہے آخر یہ عشق کیسے ہوتا ہے☆ کون ہے جو عشق کے رازوں کو پہچاننا چاہے☆ عشق سے بڑے لوگوں کو بھی واسطہ پڑا انکی حالت اور کیفیت کیا تھی☆ ایک باکمال عشق میں مبتلا ہو گئے ان کی حالت اور کیفیت کیا تھی☆ ان کی انوکھی اور عبرت انگیز کہانی پڑھ کر آپ حیران بھی ہوں گے اور زندگی کی راہوں میں بہت کچھ حاصل بھی کریں گے☆ نئی نسل کے لیے خاص طور پر یہ کتاب ہے کہ عشق آتا کیسے ہے اور جاتا کیسے ہے☆ عشق ایک جادو ہے ایک کھیل ہے ایک ہتھیار ہے پھر یہ جب چلتا ہے تو اس گھر کا اور جان کا کیا ہوتا ہے☆ بڑے بڑے عاشقوں کے چشم دید حالات اور ان کے عشق کے انوکھے تجربے اس کتاب میں پڑھیں☆ ایک شخص نے اپنے بدن کو کیا لگایا کہ اس کے عشق کی بو ہر شخص کو آنے لگی اور وہ چیز ہر شخص کو بالکل مفت میسر ہے☆ اللہ کے عاشقوں کی عاشقی کے بہترین واقعات جب انکا عشق سر چڑھ کر بولا☆ اگر آپ یا آپ کا کوئی راز دان عشق میں مبتلا ہو گیا ہے تو براہ کرم اس کتاب کو ضرور پڑھیں، مائیں پڑھیں تو یہ کتاب پڑھ کر اپنی اور اپنی اولاد کی آج کے فتنہ کے دور میں ایسے انداز سے حفاظت کریں گی کہ انہیں اولاد کی طرف سے کوئی غم تک نہ ہوگا۔ اساتذہ اور کسی محکمے کا نگران یہ کتاب پڑھ کر ایسا قابل اور صاحب مطالعہ ہو جائے گا کہ عشق کی فتنہ پردازیاں اس کے سامنے کوئی مسئلہ نہیں رہے گا۔☆ ایسے لوگ جو عشق لیلیٰ سے عشق مولیٰ کی طرف آنا چاہتے ہیں وہ ضرور پڑھیں☆ گناہوں کو چھوڑنے والے اور توبہ کی طرف آنے والے تو لازم پڑھیں☆ مقام ولائیت اور مقام عبدیت کے خواہش مندوں کے لیے ایک بہترین تحفہ☆ یہ گھر میں عورتیں اور مرد تنہائی میں اسکو پڑھیں زندگی کی بہاریں زندہ ہو جائیں گی☆ اسکا ورق ورق انوکھا حرف حرف قابلِ عمل اور پوری کتاب موجودہ زمانے کے تقاضوں کے عین مطابق ہر گھر کی ضرورت ہر لائبریری کی شان ہر فرد کی تنہائی کا ساتھی اور نفس وشیطان کی چالوں سے بچا کر مولا کی دوستی کی خوشخبری دینی والی کتاب☆ ایک خاص شان اس کتاب کی یہ ہے کہ سابقہ دور کے بڑے بزرگ، بادشاہ، ملکہ، محدث اور نامور لوگوں کی زندگی کے سچے واقعات اور پھر انکے زندہ تجربات جو آج کے موجودہ دور کے لئے نہایت اہم ہیں۔ **بہت اہم کتاب ہے!!!**

کیا علم چھپانا ثواب عظیم ہے؟

کیا علم چھپانا ثوابِ عظیم ہے؟ ایسا نہیں تو پھر علم کو چھپا کر قبر میں آخر لوگ کیوں لے جاتے ہیں؟ ہاں! تمام انگلیاں برابر نہیں، مخلص بھی اس دنیا میں موجود ہیں۔ بندہ کے پاس لوگ وظائف، عملیات یا طب و حکمت کا علم سیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں؛ بندہ کے پاس جو کچھ ہے اپنا نہیں اللہ تعالیٰ کی امانت ہے لہٰذا جو فرد سیکھنا چاہے عام اجازت ہے۔ چونکہ بندہ کی زندگی مصروف ہے اس لئے پہلے اوقات کا تعین کر کے ملاقات کریں؛ پھر چاہے گھر بیٹھے بھی سیکھ سکتے ہیں۔ خط و کتابت کے ذریعے سیکھنا ممکن نہیں۔ بندہ خلوص دل سے راہنمائی کرے گا۔ کوئی نذرانہ یا فیس نہیں۔

فقط بندہ حکیم محمد طارق محمود عبقری مجذوبی چغتائی

نفسیاتی گھریلو الجھنیں اور آزمودہ یقینی علاج

پریشان اور بدحال گھرانوں کی الجھی خطوط اور سلجھے جواب

میرے والد نہایت سخت گیر ہیں بچپن میں ہم سب بہن بھائی ان سے بے حد ڈرتے تھے۔ جب وہ گھر میں ہوتے سب مختلف کمروں میں دبک جاتے اور کسی کو شور مچانے یا صحن میں نکلنے کی ہمت نہ پڑتی۔ اس ڈر اور خوف نے میرے ذہن میں ایسی جگہ پائی کہ میں اب تک کوشش کے باوجود اس سے نجات حاصل نہیں کر سکا۔ پرائمری اسکول میں ہمیشہ اپنی جماعت میں اول آتا۔ باقی لڑکے تفریح کے وقت کھیل کود میں مشغول ہوتے لیکن میں اس خوف سے کلاس میں دبکا بیٹھا رہتا کہ کہیں کسی ماسٹر کی نظر نہ پڑ جائے یا شرارتی لڑکے میری پٹائی نہ کر دیں۔ ہائی سکول میں پہنچا تو ہر وقت کی سوچ بچار اور خوف سے صحت خاصی کمزور ہو چکی تھی۔ جی جی میں اپنی اس کمزوری پر کڑھتا رہتا۔ صحت مند اور ہنستے کھیلتے لڑکوں کو دیکھ کر جل جاتا اور سوچتا کاش! میں بھی انہی جیسا ہوتا اس احساس محرومی نے رفتہ رفتہ مجھے احساس کمتری میں مبتلا کر دیا۔ باتیں کرتے ہوئے الفاظ منہ میں اٹک جاتے اور میں ہکلانے لگتا۔ اسکول سے نکل کر کالج میں پہنچ گیا ہوں لیکن احساس کمتری کی بدولت ساری ذہنی اور جسمانی صلاحیتیں کند ہو چکی ہیں۔ زندگی سے نفرت ہو گئی ہے۔ اکثر سوچتا ہوں میرے مرنے کی خبر جب بہن سنے گی تو اس کی کیفیت کیا ہوگی۔ بھائی کو معلوم ہوگا تو وہ کیا کرے گا؟ والدہ اور والد کا کیا حال ہوگا؟ کالج میں لڑکے سنیں گے تو ان کا ردعمل کیا ہوگا؟ تو کون کون روئے گا اور بین کرے گا۔۔۔۔؟ ان بے سروپا خیالات اور تفکرات سے نہ صرف صحت خراب ہو چکی ہے بلکہ حافظہ بھی جواب دیتا جا رہا ہے کوشش کر کے سبق یاد کرتا ہوں مگر اگلے ہی لمحے وہ بھول جاتا ہے۔ آپکے مشورے کا منتظر ہوں۔ خدا کیلئے مجھے اس ذہنی دوزخ سے نجات دلایئے۔ (ا۔ک۔ش۔ لاہور)

جواب:۔ آپ نے جن خیالات کا اظہار اپنے خط میں کیا ہے ان کا مقصد یہ ہے کہ آپ دوسرے لوگوں کی ہمدردیاں چاہتے ہیں۔ اسی جذبے کے زیر اثر آپ کے تخیلات آپ کو دور دور لے جا رہے ہیں لیکن اسے ایک اہم مسئلہ خیال کرنا درست نہیں یہ تو ایک طرح کا طریقہ ہے جس سے دبے ہوئے جذبات جو صحت کے لئے مضر بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔ خارج ہو جاتے ہیں! البتہ یہ مسئلہ صرف اسی وقت بنتا ہے جب ایسے خیالات بہت زیادہ شدید ہوں اور جوانی کے عالم میں بھی موجود رہیں آپ خود دیکھیں گے چند سال بعد اس قسم کے خیالات آپ کو مطلق نہیں ستائیں گے۔ نوجوانی کے عالم میں اس طرح کی FANTASIES کوئی تعجب کی بات نہیں۔ یہ صرف اس بات کی علامت ہے کہ آپ اپنے والد کے رویے کی شکایت کر رہے ہیں۔ اپنی تعلیمی کیفیت کو معمول پر لانے کیلئے مطالعے کے درست طریقے استعمال کیجئے۔ مطالعے کے طریقوں کا ذکر میں وقتاً فوقتاً انہی صفحات میں کر چکا ہوں۔ اس کا اولیں اصول باقاعدگی ہے۔ اگر آپ وقت مقررہ پر مطالعہ شروع کریں اور اپنا بیشتر وقت درسی کتابوں کے پڑھنے اور پھر خود ان سے نوٹس لینے میں صرف کریں۔ تو آپ کے پریشان کن خیالات خود بخود بغیر کسی زحمت کے جاتے رہیں گے۔ ذہن پریشان تبھی ہوتا ہے جب وہ غیر مصروف ہو۔ مصروف رہنے کی صورت میں نہ خیالات تنگ کرتے ہیں۔ اور نہ ہولناک خواب نظر آتے ہیں۔ یہ یاد رہے کہ آپ کے لئے صرف مطالعہ ہی ضروری نہیں بلکہ کھیل کود میں حصہ لینا بھی نہایت اہم ہے۔ اس طرف سے بھی غفلت نہ برتیے اپنے جسم اور دماغ دونوں سے کام لیجئے اور پریشان کن خیالات کو اپنی شخصیت پر مسلط ہونے کا وقت ہی نہ دیجئے۔ آپ گفتگو میں بھی صرف انہی خیالات کی وجہ سے اٹکتے ہیں۔ ورنہ اور کوئی خاص بات نہیں۔

نوجوانی کی عمر میں خوراک کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس نشوونما کے زمانے میں ایسی غذا درکار ہے۔ جس سے جسمانی توانائی میں مدد ملے۔ اس سلسلے میں کسی ڈاکٹر سے مشورہ کر کے اس کی ہدایات پر پوری طرح عمل کیجئے ڈاکٹری معائنے کے اور بھی بہت سے فائدے ہیں۔ جن سے آپ بے خبر نہ ہوں گے۔ بعض اوقات اس سے کسی ایسے معمولی نقص کا بھی پتہ چل جاتا ہے جو عموماً نظروں سے اوجھل ہوتا ہے۔ لیکن انسان کی شخصیت کو بری طرح متاثر کرتا ہے۔ آپ نے اپنے والد صاحب کی سخت گیری کی شکایت کی ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے یہ بات جان لینی چاہیے کہ اس عمر میں نہ تو پرانی عادت جاتی ہے اور نہ آپ اس حد تک جانے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ انہیں اس سے متنبہ کریں۔ اب تو آپ کو یہ تمام حالات بطور حقیقت تسلیم کرنے ہوں گے اور آہستہ آہستہ ان سے مانوس ہونا پڑے گا۔ ممکن ہے آپ کے خیالات اور ان کے خیالات میں بہت فرق ہو۔ کوشش کیجئے کہ کسی ایک معاملے میں جہاں اتفاق رائے ہو آپ ان کے قریب آئیں۔ احترام اپنی جگہ پر ہے، لیکن ان کے قریب آنا اور ان کے خیالات سے مستفید ہونا بھی ضروری ہے۔ پھر یہ بھی تو ایک تلخ حقیقت ہے کہ نئی نسل اور پرانی نسل میں اقدار کے لحاظ سے بہت بڑا فرق پیدا ہو گیا ہے۔ آپ جسے سخت گیری کہتے ہیں وہ ان کے نزدیک اخلاقی نقطہ نظر سے نظم وضبط (ڈسپلن) کے مترادف ہو۔ یاد رکھئے ایسے لوگ بہت زیادہ آزادی کو پسند نہیں کرتے اور اس بنا پر نوجوان اپنے والدین کو سخت گیر اور معلوم نہیں کن کن القاب سے نوازتے ہیں۔ وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ یہ ان کی بہتری کی خاطر ہے۔

عزیزم! آپ کے شاندار مستقبل کے پیش نظر یہ مشورہ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس گھریلو ماحول سے فرار حاصل کرنے کی بجائے اپنے آپ کو اس کے موافق بنانے کی کوشش میں مصروف رکھئے۔ اس طرح اپنے ابا جان کو دوست سمجھ سکیں گے اور اپنی پریشانی اور مایوسی کو خیر باد کہہ سکیں گے۔

(بقیہ: ان کا سامان باہر سڑک پر پھینک دیا)

اس دنیا میں کامیابی کا راز قناعت اور شکر گزاری ہے۔ یہی وہ حقیقت ہے جس کو مذکورہ قول میں "سیکنڈ بیسٹ" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ سیکنڈ بیسٹ پر قناعت کرنا اپنے کو پیچھے ڈالنا نہیں ہے۔ یہ دراصل قابل عمل سے آغاز کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو آدمی پہلے مرحلہ میں سیکنڈ بیسٹ پر راضی ہو جائے وہ بعد کے مرحلہ میں فرسٹ بیسٹ تک پہنچ جاتا ہے اور جو شخص اس طرح راضی نہ ہو، وہ سیکنڈ بیسٹ بھی کھو دیتا ہے اور فرسٹ بیسٹ بھی۔

حیا کی غایت یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ سے حیا کرے۔

حسن و جمال

رخساروں کو پھولوں کی سی تازگی عطا کیجئے

تندرستی اور تازگی

یاد رکھیں حسن و جمال کا اظہار محرم مرد یا ذاتی نکھار کے لیے ہی جائز ہے۔ (مریم عبداللہ)

آپ اپنے چہرے کی دلکشی اور تازگی برقرار رکھنے کے لیے اور خوبصورت نظر آنے کے لیے مہینے، دو مہینے بعد پارلر کا چکر تو ضرور لگاتی ہوں گی اور پھر وہاں سے فیشل کلینزنگ اور ماسک وغیرہ کے استعمال کے بعد ہی آپ کی جلد تروتازہ دکھائی دیتی ہے۔ لیکن یہ عمل کچھ وقفے کے بعد ہی ممکن ہے۔ کیونکہ روز روز تو کوئی بھی خاتون بیوٹی پارلر نہیں جاسکتی اور پھر اس فیشل کے اثرات بھی چند روزہ ہوتے ہیں اور کچھ روز کے بعد جلد پھر ویسی ہی ہونی شروع ہو جاتی ہے جیسا کہ پہلے تھی اور پھر خواتین یہ سوچتی ہیں کہ کب گھریلو کاموں سے فرصت اور پارلر جانے کا وقت ملے تو وہ اپنی جلد کی تروتازگی کے لیے ٹریٹمنٹ کروائیں۔ اور ظاہر ہے اس کام کے لیے وقت کے ساتھ ساتھ پیسہ بھی درکار ہوتا ہے۔ جس کا گھریلو اخراجات میں بجٹ کرنا خواتین کے لیے واقعی اہم کام ہوتا ہے۔ یا پھر یہ اضافی خرچہ بن جاتا ہے جس سے اکثر خواتین کا گھریلو بجٹ بھی اپ سیٹ ہو جاتا ہے۔ آج ہم آپ کو چہرے کی دلکشی، تازگی کے لیے ایسی گھریلو ٹریٹمنٹ بتائیں گے جس کے ذریعے آپ گھر پر اپنی جلد کو موئسچرائز رفراہم کر کے اس کی کلینزنگ کر سکتی ہیں۔ لیکن اس کے لیے ہفتے میں ایک بار منی فیشل ضرور کروائیں۔ اس سے قبل کہ آپ کو خبر ہو آپ کی جلد تروتازہ اور چمکدار ہو جائے گی اور خوبصورت ہو کر تمتمانے لگے گی۔ آپ کو اپنے ہوم ٹریٹمنٹ کے لیے ضرور نکلنا ہو گا منی فیشل کے لیے آپ کو جو سامان درکار ہو گا وہ درج ذیل ہے:

آئی میک ریموور، کلینزر اور ٹونر، کاٹن وول مال مع بڑے ٹشوز، ایکسفولیٹر یا پیل آف ماسک، بڑا پیالہ، ابلا ہو پانی اور ایک تولیہ مساج آئل، فیس ماسک، موئسچرائزر، کولڈ ٹی بیگز۔

<u>1......ابتداء میں گرد اور اضافی تیل صاف کیجئے:</u> بھرپور کلینزنگ کے لیے پہلے اس بات کا یقین کر لیجئے کہ آپ کی جلد تیل سے پاک ہے۔ آنکھوں سے ابتداء کرتے ہوئے ایک ہاتھ سے ابرو کو کھینچئے اور دوسرے ہاتھ سے میک اپ اتاریئے۔ تھوڑا سا کلینزر اپنے ہاتھوں میں لیکر ملئے اور جلد پر پھیلا دیجئے۔ گرد میک اپ کو اتارنے کے لیے ہتھیلیوں سے چہرے کو دبایئے اور اٹھایئے۔ تیل کی تلچھٹ کو پانی سے دھو لیجئے۔ ٹونر سے فنش ٹچ دیجئے اور اسے بخارات بن کر اڑنے سے پہلے بلوٹنگ کر لیجئے۔

<u>2......چہرے کو صاف کیجئے:</u> جلد کے مردہ خلیات کو صاف کر دینے سے چہرے کا ماسک زیادہ اثر انگیز ہوتا ہے۔ ستھیٹک بیڈز والے ایکسفولیٹر کا انتخاب کیجئے جو کہ نیچرل گرائنیز کے مقابلے میں ہلکا ہوتا ہے۔ اس سے اپنے چہرے اور گردن پر مساج کیجئے۔ زیادہ توجہ، ٹھوڑی، ناک اور پیشانی کے ٹی زون پر دیجئے۔ پھر گرم پانی سے منہ دھو لیجئے۔ حساس جلد کے لیے ایکسفولیٹر کی نسبت پیل آف ماسک زیادہ بہتر رہتا ہے۔ جو کہ چھلکے کی مانند آسانی سے اتر جاتا ہے۔

<u>3......بند مسامات کو بھاپ سے صاف کیجئے:</u> کام کاج کے دوران پسینہ آنے سے جلد کی سطح پر گندگی کی تہہ جم جاتی ہے۔ یہ زرد اور بے رونق رنگ کی جلد کے لیے بہترین ٹریٹمنٹ ہے جس سے جلد کی رنگت نکھر آتی ہے۔ لیکن ان حساس جلد والوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے جن کی سرخ رگیں نمایاں ہوں۔ بھاپ لینے کے لیے ایک پیالے میں کھولتا ہوا پانی ڈالیں۔ اپنے سر کو تولیہ سے ڈھانپ کر اپنا چہرہ پانی کے پیالے سے ایک فٹ اونچا رکھئے تاکہ بھاپ نکلنے نہ پائے۔ دو یا تین منٹ کے بعد تولیہ ہٹا لیجئے۔ اپنے چہرے کو گرم پانی سے دھو لیجئے اور پھر اسے تھپکنے کے انداز میں خشک کر لیجئے۔ کلینزنگ کا یہ عمل چہرے کے داغ دھبوں اور دانوں کو ٹھیک کرنے میں مدد دیتا ہے۔ لہٰذا دانوں کو دبا کر ختم کرنے کی خواہش سے پرہیز کریں۔ اگر آپ نے ایسا کیا تو یہ انفیکشن مزید آپ کی جلد کی گہرائی میں اتر جائے گا اور اسے درست ہونے میں دوگنا وقت لگ جائے گا۔

<u>4......گرم تیل سے مساج:</u> گرم تیل کے مساج سے تناؤ کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے اور دوران خون کا عمل بھی تیز تر ہو جاتا ہے۔ جس سے رنگ چمکدار اور ملائم ہو جاتا ہے۔ مساج کے لیے ریڈی بلینڈڈ اور وماتھراپی آئل کے چند قطرے یا گریپ سیڈ یا سن فلاور تیل کی تھوڑی سی مقدار لے لیجئے۔ تیل کو اپنے ہاتھ میں لیکر ملئے تاکہ تیل میں حدت پیدا ہو جائے۔ پھر گردن کے نچلے حصے سے مساج کا آغاز کیجئے اور ہلکے ہلکے تھپتھپاتے ہوئے اوپر چلے جائیں۔ پھر ناک کے اوپری حصے سے مساج کا آغاز کیجئے۔ صرف اپنی انگلیوں کے پوروں کو استعمال کرتے ہوئے دائرے کی شکل میں ابرو اور آنکھوں کے گرد تھپتھپایئے۔ یہ عمل کئی بار دہرائیں۔ پھر اپنی انگلیوں سے اپنی آنکھوں کو آہستگی سے دباتے ہوئے پانچ تک گنتی گنئے۔ اضافی تیل کو ٹونر کی مدد سے صاف کر لیں۔

<u>5......رخساروں کو پھولوں کی سی تازگی عطا کیجئے:</u> چہرے پر ماسک لگانے سے آپ کی جلد کے حسن کا یہ عمل اپنی تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ ماسک اور وافر مقدار میں اپنے چہرے، گردن سے نیچے اور سینے کے اوپری حصے پر لگایئے۔ پھر ٹھنڈے ٹی بیگز کو اپنی آنکھوں پر رکھ لیجئے اور ماسک کو اپنا کام دکھانے کی مہلت دیجئے۔ سکون سے لیٹ کر تھوڑا سا ریلیکس کریں۔ جب طے شدہ وقت پورا ہو جائے تو ماسک کو دھو لیجئے اور ٹونر، موئسچرائزر استعمال کیجئے۔ پانچ منٹ کے بعد اضافی موئسچرائزر کو بلوٹنگ سے صاف کر لیجئے۔ آپ دیکھیں گی کہ آپ کی جلد کی تازگی اور شگفتگی پھولوں کی مانند ہو گی اور آپ کا چہرہ کھل جائے گا۔

(بقیہ: قارئین کی خصوصی تحریریں)

ہر طرف خوف و ہراس پھیل گیا ہر ایک نے اس سانحہ کو اپنی بساط کے مطابق محسوس کیا لیکن کچھ نیک لوگ ایسے بھی تھے جن کو اس وقت اللہ نے اپنی پناہ میں لے لیا یہ بات میں ایک واقعے کے حوالے سے بیان کر رہی ہوں ایک بزرگ جو میرے ابو کے دوست تھے۔ انکا قصہ ان کی زبانی ''میں چوکی (باغ) میں رہتا ہوں۔ 8 اکتوبر کی صبح میں نے سحری کی ''نماز پڑھی اور سات دفعہ سورۃ یسین کی تلاوت کی اور دائیں طرف مڑ کر سو گیا۔ سنا ہے کہ زلزلہ ہوا اور میرے اوپر دو چھتیں آگریں آگریں کم از کم 1:00 بجے مجھے میرے بچوں نے آ کر نکالا تو میں جاگا اور پوچھا کہ میں کہاں ہوں اور یہ سب کیا ہے؟ اس وقت مجھے پتہ چلا کہ اتنی بڑی تباہی ہو چکی ہے اور سارا باغ تباہ ہو چکا ہے'' غرض انہیں اس سارے قصے کا لوگوں کی زبانی علم ہوا اور وہ اس قیامت صغریٰ کو محسوس کرنے سے محفوظ رہے۔

(بقیہ: صرف دس بار تلاوت اور نیک فرزند ملے)

اور عوام وخواص کی نظروں میں صاحب عزت ہوتا ہے۔ اور اس کے سامنے سرکش ذلیل و سرنگوں ہوتے ہیں۔

بدخوابی سے حفاظت: جس شخص کو بدخوابی یا سوتے میں ڈر لگتا ہو سونے سے پہلے اکیس دفعہ اس اسم مبارک ''یا متکبر'' کو پڑھ کر خاموش ہو کر سو جائے انشاء اللہ کبھی بدخوابی نہ ہوگی۔

ہر برائی سے تحفظ: اگر کوئی شخص اس اسم پاک کو ۴۹۹ دفعہ یا ۶۶۲ دفعہ جمعہ کے روز مکان کی دیوار پر لکھے تو اللہ تعالیٰ اس مکان یا شہر یا باغ کو ہر برائی سے محفوظ رکھے۔ اور جو اس کو شرف مریخ میں لکھ کر پاس رکھے گا سرکش اس کے سامنے ذلیل ہوگا۔

(مولانا محمد الیاس ندوی)

سحر پیشگی حفاظت کا قرآنی نسخہ کیمیا

ابراہیم اپنی خاندانی روایات سے ہٹ کر ایک مدرسہ میں زیر تعلیم تھا، اللہ نے اس کو غیر معمولی حافظہ اور ذہانت سے نوازا تھا، جب درجہ میں وہ ایک دفعہ اپنے استاد سے سبق سنتا تو اس کو یاد ہو جاتا، سال بھر کے مختلف امتحانات سہ ماہی و ششماہی میں وہ کبھی دوم نمبر سے کامیاب ہوتا تو کبھی اول نمبر سے، لیکن گزشتہ کئی سالوں سے وہ سالانہ امتحانات میں برابر اول نمبر ہی پر آ رہا تھا، اس کے کئی ساتھی جو اس سے کئی گنا رات دن محنت کرتے اس کا مقابلہ نہیں کر پا رہے تھے، بالآخر زاہد کو جو اس کا کئی سال سے اسی درجہ میں ساتھی تھا اور ہر سال اس سے مقابلہ کی ناکام کوشش کرتا شیطان نے ایک ترکیب سجھائی کہ وہ کسی ساحر یا عامل سے اس کو زیر کرے اس طرح کہ وہ عین امتحان میں اپنی یاد کی ہوئی چیزیں بھول جائے، کچھ لکھ نہ سکے اور **نتیجۃً** ناکام نہ سہی اول آنے سے رہ جائے، زاہد کے لئے مشکل یہ تھی کہ وہ شہر میں کھلم کھلا اور علی الاعلان اس طرح کے ناجائز وخلاف شریعت کام کیلئے کسی عامل سے رجوع نہیں کر سکتا تھا، اس طرح کے لوگوں سے ملنا اور ان کے یہاں آنا جانا ہی اس کو شک کے دائرے میں لانے کیلئے کافی تھا، وہ کئی دن تک سوچتا رہا بالآخر ابلیس لعین نے اس کو اس کا بھی حل بتایا وہ یہ کہ وہ ملک کے کسی نامور وخوش عقیدہ عامل سے خط وکتابت کے ذریعہ رجوع کرے، زاہد نے کسی طرح ایک بڑے شہر میں موجود نامور عامل کا پتہ حاصل کر لیا اور خط کے ذریعہ ابراہیم کو زیر کرنے کی اپنی اس خواہش کا اس سے اظہار بھی کر دیا، اس عامل نے جوابی خط میں زاہد سے ابراہیم کے متعلق وہ تفصیلات طلب کیں جس کی اس کو اس غیر شرعی عمل میں ضرورت تھی یعنی اس کا اور اس کے والدین کا نام، عمر، پتہ، وغیرہ، ادھر زاہد مطمئن تھا کہ اس مرتبہ وہ ضرور امتحان میں ابراہیم سے بازی لے جائے گا ورنہ کم از کم ابراہیم تو اول آنے سے ضرور رہ جائے گا۔ لیکن وہ یہ بھول گیا تھا کہ بیماری کے ساتھ علاج کی طرح اللہ نے زہر کے ساتھ تریاق اور سحر وجادو کے ساتھ اس کا توڑ بھی رکھا ہے، عامل کے خط سے زاہد کو معلوم ہوا کہ اس نے اپنا کام شروع کر دیا ہے اور اس کا اثر جلد ہی ظاہر ہونے والا ہے، عامل کی پیشگوئی کے مطابق زاہد مسلسل کئی ماہ تک ابراہیم کا برابر جائزہ لیتا رہا کہ اس سفلی عمل کا کیا منفی اثر اس پر مرتب ہو رہا ہے، کیا اس کی طبیعت خراب رہتی ہے یا وہ خلاف عادت درجہ سے غائب رہنے لگا ہے لیکن اس کو تعجب ہوا کہ اس طرح کا کوئی اثر کئی ماہ کے انتظار کے باوجود اس پر مرتب نہیں ہو رہا تھا بالآخر اس نے عامل سے رجوع کیا تو وہاں سے جواب آیا کہ آپ کے ساتھی کو ہمارے اس عمل کا چونکہ پیشگی علم ہو گیا ہے اور اس نے اس کا توڑ بھی پہلے ہی سے کر لیا ہے اس لئے ہمارے سحر کا اس پر کوئی اثر نہیں ہو رہا ہے لیکن زاہد کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی تھی کہ ابراہیم کو اس کا کیسے علم ہو گیا، اگر واقعی اس کو علم ہو گیا ہوتا تو وہ اس کے ساتھ پہلے ہی کی طرح بے تکلف کیوں ہے اور اس سلسلہ میں اس کی طرف سے کسی ناگواری کا اظہار کیوں نہیں ہو رہا ہے، حقیقت بھی یہی تھی کہ ابراہیم اس کی حرکت سے لاعلم ہی تھا لیکن دوسری طرف زاہد بے چین تھا کہ کسی طرح یہ گتھی سلجھ جائے کہ ملک کے نامور عامل بھی ابراہیم کے سلسلہ میں ناکام کیوں ہیں۔

عامل کے اس شہر میں اس کے مدرسہ میں ابراہیم کے گاؤں کے کچھ طلباء زیر تعلیم تھے، ان سے اس عامل کو معلوم ہو گیا تھا کہ اس شہر میں صحیح العقیدہ لوگوں کا غلبہ ہے اور وہاں ان کا ایک بڑا مرکزی مدرسہ بھی ہے، ایک دن باتوں باتوں میں اپنے مدرسہ میں زیر تعلیم ایک طالب علم کو اس نے زاہد کے خطوط دکھائے اور اس کو یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ تمہارے شہر میں ہمارے مسلک وعقیدہ کے خود اسی مدرسہ میں کتنے لوگ موجود ہیں جو خود ہم سے اپنی ضرورت کیلئے رجوع کرنے پر مجبور ہیں، چھٹیوں میں اس طالب علم نے وہ خطوط ثبوت لا کر اپنے کچھ دوستوں کو (بقیہ صفحہ نمبر 38 پر)

آپ کا خواب اور روشن تعبیر

شاندار مستقبل

(حمیرہ گل ۔فیصل آباد)

میں نے ایک استخارہ کیا تھا۔اپنے کزن کے لیے کہ کیا اس کے ساتھ میری شادی ہوگی یا نہیں؟ استخارہ کر کے میں سو گئی۔تین دن تک استخارہ کیا۔ پہلے دن ہرا نظر آیا دوسرے دن سفید نظر آیا اور تیسرے دن ہرا اور سفید دونوں کلر نظر آئے مگر میرے کزن کی منگنی کہیں اور ہوگئی ہے اور اس کی شادی ہونے والی ہے۔

۲)......اکثر خود کو دریا کنارے کھڑا دیکھتی ہوں اور بارش ہو رہی ہوتی ہے۔ ہرے درخت اور سفید چیزیں نظر آتی رہتی ہیں اور اذان کے وقت آنکھ کھل جاتی ہے۔

تعبیر :۔ آپ کے دونوں خواب اچھے ہیں اور آپ کا مستقبل ایک شاندار مستقبل ہوگا اور آپ بہت خیر و برکات پائیں گی البتہ آپ کی شادی آپ کے کزن کے ساتھ متوقع نہیں ہے۔ لیکن اللہ کی رحمت سے آپ پر خصوصی عنایات ہوں گی۔فقط واللہ علم

سوچ سمجھ کر عورت کا انتخاب

(محمد اسلم کھوکھر۔جڑانوالہ)

چند ہی دن پہلے کا خواب کچھ یوں ہے۔شام کا وقت ہے آسمان پر بدلیاں اتنی گہری ہیں کہ بارش کا بھروسہ نہیں۔ تقریباً چار بجے کا وقت ہے اچانک کہیں سے بھورے تیتروں کا جوڑا آتا ہے۔خوبصورتی اتنی کہ نایاب نسل معلوم ہوتی ہے۔میں انہیں دیکھ کر پکڑنے کی کوشش کرتا ہوں،تھوڑی سی محنت کر کے پکڑ لیتا ہوں۔قد کے لحاظ سے درمیانی مرغی کا سائز ہے۔میرا ایک عزیز ترین دوست بھی آجاتا ہے میں ایک تیتر اسے پکڑاتا ہوں اور ایک خود لیکر پنجرے کے لیے دوکاندار کے پاس جاتے ہیں وہاں ایک بٹیر بھی پکڑتا ہوں جو دکان میں پھر رہا ہوتا ہے پھر اسے وہیں چھوڑ دیتا ہوں لیکن وہاں سے کوئی پنجرہ نہیں ملتا۔بارش شروع ہوجاتی ہے اتنا یاد رہے کہ ہم اپنے ایک کزن کی گاڑی میں بیٹھ کر گھر آجاتے ہیں پھر نہیں معلوم تیتر کہاں گئے؟

تعبیر :۔ آپ کے خواب کی تعبیر کے دو پہلو متوقع ہیں ایک یہ کہ آپ کی اور آپ کے دوست کی بیویاں دونوں بہنیں ہوں گی۔دوسرے یہ کہ آپ دونوں دوستوں کی بیویاں ہم مزاج اور ہم طبیعت ہوں گی۔لیکن ان دو پہلوؤں کے مطابق آپ کی بیویاں آپ کے مزاج کے موافق نہیں ہوں گی جس کی وجہ سے گھر میں خوشگوار ماحول ناپید ہوگا۔ آپ کے ہاں ایک لڑکے کے پیدا ہونے کا اشارہ ہے مگر وہ زیادہ زندہ نہیں رہے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ اپنی بیوی کی وجہ سے فضول خرچی اور لہو ولعب میں مبتلا ہو جائیں اس لئے سوچ سمجھ کر عورت کا انتخاب کیجئے گا۔ بہر کیف آپ کی دونوں بیویاں آپ کی تابعدار نہیں ہوں گی اگر چہ آپ حضرات بہت کوشش کریں گے مگر کسی طرح بھی کامیابی نہیں ہوگی۔ فقط واللہ علم

اولاد نرینہ اور اچھی تربیت

(نرگس فردوس......چیچاوطنی)

میں نے دیکھا کہ میں صحن میں کمرے کے دروازے کے پاس کھڑی ہوں۔ایک ہمسائی آتی ہے اور اندر کمرے میں چلی جاتی ہے۔کچھ ہی دیر بعد اسی کمرے سے میری والدہ باہر نکلتی ہیں ان کے ہاتھ میں سفید کمبل میں لپٹے ہوئے دو چھوٹے بچے تھے۔انہوں نے دو بچے مجھے پکڑاتے ہوئے کہا کہ یہ تمہارے بھائی ہیں ان کا بہت خیال رکھنا۔۔۔

تعبیر :۔ آپکے خواب کی دو تعبیریں ممکن ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ رب العزت آپ کو شادی کے بعد اولاد نرینہ سے نوازیں گے اگر آپ ان کی اچھی تربیت کریں گی تو انشاء اللہ آپ کے لیے باعث عزت و راحت ہوں گے۔دوسری یہ کہ اگر آپ کی والدہ مرحومہ کی بچپن میں یا اسقاط حمل کی شکل میں کوئی اولاد فوت ہوگئی تھی تو آپ کے خواب کے مطابق وہ معصوم اولاد آپ کی والدہ کی بخشش کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ والدہ کے لیے کچھ ایصال ثواب بھی کر دیں۔

بھوت بلا کے قصے

(اصغر علی۔بہاولپور)

میں نے ایک چڑیل کو دیکھا وہاں میں اور میرے دو دوست بھی تھے۔پہلے چڑیل ہمارے آگے پیچھے پھر رہی تھی۔ دو دفعہ ہمارے پاس آئی پھر ہم اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کو دیکھنے لگے۔ وہ بولنے لگی بتاؤ میں تم تینوں میں سے کس کو کھاؤں اور میں نے اس سے کہا مجھے مت کھاؤ میں ابھی بچہ ہوں اور اسکے بعد اچانک میری آنکھ کھل گئی۔

تعبیر :۔ جن، چڑیل کا وجود اگر چہ یقینی ہے اور اللہ کی مخلوقات میں سے ایک ناری مخلوق ہے اور بسا اوقات بہ مشیت خداوندی انسان کو نقصان بھی پہنچاتی ہے مگر ان چیزوں کو ہر وقت اپنے دماغ پر سوار رکھنا اور ان کی ہیبت اور دہشت میں مبتلا رہنا یہ انسانی شان کے خلاف ہے۔اللہ نے انسان کو جو شرف و بزرگی اور قدرت وقوت دی ہے ان مخلوقات کے پاس اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہے۔ باقی ہر مخلوق کے جذبات، احساسات کا احترام انسانی اخلاق کا حصہ ہے چنانچہ احادیث میں خود نبی کریم ﷺ نے حیوانات و جنات تک سے ہمدردی اور محبت کا سبق دیا ہے۔ بہر کیف آپ کا خواب انہی بھوت بلا کے سنسنی خیز واقعات کی عکاسی کرتا ہے۔ جو انسانی نفسیات سے ناواقفیت کی وجہ سے ناولوں کا حصہ بن گئے ہیں۔ کوئی پریشانی والی بات نہیں۔ اللہ عافیت رکھے۔ فقط واللہ علم

کارِ خیر کا اچھا انداز

اگر آپ کے پاس کتابیں نئی یا پرانی کسی بھی موضوع یا کسی بھی عنوان کی ہوں یا رسائل ڈائجسٹ میگزین وغیرہ کسی بھی موضوع کے ہوں اور آپ چاہتے ہوں کہ وہ صدقہ جاریہ کیلئے استعمال ہوں مخلوقِ خدا اس سے نفع حاصل کرے اور آپ کی آخرت کی سرخروئی ہو، مزید وہ رسائل و کتابیں محفوظ ہوں یا پھر یہ رسائل و کتب آپ کے پاس زائد ہوں تو دونوں صورتوں میں یہ رسائل و کتب مدیر ماہنامہ عبقری کو ہدیے کی نیت سے ارسال کریں وہ محفوظ ہو جائیں گی اور افادہ عام کیلئے استعمال ہونگی۔ آپ صرف اطلاع کریں منگوانے کا انتظام ہم خود کریں گے یا پھر آپ ارسال فرمادیں۔

قارئین کی خصوصی تحریریں

''اللہ اور رسول ﷺ کے کسی حکم کو چھوٹا نہ جانیں''

(ماریہ منصور لاہور)

ہارون رشید کی بیوی زبیدہؒ بہت ہی دیندار صاحب علم و فضل خاتون تھی ان کے محل میں ایک ہزار باندیاں چوبیس گھنٹے قرآن پاک کی تلاوت میں مشغول رہتی تھیں۔ ایک دفعہ مکہ مکرمہ میں پانی کی شدید قلت ہوگئی اور پانی کا ایک مشکیزہ دس درہم سے لیکر ایک دینار تک بک گیا۔ حجاج اکرام کو بہت تکلیف اٹھانا پڑی۔ زبیدہؒ کو جب اس کی خبر ہوئی تو ان کو بہت دکھ ہوا۔ انہوں نے اپنے انجینیئروں کو جمع کر کے حکم دیا کہ کسی طرح مکہ مکرمہ کے لیے پانی کا بندوبست کرو اور پانی کے چشمے تلاش کرو چنانچہ انہوں نے کافی تگ ودو سے ایک چشمہ طائف کے راستے میں اور دوسرا چشمہ نعمان وادی میں دریافت کیا۔ لیکن ان کا پانی مکہ مکرمہ تک پہنچانا بڑا جان جوکھوں کا کام تھا، راستے میں پہاڑیاں تھیں جن کو کھودنا انتہائی دشوار تھا لیکن اس نیک خاتون نے حکم دیا کہ جتنا بھی خرچ ہو مکہ مکرمہ کے لیے پانی کا بندوبست کیا جائے اور اگر کوئی مزدور پتھر پر ایک کدال مارنے کی ایک اشرفی بھی طلب کرے تو دے دو۔

چنانچہ تین سال کی شب وروز محنت کے بعد 33 ہزار میٹر (33 کلومیٹر لمبی) نہر تیار ہوگئی جس کو ریت سے بچانے کے لیے اوپر سے ڈھانپا گیا راستے میں کئی جگہ مسافروں کے پانی پینے کے لیے انتظام کیا گیا اور بارش کے زمانے میں بارش کے پانی کو بھی نہر میں ڈالنے کا بندوبست کیا گیا اس میں ایسا مصالحہ استعمال کیا گیا کہ اس کا پانی رِس کر ریتلی زمین میں جذب نہ ہو، نہر کی تیاری پر 70 لاکھ دینار خرچ ہوئے۔ جب حساب کا پرچہ ملکہ کو پیش کیا گیا تو اس وقت وہ دریائے دجلہ کے کنارے اپنے محل میں بیٹھی تھی اس نے وہ پرچہ لیکر اس کو دیکھے بغیر یہ کہہ کر پانی میں بہا دیا کہ ''حساب کو حساب کے دن کے لیے چھوڑا'' اور کہا جس نے مجھ سے اس حساب میں کچھ لینا ہو لے لے، نہر کے مکمل ہونے پر بہت خوشی منائی گئی اور تعمیر کرنے والوں کو بہت سے انعام واکرام سے نوازا گیا۔ اور نہر کا نام ''عین المشاش'' رکھا گیا۔ مگر اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ عمل ایسا پیارا لگا کہ یہ نہر ''نہر زبیدہؒ'' کے نام سے ہی مشہور ہوگئی۔ اصل نام تو نا معلوم کتنوں کو معلوم ہوگا۔ یہ نیک دل خاتون جب فوت ہوئیں تو مرنے کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا تو زبیدہؒ نے کہا کہ میرے اللہ نے میری بخشش فرمادی اور اس عورت نے پوچھا کہ کس عمل پر زبیدہؒ نے کہا کہ میں ایک دفعہ ضرورت کے لیے بیت الخلاء گئی میں اپنی حاجت کے لیے بیٹھنے ہی والی تھی کہ اذان شروع ہوگئی میں فوراً کپڑے سنبھال کر باہر نکل آئی اذان کا جواب دیا۔ حضور ﷺ پر درود بھیجا اور اذان کی دعا پڑھی اور اس سے فارغ ہو کر میں نے اپنی حاجت پوری کی میرے اللہ نے میرے اس عمل کو پسند فرما کر میری بخشش فرمائی۔ اللہ کی رضا کے لیے کیا ہوا کوئی بھی عمل ہماری بخشش کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ بظاہر ہماری نظر میں اسکی کوئی وقعت نہ ہو اس کے لیے امیر یا غریب کی کوئی قید نہیں۔

8 اکتوبر کا زلزلہ اور جانوروں کی نشانیاں

(سعدیہ بلال، باغ آزاد کشمیر)

السلام وعلیکم! حکیم صاحب میں آپکو ایک تحریر بھیج رہی ہوں جو بھی غلطی ہوئی آپ اسکو کانٹ چھانٹ کر کے شامل کیجئے گا۔ اس لیے کہ میں پہلی دفعہ کوئی تحریر لکھ رہی ہوں لہٰذا کوئی غلطی ہو تو معذرت چاہتی ہوں۔ میرا موضوع ''زلزلے سے پہلے اور بعد لوگوں کے احساسات ہے۔'' 8 اکتوبر 2005ء ایک ایسا دن جس میں کشمیر کی تاریخ کے اندر سب سے زیادہ تباہی ہوئی۔ ایک ایسی تباہی کہ جس نے محسوس کی، وہ اس کو اپنی بقیہ زندگی کے اندر فراموش نہیں کر سکتا۔ کوئی بھی تباہی، خواہ وہ کسی صورت میں ہو، اللہ تعالیٰ اسکی کوئی نہ کوئی علامت یا اشارہ ضرور دے دیتے ہیں۔ وہ اشارے اتنے سادہ ہوتے ہیں کہ اگر کوئی بھی ذی ہوش اس کو محسوس کرنے کی کوشش کرے تو آسانی سے کر سکتا ہے۔ اسی طرح زلزلے (8 اکتوبر) سے پہلے بھی بہت سی علامات ایسی تھیں کہ محسوس کیا جا رہا تھا کہ کچھ ہونے والا ہے۔ علاقے کے جانور اور چرند پرند سب نے معمول سے زیادہ چیخنا چلانا شروع کر دیا تھا۔ گیدڑ جو کہ صبح یا مغرب کے وقت بولتا ہے انہوں نے ہر وقت بولنا شروع کر دیا تھا۔ بڑوں سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کوئی ناگہانی آفت آنے والی ہے، شاید ملک میں قحط سالی ہو یا کوئی اور بڑا حادثہ ہونے والا ہے۔ خیر اتنی بڑی تباہی کا اندازہ تو کسی کو بھی نہیں تھا۔ زلزلے سے پہلے بارشوں کا سلسلہ بند ہو گیا تھا، فصلیں سوکھنے لگی تھیں اس لیے لوگوں کو اپنی پیشن گوئیاں سچ ہوتیں نظر آئیں۔ زلزلے سے کم از کم چار دن پہلے کنوؤں، نالوں وغیرہ میں پانی گندلا ہو گیا تھا۔ ان سب باتوں کے علاوہ ایک خاص بات یہ کہ ایک بچہ جس کی عمر 15 سال ہے لیکن اسکا ذہن صرف چار، پانچ سال کے بچے جتنی بات سوچتا ہے۔ اسکے بہنوئی جیل میں تھے انہوں نے فون کیا کہ اپنی بہن سے بات کراؤ، اس نے کہا کہ کل آپ خود آ کر بات کر لینا، تقریباً پانچ دفعہ یہ بات ہوئی اور پھر یہی ہوا کہ زلزلہ ہوا اور جیل گر گئی اور گھر آ گئے۔

''زلزلے کے دوران''

8 اکتوبر کی صبح بالکل عام دنوں کی طرح تھی، سب لوگوں نے معمول کے مطابق سحری کی، نماز پڑھی، تلاوت کی۔ ان سب کاموں کے بعد سب اپنے مطابق کوئی آرام کرنے لگا، جنہوں نے ڈیوٹی پہ جانا تھا وہ گھروں سے نکل کھڑے ہوئے معصوم بچے اپنی ماؤں سے گلے مل کر، دعائیں لیکر سکول کی طرف رواں ہوئے 8:52 منٹ پر ایک ایسا حادثہ ہوا کہ زمین اپنے پورے زور سے کانپی اور کم از کم ایک منٹ تک پورے زور سے کانپتی رہی اور اسکے اوپر جو کچھ تھا وہ ہل کر رہ گیا۔ بڑے محلات صرف خاک کا ڈھیر بن گئے (بقیہ صفحہ نمبر 32 پر

8 اکتوبر کا زلزلہ اور انوکھے مشاہدات

8 اکتوبر کے زلزلے کے چشم دید حالات واقعات مشاہدات اور تجربات لکھیں چاہے بے ربط لکھیں زلزلہ کے اسباب کیا تھے۔ کچھ معجزے بھی ہوئے۔ زلزلہ سے پہلے علامات انسانوں جانوروں کی کچھ نشانیاں اسطرح کے واقعات قارئین ضرور تحریر کریں۔

(بقیہ: کریلے کی شفایابی)

کہ کریلا موٹاپے کو دور کرتا ہے۔آپ اس کی سبزی بنا کر ہفتے میں تین بار کھائیں ۔ بھارت کے کچھ علاقوں میں کریلے سکھا کر ان کا سفوف طبیب کی ہدایت کے مطابق روزانہ کھلایا جاتا ہے۔اس کے استعمال سے وزن کم ہوتا ہے اور جلد چمکدار اور شفاف ہونے لگتی ہے۔مختلف قسم کے جلدی امراض خود بخود دور ہو جاتے ہیں ۔جن لوگوں کو ذیابیطس ہو، ان کے لیے کریلا موسمی اعتبار سے بہترین غذا ہے۔اس میں انسولین قدرتی طور پر موجود ہوتی ہے۔کریلے کھانے سے خون میں شکر کی بڑھتی ہوئی سطح نارمل ہو جاتی ہے۔اس کے رس میں تھوڑا سا شہد ملا کر پینے سے جگر کے امراض میں فائدہ ہوتا ہے۔کریلے کا رس زیادہ کڑوا لگے تو تھوڑے بھنے ہوئے چنے کھانے سے منہ کا ذائقہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ شوگر کے مریض بکرے کا قیمہ بھون کر علیحدہ رکھیں اور دو کریلے لے کر ان کا ہلکا سا کھرچ اور دھو کر توے پر برگر کی طرح ہلکی آنچ پر سینک لیں۔ دونوں طرف سے سینک کر قیمے کے ساتھ کھائیں ۔اس سے فائدہ ہوگا۔بعض جگہ خالص کریلے پکانے کا رواج بھی ہے۔کڑوے بہت ہوتے ہیں مگر صحت کے لیے نہایت مفید خیال کیے جاتے ہیں ۔ کریلے پکانے میں یہ احتیاط کرنی چاہیے کہ گھی میں تلنے کے بعد اس میں پانی نہ ڈالیں۔ذرا سا پانی پڑ گیا تو ساری ہنڈیا کڑوی ہو جائے گی۔ سوکھے کریلے کا سفوف دو گرام سے زیادہ استعمال نہ کیا جائے۔ویسے بھی اپنے ڈاکٹر یا طبیب سے مشورہ کرنے کے بعد کھایئے۔

(بقیہ: مکڑی کا جالا اور تنگدستی)

اس سے خواتین کی صحت بھی بنی رہتی ہے۔اخلاق بھی صحت مند رہتے ہیں۔اور بچوں پر بھی اس کے اچھے اثرات پڑتے ہیں ۔اسلام کی نظر میں پسندیدہ بیوی وہی ہے جو گھر کے کام کاج میں مصروف رہتی ہو اور جو شب و روز اس طرح اپنی گھریلو ذمہ داریوں میں لگی ہوئی ہو کہ اس کے چہرے سے محنت کی تھکان بھی نمایاں رہے اور باورچی خانے کی سیاہی اور دھوئیں کا ملگجا پن بھی ظاہر ہو رہا ہو۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:''میں اور ملگجے گالوں والی عورت قیامت کے دن اس طرح ہوں گے (آپ ﷺ نے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو ملاتے ہوئے بتایا۔)'' آج یورپی معاشرہ مسلمان عورتوں کی گھریلو زندگی اور گھر کے کام کاج اور شوہر کے لیے کھانے پینے کی چیزوں کا اہتمام اور خدمت گزاری کو رشک کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔مسلمان عورت کی اسلامی زندگی کو دیکھ کر ہر روز سینکڑوں غیر مسلم عورتیں مسلمان ہو رہی ہیں۔

(بقیہ: اس نے چھپ کر شراب کی چسکی لگائی)

''گھوڑا میرا ہے اور انداز ابو محجن کا۔مگر وہ تو قید ہے۔''لڑائی آدھی رات تک جاری رہی۔معرکہ آرائی ختم ہوئی تو ابو محجن نے واپس آ کر گھوڑا تھان پر کھڑا کیا اور خود اپنی قید کوٹھڑی میں پہنچ گیا۔سعدؓ نے ابو محجن کو رہا کر دیا اور فرمایا:''ایسا بہادر قید نہیں رہ سکتا۔''''ابو محجن نے فی البدیہ چند اشعار کہے۔ترجمہ: کیا تم نے بنو ثقیف کو کبھی عزت کے بغیر دیکھا ہے؟ میں ان کا بہترین شمشیر زن ہوں ۔اگر تم نہیں جانتے تو ان سے پوچھ لو، جو جانتے ہیں؟ قادسیہ کی رات انہیں معلوم نہ تھا۔کہ میں قید سے نکل کر میدان کارزار میں آ چکا ہوں''

(بقیہ: جادوگر، سفلی علم اور مجھ پر کیا گزری)

کو دکھائے جو زاہد کے مدرسہ میں زیر تعلیم تھے،اس طرح زاہد کا پول کھل گیا اور مدرسہ کے مہتمم تک بھی بات پہنچ گئی۔

زاہد کے معافی مانگنے پر اس کو چھوڑ دیا گیا، ابراہیم کے ان دوستوں نے جب اس کی اطلاع اس کو دی تو ان سب باتوں اور تفصیلات کو وہ بڑے ہی اطمینان سے بے فکری کے ساتھ سنتا رہا اور یہ کہہ کر اس نے اپنے دوستوں کو اطمینان دلایا کہ میری طرح اگر تم بھی ان اوراد و اذکار کی پابندی کرو جو حدیث شریف میں بتائے گئے ہیں تو تم کو بھی اللہ اس طرح کے عمل کے منفی اثرات سے انشاء اللہ محفوظ رکھے گا، جب دوستوں نے اس کی تفصیل جاننی چاہی تو اس نے بتایا کہ اس نے بچپن میں ایک دفعہ مدرسہ میں مصلح امت حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب مدظل العالی کی زبان سے سنا تھا کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو مسلمان صبح و شام تین تین مرتبہ قل ھواللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتا ہے حدیث میں آتا ہے کہ اللہ اس کو سحر کے اثرات سے محفوظ رکھتے ہیں، ابراہیم نے بتایا کہ مولانا کی اس نصیحت کے بعد اب تک اس کا پابندی سے تین قل صبح و شام پڑھنے کا برابر معمول ہے، جب اللہ کی توفیق سے میں اس کی پابندی کر رہا ہوں تو مجھے نہ کسی کا خوف ہے اور نہ کسی سحر و جادو کا اندیشہ، مولانا نے ان دو آخری سورتوں کا شان نزول بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ پر بعض یہودیوں نے سحر کیا تھا اور آپ پر اس کا اثر بھی ظاہر ہو گیا تھا اسی کے توڑنے کیلئے اس موقع پر یہ دو سورتیں معوذتین کی نازل ہوئی تھیں اور اس کی تلاوت سے آپ پر ہونے والا سحر کا اثر زائل ہو گیا.

(بقیہ: مولسی، کامنی اور پھولوں کا بچھونا قرآن کی برکت سے)

تب میں نے ان سے کہا 'ایک بات مانیں گی'' ''کیا؟''؛''مجھے باہر جانے دیں گی؟''؛''بیٹا تمہیں بخار بہت ہے۔''؛''نہیں اماں مجھے بڑے میاں کے پاس بھیج دیجئے۔ میں ان سے کہوں گی میرے اوپر پڑھ کر پھونک دیجئے'' میں نے بہانہ کیا۔میری تھوڑی سی ضد پر انہوں نے ہلکی سی شال اوڑھا کر مجھے باہر بھیج دیا اور میں اس پلنگ پر بیٹھ گئی جس پر بڑے میاں بیٹھے تھے۔ان کو شاید خبر تھی کہ مجھے بخار ہے۔انہوں نے مجھے دیکھتے ہی پوچھا''اب جی کیسا ہے بیٹا؟''؛''بڑے میاں''؛''ہاں''؛''مجھے رحمان شریف سنا دیجئے۔''؛''اچھا بیٹے'' انہوں نے اپنے کندھوں پر پڑا چار خانے کا انگوچھا اتار کر سر پر ڈال لیا اور اسی ہر چیز کو بھلا دینے والی آواز میں سورۃ رحمٰن کی تلاوت کرنے لگے۔ میں گم سم سی بیٹھی سنتی رہی۔یوں لگتا تھا جیسے سر کا سارا بھاری پن اور ساری گرمی آہستہ آہستہ غائب ہو رہی ہے۔ اتفاق کی بات میرا بخار اسی دوپہر کو اتر گیا۔بڑے میاں جتنا عرصہ رہے میں وقت بے وقت پہنچ جاتی۔''بڑے میاں سورۃ رحمٰن پڑھئے۔'' ''اچھا بیٹا۔'' بجز زوال کے وقت کے وہ ہمیشہ راضی ہو جاتے۔ پھر وہ تندرست ہو کر چلے گئے اور پھر کبھی نہ آئے مجھے یوں بار بار لگتا جیسے کچھ کھو سا گیا ہے۔اماں پابندی سے تو نہیں لیکن رمضان میں باقاعدہ اور یوں اکثر ظہر کی نماز کے بعد اونچی آواز سے قرآن شریف پڑھا کرتی تھیں۔انہیں سورۃ مزمل خصوصیت سے پسند تھی۔وہ انہیں حفظ تھی اور بڑی اچھی طرح پڑھا کرتی تھیں۔لیکن اس اچھی طرح پڑھنے کو میں نے پہلی بار بڑے میاں کے جانے کے بعد محسوس کیا۔چنانچہ میں اب ہر روز ان سے فرمائش کرنے لگی۔لیکن جب تک سورہ رحمٰن نہ سن لیتی بات ادھوری سی رہتی۔

(بقیہ: غنودگی سی آئی اور میں نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا)

اس کو درود نجاتی بھی کہا جاتا ہے۔کسی مشکل کے آسان ہونے کے لیے اس کا پڑھنا کم از کم ۳۰۰ بار منقول ہے برائے آفات کشتی و دریا بھی مجرب ہے حضرت محمد ﷺ نے خواب میں حکم دیا کہ اس درود پاک کو تشدید جیم کے ساتھ یعنی تنجینا پڑھا کرو۔'' دلائل الخیرات''،''جواہر خمسہ'' اور خزینۃ الجواہر'' میں بھی اس کو زیارت رسول ﷺ کے لئے بہت مفید اور موثر اور مجرب لکھا ہے۔حضور اکرم ﷺ کی زیارت حاصل کرنے کیلئے ہر روز اگر ممکن ہو ایک ہزار بار ورنہ تین سو ساٹھ بار پڑھا کرو اور اگر اس قدر میں وقت ہو تو اکتالیس بار ضرور پڑھ لیا کرو ناغہ ہرگز نہ ہو ضرور جلد امید بھر آئے گی۔ وہ درود تنجینا ہے۔جس کو مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اپنی کتاب'' امداد المشتاق میں لکھا ہے جس کے پڑھنے سے وہ زیارت سے مشرف ہوئے۔اس کی اجازت انہیں شاہ گل حسن خان صاحب نے دی تھی جو ایک مرد کامل تھے وہ ارم پور کے رہنے والے تھے اور تیس سال سے مسجد روضہ رسول ﷺ کے مجاور تھے (زاد السعید)۔(سرور القلوب بذکر المحبوبؐ) (معارج النبوہ)، (خزینہ درود شریف)، (نزہتہ المجالس)، (کنز البرکات)۔(کتاب الصلوٰت والبشر)(ھب النسیم)

(بقیہ: کفن پہنانے کے بعد یکا یک کہاں سے روح پلٹ آئی ؟)

یہ محمود کی بدقسمتی تھی یا کارکنوں کی ناتجربہ کاری کہ جونہی لوہے اور پیتل کے تاروں نے مثانہ کو چھوا، پیشاب کے بجائے خون کے دھارے بہنے شروع ہو گئے ۔تین چار کپڑے خون سے لت پت ہو گئے ۔خون کا نکلنا تھا کہ محمود بیچارہ بے ہوش ہو گیا۔بخار کا درجہ حرارت ایک سو چھ تک پہنچ گیا۔ڈاکٹروں کی رائے میں کافی اختلاف تھا۔بعض کا کہنا تھا کہ پتھری ہے۔

کچھ فرما رہے تھے کہ غدود متورم ہو چکے ہیں۔آخر کار قطعی فیصلہ صادر فرمانے کیلئے دوبارہ ورثا سے چھین کر آپریشن روم میں مریض کو بے ہوشی کے عالم میں پہنچایا گیا۔وہاں پھر وہی آلات استعمال کئے گئے ۔ مثانہ زخموں سے چھلنی بن گیا۔اس پر فیصلہ یہ ہوا کہ آپریشن کے سوا کوئی صورت پیدا نہیں ہو سکتی۔رات کے لمبے اور ہولناک لمحات میں بارہا محمود کے متعلق گمان ہوا کہ راہئ عدم ہو چکا ہے۔آخر مرغ سحر کی آواز کے ساتھ ہی محمود نے ہلکی سی آواز دی''اس بوچڑ خانہ سے نکال کر مجھے جلد از جلد گھر پہنچاؤ، وطن کی موت یہاں کی زندگی سے بہتر ہے۔'' بصد مشکل محمود کو گھر پہنچایا گیا۔قدرت نے یہاں ذہن میں اس بات کا القاء کیا کہ آخری بار یہ بھی آزما لو۔مکئی کے بھٹے پر جو بال ہوتے ہیں ان کو اتار کر پانی میں ابال لیا گیا۔ تین چار خوراک صبح و شام دینے سے پیشاب خود بخود جاری ہو گیا، پھر مثانہ کے تمام زخم بھی بھر گئے ۔لوگوں نے قدرت کے اس بے مثل عطیہ کو بڑی تعجب کی نگاہ سے دیکھا، جو دراصل طب قدیم کا ایک بھولا بسرا نسخہ ہے۔(ایم۔عبدالرحمٰن قاسمی۔ہومیو)
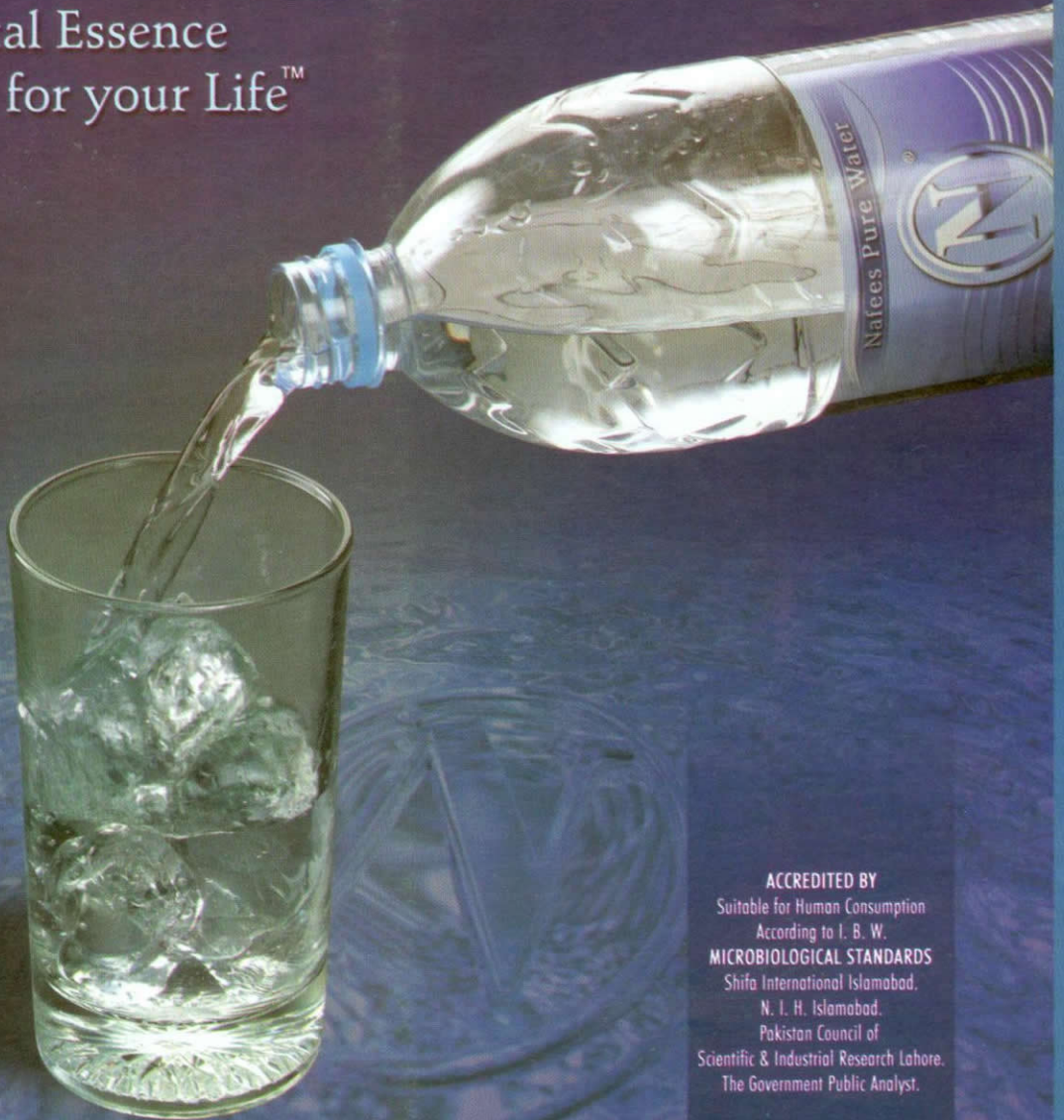
عبقری الحمدللہ ہر ماہ ہزاروں کی تعداد میں ملک کے کونے کونے میں قارئین متعارف کراتے ہیں، ممکن ہے اسکی کوئی بات آپ کے کام آجائے یا کسی کے روحانی یا جسمانی دکھ درد میں معاون ہو۔ اس لئے براہ کرم مطالعہ کے بعد اپنے کسی دوسرے بھائی کو دے دیجیے۔